# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 مئی 2017ء بمطابق 26 شعبان المعظم 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاَللّٰهِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

فَكَفَرُوا۟ بِهِۦ ۖ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُونَ ○ وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا ٱلۡمُرۡسَلِینَ ○ إِنَّهُمۡ لَهُمُ ٱلۡمَنصُورُونَ ○ وَإِنَّ
جُندَنَا لَهُمُ ٱلۡغَـٰلِبُونَ ○ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ حِینٍ ○ وَأَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُونَ ○ أَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُونَ
○ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ ٱلۡمُنذَرِینَ ○ وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ حِینٍ ○ وَأَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُونَ ○
سُبۡحَـٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ ○ وَسَلَـٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِینَ ○ وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

(ترجمہ): لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب ان کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے۔ کہ وہی (مظفرو) منصور ہیں۔ اور ہمارا لشکر غالب رہے گا۔ تو ایک وقت تک ان سے اعراض کئے رہو۔ اور انہیں دیکھتے رہو۔ یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے۔ کیا یہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ مگر جب وہ ان کے میدان میں آ اُترے گا تو جن کو ڈر سنا دیا گیا تھا ان کیلئے برا دن ہو گا۔ اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیرے رہو۔ اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے اس سے (پاک ہے)۔ اور پیغمبروں پر سلام۔ اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزاوار) ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: سردار محمد ادریس، فریڈرک عظیم، افتخار علی مشوانی، امتیاز شاہد قریشی، راجہ فیصل زمان، راجہ فیصل زمان کو تو میں نے دیکھا تھا ادھر، راجہ صاحب! راجہ فیصل زمان، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ''کوئسچنز آور'' 4789، مفتی سید جانان، یہ مفتی صاحب! منسٹر صاحب آرہے ہیں تو میں تھوڑا اس کو، مطلب جیسے آجائیں پھر میں آپ کو وہ دیتا ہوں، وہ ابھی اس نے فون کیا تھا کہ میں آرہا ہوں۔

مفتی سید جانان: سر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہیں پر پچھلے دنوں، تفصیلی بحث کیلئے میں نے دو نوٹس دیئے تھے، قانونی طور پر یہ اسمبلی میرے خیال میں اس امر کی پابند ہے کہ وہ بروقت لائے، وہ دو کوئسچنوں کا تفصیلی جواب ایجنڈے پر موجود نہیں ہے، ایسا نہ ہو جائے، باقی جس طرح آپ فرمارہے ہیں ہم اسی طرح کرلیں گے لیکن ایسا نہ ہو کہ پھر ادھر ادھر ہو جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آگئے، کدھر ہیں؟ جی اچھا، چلو ایک دو منٹ Wait کرلیں تاکہ ایک دوسرا کوئسچن لے لیں، یہ ہے مفتی سید جانان صاحب کا، دوسرا کس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہے؟ وہ بھی بلدیات ہے؟ سارے بلدیات کے ہیں؟ اچھا عنایت خان! آپ جو ہیں ناں، میرے خیال میں کوئسچنز شروع ہو چکے ہیں، آپ پلیز اپنی سیٹ پر آجائیں، عنایت خان پلیز۔ مفتی جانان صاحب! جی پلیز، 4789۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 4789 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کی مد میں دیگر اضلاع کی طرح تحصیل ٹل کیلئے بھی ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کیلئے کتنی رقم کس فارمولے کے تحت ریلیز کی گئی ہے، نیز مذکورہ سکیم کیلئے تمام اضلاع کو دی گئی رقم کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

**جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}**: (الف) جی نہیں، البتہ مالی سال 2014-15 میں اے ڈی پی سکیم نمبر 685 (امپرومنٹ آف واٹر سپلائی سیور تج ڈرینج سسٹم ان خیبر پختونخوا) کی مد میں دیگر اضلاع کی طرح ٹل کیلئے بھی ایک لاکھ پچیس کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ بالا سکیم میں فنڈ محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا کی جاری کردہ پالیسی کی بنیاد پر ریلیز کیا جاتا ہے جس کے مطابق Executing agency کو ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر سے تصدیق شدہ یوٹیلائزیشن سرٹیفیکیٹ فراہم کرنا ہوتا ہے جس کی بنیاد پر 25 فیصد فنڈ فراہم کیا جاتا ہے۔ تمام اضلاع کو دی گئی رقم کی تفصیل ذیل ہے:

Distribution of Released Funds under ADP Scheme No 724 "Improvement of Water Supply Sewerage /Drainage System in Selected Districts of Khyber Pakhtunkhwa"(2016-17)

| Sr | District | Name of TMA | Date of Approval AA | Approved Cost | Releases 2014-15 | Releases 2015-16 | Releases 2016-17 | Balance Fund |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | Abbottabad | Abbottabad | | 19.176 | | 19.176 | | 0.000 |
| | | Total | | 19.176 | 0.000 | 19.176 | 0.000 | 0.000 |
| 2 | Batagram | Batagram | 20.03.15 | 50.000 | | 8.000 | 14.620 | 27.380 |
| | | Total | | 50.000 | 0.000 | 8.000 | 14.620 | 27.380 |
| 3 | Buner | Swari/Gagra | 19-12-14 | 50.000 | 10.120 | 9.000 | 8.000 | 22.880 |
| | | Total | | 50.000 | 10.120 | 9.000 | 8.000 | 22.880 |
| 4 | D I Khan | D I Khan | 19-12-14 | 22.960 | 4.650 | 3.500 | 3.500 | 11.310 |
| | | Parova | 27-01-15 | 7.652 | 1.550 | 2.807 | 0.500 | 2.795 |
| | | Kulachi | 27-01-15 | 6.631 | | 1.340 | 3.193 | 2.098 |
| | | Paharpur | 27-01-15 | 12.750 | 10.452 | 2.268 | | 0.000 |
| | | Total | | 49.993 | 18.022 | 11.760 | 4.000 | 16.203 |
| 5 | Dir Lower | Taimergara | 27-01-15 | 50.000 | 10.120 | 28.000 | 11.880 | 0.000 |
| | | Total | | 50.000 | 10.120 | 28.000 | 11.880 | 0.000 |
| 6 | Dir Upper | Dir | 15-12-14 | 70.000 | 70.000 | 0.000 | | 0.000 |
| | | | 18-06-15 | 10.960 | | 5.000 | 5.960 | 0.000 |
| | | | 10-09-15 | 30.000 | | 30.000 | | 0.000 |
| | | Total | | 110.960 | 70.000 | 35.000 | 5.960 | 0.000 |
| o | Hangu | Hangu | 19-12-14 | 25.000 | 5.060 | 3.500 | 4.000 | 12.440 |
| | | Doaba | 20-02-15 | 12.500 | | 4.500 | 1.500 | 7.970 |
| | | Thall | 13-05-15 | 12.500 | 7.590 | 4.500 | 0.500 | 7.500 |
| | | Total | | 50.000 | 7.590 | 8.500 | 6.000 | 27.910 |
| 8 | Lakki Marwat | Sarai Nourang | 20-03-15 | 13.637 | 2.000 | 0.500 | 1.000 | 10.137 |
| | | Lakki Marwat | 20-02-15 | 36.363 | 7.360 | 8.000 | 6.000 | 15.003 |
| | | Total | | 50.000 | 9.360 | 8.500 | 7.000 | 25.140 |
| 9 | Mansehra | Oghi | 20-02-15 | 7.143 | 7.143 | 0.000 | | 0.000 |
| | | | | 5.000 | | | 2.000 | 3.000 |
| | | Mansehra | 20-02-15 | 28.572 | 5.790 | 4.500 | 3.000 | 15.282 |
| | | Balakot | 20-02-15 | 7.143 | 7.143 | 5.693 | | 0.000 |
| | | | 10-09-15 | 8.456 | | | 4.040 | 4.416 |
| | | Bufa | 20-02-15 | 7.143 | 1.450 | 2.000 | 1.000 | 2.693 |
| | | Total | | 63.457 | 21.526 | 12.193 | 10.040 | 25.391 |
| 10 | Nowshera | Jehargra | 20-02-15 | 9.999 | 9.999 | 0.000 | | 0.000 |
| | | Pabbi | 20-02-15 | 9.999 | 9.999 | 0.000 | | 0.009 |
| | | Noshera | 20-02-15 | 20.000 | 20.000 | 0.000 | | 0.000 |
| | | Akora Khattak | 20-02-15 | 9.999 | 9.999 | 0.000 | | 0.000 |
| | | Total | | 49.997 | 49.988 | 0.000 | 0.000 | 0.009 |
| 11 | Swabi | Swabi | 19-12-14 | 22.480 | 4.550 | 4.000 | 3.000 | 10.930 |
| | | Tordher | 20-02-15 | 6.880 | 1.390 | 2.232 | 2.500 | 0.758 |
| | | Razazar | 20-02-15 | 6.880 | 1.390 | 0.500 | 0.500 | 4.490 |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | Zaida | 20-02-15 | 6.880 | 1.390 | 1.500 | 0.500 | 3.490 |
| | | Topi | 20-02-15 | 6.880 | 6.880 | 2.324 | | 0.000 |
| | | Total: | | 50.000 | 15.600 | 10.556 | 6.500 | 19.668 |
| 12 | Tank | Tank | 27-01-15 | 50.000 | 30.281 | 6.500 | 1.000 | 12.219 |
| | | Total | | 50.000 | 30.281 | 6.500 | 1.000 | 12.219 |
| Total: | | | | 643.583 | 242.607 | 157.193 | 75.000 | 176.800 |

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ما د 2013 او د 14 د واټر سپلائی سکیمونو تپوس کړے دے، او اخر کښې دوئ ما ته به جواب راکوی چې" تمام اضلاع کو دی گئی رقم کی تفصیل لف ہے، (الف) پر منسلک ہے" جناب سپیکر صاحب! دا په سات نمبر باندې زه صرف ستاسو په علم کښې د راوستو د پاره یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، جی؟

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا لوکل گورنمنټ والا دے۔

جناب سپیکر: لوکل گورنمنټ؟

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میرے پاس ہارڈ کاپی نہیں ہے اور There is some problem with the screen، سکرین پر وہ ڈاؤن لوڈ نہیں ہو رہا ہے، So if the IT Staff could help us.

جناب سپیکر: جی آپ چیک کر لیں پلیز (آئی ٹی سٹاف سے مخاطب ہو کر) وہ آرہے ہیں، جی جی، جی جی، جی مفتی جانان صاحب! آپ۔

مفتی سید جانان: دا شته دے جی، شته دے، دا شته دے جی، تفصیل موجود دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، چلو آ گیا، آپ بات کر لیں جی، مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: ما جی دوئ نه دا پالیسی غوښتې وه چې د فنډ د ریلیز کولو څه طریقه کار دے؟ جناب سپیکر صاحب! زه صرف په سات نمبر باندې تحصیل ټل او دوآبه او هنگو، د دغې د ریو تفصیل، د دغې درې ټی ایم او گانو خبره، زه د دغې تفصیل ستاسو علم کښې راوستل غواړم۔ جناب سپیکر! دا ټوټل باره او باره او پچیس، 49 ملین روپئ دغې ته مختص کړې شوی دی، دا په سن دو هزار، 19-12-2014 او 02-02-2015 کښې، بیا جناب سپیکر صاحب! 15-2014 تیر شو، 16-2015 تیر شو او 17-2016 بس په تیریدو باندې دے، او دوئ ته څو روپئ ټوټل ورکړې دی جناب سپیکر صاحب؟ یو ته سات ملین او بل ته سات

ملین، مطلب دا دے دا ټوټل اوسه پورې تقریباً تقریباً څه بائیس دی که څو ملین روپۍ ورته ملاؤ دی، نو زما به دا ګزارش وی منسټر صاحب ته چې دا حکومت خو په ختمیدو باندې دے او نورو ټی ایم اوګانو ته د دې په ډبل ډبل ورکړې شوی دی، نو دا به مو درخواست وی که دا کمیټۍ ته لاړ شی نو په دې باندې به په هغه ځائې کښې لږ بحث اوشی۔

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان! پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو دی گئی سکیمز ہیں، ان کے اندر ایلو کیشن کا مسئلہ ہے، وہ کم ہے تو وہ تو میں ان کو ایشورنس دلا سکتا ہوں لیکن اگر یہ فریش نئی سکیم مانگتے ہیں کہ چونکہ ہنگو کو کم ملا ہے تو اس کو مزید پیسے دیئے جائیں So at the moment there is no Drinking Water Supply Scheme in the Local Government Department، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس وقت کی سکیمز تھیں کہ جب انتخابات نہیں ہوئے تھے، جب انتخابات ہوگئے تو Sanitation اور Drinking Water Supply کے نام سے جو ہماری اے ڈی پی کے اندر، پراونشل اے ڈی پی کے اندر Reflected schemes تھیں، وہ سکیمز اب کاٹی گئی ہیں، وہ پراونشل اے ڈی پی کے اندر نہیں ہیں اور ضلعوں کو پابند بنایا گیا ہے، تحصیلوں کو کہ وہ 30% of their development fund، Drinking water supply کے اوپر لگائیں، تو اگر فریش سکیم مانگتے ہیں، مزید پیسے مانگتے ہیں تو وہ موجود نہیں ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس سکیم کے اندر پیسے نہیں ہیں تو اس کو Arrange کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! میں نے بہت سیدھا سادہ سوال کیا ہے، میں نئی سکیم نہیں مانگ رہا ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں، کہ یہ 2014 اور 15 کی سکیم ہے، یہ مکمل ہو چکی ہے ان کو ابھی 49 ملین میں سے صرف 27 کہ 23 ملین ملے ہیں، میں نیا سکیم نہیں مانگ رہا ہوں لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ ہمارے اضلاع پر بھی منسٹر صاحب نظر کرم فرمائیں، جتنے پیسے یہ اعلان کریں کہ اس کو ریلیز کردیں، قانون کے مطابق، پالیسی کے مطابق۔ میں نے سوال میں یہی بتا دیا ہے کہ پالیسی کیا ہے ریلیز کرنے کا؟ پالیسی یہ ہے کہ کوئی بندہ

نوشہرہ کا ہو یا مردان کا ہو یا منسٹر صاحب کے علاقے کا ہو اور ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم اس علاقے کے ہیں نہیں، اس وجہ سے بس ہمیں فنڈز ریلیز نہیں ہو رہا، منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ احکامات جاری کریں۔

سینئر وزیر (بلدیات): ویسے یہ تو مردان اور صوابی اور دیر کو تھوڑا Relaxation دے دیں لیکن یہ ان کو Acknowledge کرنا پڑے گا کہ Drinking Water Supply Schemes کے اندر میں نے جنوبی اضلاع شامل کئے تھے، میں نے ٹانک شامل کیا تھا، میں نے لکی مروت شامل کیا تھا اور ٹانک اور لکی مروت کے اندر نہ پی ٹی آئی کے ایم پی ایز ہیں اور نہ جماعت اسلامی کے ایم پی ایز ہیں، بہر حال میں مفتی جانان صاحب کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور اگر اس میں Work done کے مطابق پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں تو میں اس کو Arrange کراتا ہوں اور وہ میں ایشورنس ان کو دلاتا ہوں۔

Mr.Speaker: Okay. Next 4783 Mufti Said Janan.

* 4783 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں ضلع ہنگو میں ڈسٹرکٹ لیول پر کئی افراد بھرتی کئے گئے ہیں جن کی بھرتی کیلئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2003ء سے تاحال بھرتی شدہ افراد کی تفصیل نام، پتہ، تعلیمی قابلیت، اخباری اشتہار کی کاپی، ٹیسٹ انٹرویو کی لسٹ بمعہ ڈومیسائل فراہم کئے جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں، یہ درست ہے۔ ٹی ایم اے ہنگو، ٹی ایم اے ٹل اور لوکل گورنمنٹ میں بھرتیاں ہوئی ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ کونسل ہنگو دوآبہ میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

(ب) اسسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیات و دیہی ترقی ضلع ہنگو کے دفتر میں کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام | پتہ | تعلیمی قابلیت |
|---|---|---|---|
| 01 | تجمل حسین ڈرائیور | لودھی خیل ہنگو | مڈل |
| 02 | محمد عمران نائب قاصد | وچ بازار ہنگو | مڈل |
| 03 | محمد مزمل چوکیدار | درویزی پلوسہ ہنگو | ایف اے |
| 04 | سیف اللہ نائب قاصد | کچ بانڈہ ہنگو | مڈل |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 05 | تاج محمد نائب قاصد | کاہی ہنگو | پرائمری |
| 06 | محمد ادریس نائب قاصد | سمانہ روڈ ہنگو | پرائمری |

ٹی ایم اے ٹل بھرتی شدہ افراد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام ملازم | پتہ | تعلیمی قابلیت |
|---|---|---|---|
| 01 | نعیم گل انچارج فائر بریگیڈ | محلہ دھوبیان ٹل | ایف اے |
| 02 | جاوید میانداد ڈسپیچ کلرک | محلہ پرائمری سکول نمبر 3 ٹل | ایف ایس سی |
| 03 | دانش نورورک منشی | محلہ باجر عباس ٹل | الیکٹریکل ڈپلومہ |
| 04 | شاہ ولی خان الیکٹریشن | دلن ٹل | الیکٹریکل کورس |
| 05 | نعیم خان کمپیوٹر آپریٹر | محلہ بازوکوٹ ٹل | ایف اے |
| 06 | شاہد نور سٹریٹ لائٹ ہیلپر | کوٹکی غرسہ خان ٹل | ایف اے |
| 07 | فواد اللہ شاہ کورٹ کلرک | محلہ دارالعلوم ٹل | ایف اے |
| 08 | مطیع اللہ خان کیشیئر | محلہ دارالعلوم ٹل | ایم اے |

ڈسٹرکٹ کونسل ہنگواور ڈسٹرکٹ کونسل دوآبہ میں کسی قسم کی بھرتیاں نہیں ہوئیں۔

مفتی سید جانان: یہ 4783 نمبر سوال ہے،اس میں منسٹر صاحب سے میں نے چند چیزوں کا پوچھ لیا ہے۔ان میں ایک یہ ہے کہ سال 2003 سے تاحال بھرتی شدہ افراد کی تفصیل نام، پتہ، تعلیمی قابلیت، اخباری اشتہار کی فوٹوکاپی، ٹیسٹ اور انٹرویو کی لسٹ بمعہ ڈومیسائل، میرے خیال میں مجھے صرف ان لوگوں کا نام بتادیا ہے کہ فلاں فلاں اور فلاں فلاں جگہ میں اس کی بھرتی ہوئی ہے اور فلاں فلاں اس کی قابلیت ہے، باقی تفصیل اس سوال میں موجود نہیں ہے، تو میری گزارش ہو گی کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے کہ سوال کی تفصیل آجائے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): 4783 دے ؟ بنه 4783 کښې ستا څه ضمني کوئسچن دے ؟ ته څه وائې چې تفصیلات Incomplete دي ؟

مفتی سید جانان: آؤ جی، آؤ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): لکه تا څه ډیټیلز غوښتلی دی؟

مفتی سید جانان: ما غوښتی دی چې "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2003 سے تاحال بھرتی شدہ افراد کی تفصیل نام، پتہ، تعلیمی قابلیت، اخباری اشتہار کی کاپی، ٹیسٹ اور انٹرویو کی لسٹ بمعہ ڈومیسائل فراہم کی جائے؟ مجھے صرف تفصیل بتائی گئی ہے کہ فلاں بندہ فلاں جگہ پر اس کو لگایا ہے مگر اس کی تعلیمی قابلیت اور باقی تفصیل نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): که ته دا کمیټۍ ته ریفر کول غواړې نو هم ما ته په دې باندې څه اعتراض نشته دے خو زه به درته ریکویسټ دا اوکړم چې کوم شے Incomplete وی او زه ئے درته بغیر د کمیټۍ نه درکړمه، ځکه چې که دا کمیټۍ ته لاړ شی نو ستا کار به لکه Hanging شی، کمیټو اجلاس کیږی، وخت به پکښې لګی، نو که دغه موقع راکوې نو زما ډیپارټمنټ دلته موجود دے، باقی تفصیلات به درته هغوی Collect کړی او تا سو ته به ئے درکړی، مفتی صاحب۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، وایه جی۔

مفتی سید جانان: زما خو به جی درخواست دا وی چې کمیټۍ ته د لاړ شی، ښه به وی۔

جناب سپیکر: ټهیک ده؟ عنایت الله صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): جی؟

جناب سپیکر: وائی کمیټۍ ته د لاړ شی، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، دا سوال اصل کښې زما مخکښې پروت نه دے خو زما د علم مطابق په دیکښې تعلیمی قابلیت شته، پته پکښې شته، نومونه پکښې شته، دا درې ډیټیلز غوښتلی دی، دا په دې سوال کښې دا جواب موجود دے، که د دوئ سره نه وی زه به دا Hard Copy دوئ له ورکړمه د هغې، که فرض کړه دوئ دا وائی چې د دې نه علاوه نور څه تفصیلات پکار دی نو هغه به هم ورته ورکړو-----

جناب سپیکر: ټهیک ده۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او که دوئ وائی، د ده سوال دا وی چې دا اپوائنټمنټس غلط شوی دی نو دوئ د پکښې Ponit out کړی چې دا اپوائنټمنټ غلط شوے دے، په هغې به مونږ Administrative inquiry اوکړو خو لکه زه ریکویسټ ورته کومه چې کمیټۍ د دغې په ځائې باندې Privately به مونږ په دې باندې-----

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: زه جی، منسټر صاحب که ان شاء اللہ زما خبره لږه توجه سره واؤری بیا خبره آسانیږی۔ ما جی چې کوم څیزونه غوښتی دی، ما د دغه هلکانو نومونه غوښتی دی،هغه ما ته ملاؤ دی، تعلیمی قابلیت ما ته ملاؤ دی بالکل، اخباری اشتهارات،دا نشته، ټیسټ انټرویو، ټیسټ، دا نشته، ډومیسائل کاپیانې،دا نشته دے، پینځه شقونه دی سوال کښې، دوه ورکښې شته دے اؤ درې ورکښې نشته دے، منسټر صاحب د اوګوری که دوئ سره، مونږ ته خو دا کاپی ملاؤ ده، په دیکښې هم نشته دے او په دیکښې هم نشته دے نو دا خپلې کمیټۍ ته د اولیږی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ګورئ اخباری اشتهار چې دےنو هغه ضروری نه ده چې خامخا د په کلاس فور کښې دا اخباری اشتهار ورکړے شی، هغې کښې ایمپلائمنټ ایکسچینج په نمبر باندې، په کارډ باندې هم ایمپلائمنټ ورکړې کیږی دا ګورنمنټ رولز دی، نو دا که اخباری اشتهار نه دے لف نو دا به ئے په ایمپلائمنټ ایکسچینج باندې کړی وی۔

جناب سپیکر: عنایت خان وائی چې تاسو سره به زه کښینم او تاسو به زه-----

مفتی سید جانان: زه جی کښینم نه، که هغې باندې ئے کړی وی نو خیر دے، هم هغه ئے چې ما ته راکړے وے، زما خو څه اعتراض نشته دے، هغه تفصیل ئے ما ته راکړے وے چې ما ته ئے وئیلی وے چې دا کاپئ دی او په دغه بنیادونو باندې دغه شوی دی او دویم نمبر د ټیسټ انټرویو خو عام طریقه کار دے، هغه هم نشته دے ورکښې، ډومیسائل هم ورکښې نشته دے، زما به درخواست وی، منسټر صاحب د لږ فراخدلی اوکړی او لاړ د شی کمیټۍ ته کنه۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گورہ مفتی صاحب، دا کوم نوعیت اپوائنٹمنٹس تہ، تا سوال د ټولو کړے دے اؤ کہ د کلاس فور د کړے دے صرف؟ کلاس فور کښې خو هیڅ قسم ټیسټ انټرویو نہ وی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب گزارہ ورسرہ اوکړہ۔

مفتی سید جانان: زہ جی پہ دې پوهیږم، منسټر صاحب دې پہ دې ضد نہ کوی، بیا زہ هم ضد شروع کوم، پہ دې پوهیږم پہ دې خبرو باندې، دا آسان سوال دے، دا څه معمہ نہ دہ، نہ دا داسې مطلب دے مشکل خبرہ دہ،زہ وایم چې دا د کمیټۍ تہ لاړ شی، منسټر صاحب هم پوهیږی، زہ هم مطلب دا دے وربانديې پوهیږم چې څه صورتحال دے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مونږ ئے Oppose کوؤ، کمیټۍ تہ بہ نہ ځی۔

مفتی سید جانان: ما تہ لږ، ووټنگ د اوشی۔

جناب سپیکر: نہ ووټنگ د اوشی؟

مفتی سید جانان: ووټنگ د اوشی آؤ جی، ووټنگ د اوشی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کسان پورہ دی؟

مفتی سید جانان: ووټنگ د جی اوشی وربانديې۔

جناب سپیکر: دا چې دې کنہ، عنایت خان تہ څه وائې، Please attention, attention please یہ کوسچن ہے، آپ نے تو Yes یا No میں جواب دینا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ یہ کمیٹی میں جائے تو وہ ہاتھ اٹھالیں، 'ہاں' میں جواب دے دیں، یہ کاؤنٹ کرلیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ 'نہیں' وہ ہاتھ اٹھالیں۔ نیکسٹ (شور) ہاں بس، نہیں وہ کلیئر ہے۔ نیکسٹ 4893، اعظم خان درانی صاحب، پلیز۔

* 4893 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر میونسپل تحصیل خود ہی ریونیو جنریٹ کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میونسپل بنوں نے 2013 سے تاحال کتنا ریونیو جنریٹ کیا ہے، نیز ریونیو سے کون کونسے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور کس کی نشاندہی پر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں، تحصیل میونسپلٹی بنوں نے یکم جولائی 2013 سے مارچ 2015 تک مجموعی طور پر -/17,63,97,059 روپے کا ریونیو حاصل کیا ہے۔ چونکہ میونسپل ہذا کے اسٹیبلشمنٹ چارجز دیگر میونسپل سروسز کے اخراجات مذکورہ اس کی آمدن سے زیادہ ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ملازمین کی تنخواہوں کی بابت میں بھی کمی یا تاخیر ہو جاتی ہے، لہذا اس عرصے میں کوئی ترقیاتی منصوبہ لوکل فنڈ سے شروع نہیں کیا جاسکا ہے۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ یہ درست ہے کہ ہر میونسپل تحصیل خود ہی ریونیو جنریٹ کرتی ہے تو جواب آیا ہے جی ہاں۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میونسپل تحصیل بنوں نے 2013 سے تاحال کتنا ریونیو جنریٹ کیا ہے، نیز ریونیو سے کون کونسے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور کس کی نشاندہی پر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب! جواب راغلے دے، تاسو کتلے دے----

جناب سپیکر: جی۔

جناب اعظم خان درانی: پہ هغې کښې دوئ وئیلی دی چې مونږه تنخواه هم د قرضې نه ورکوؤ، تنخواه هم نشته او ترقیاتی منصوبې د دې نه ئے نه دی کړی نو دا خو د 2013 راغلے دے او 15 تک، 17-2016 نه دے راغلے نو جواب نا مکمل دے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینئر وزیر (بلدیات): بس دیکښې خو درانی صاحب به په دې پوهه وی چې کومه خپله ریونیو مونږ جنریټ کوؤ نو هغه د هغې اول .Recurring expenditure Meet کیږی، د تنخوا گانو اسټیبلشمنټ چارجز او هغې نه وروستو چې پاتې شی نو بیا د ډیویلپمنټ ټائم راځی نو بنوں کښې اسټیبلشمنټ چارجز ډیر زیات دی ځکه ایمپلائیز زیات دی، بنوں ستی کښې، ریکروټمنټ زیات شوے دے نو

ایمپلائیز زیات دی او هغې کښې هم مونږ لکه گرانټس ورکوؤ۔ زمونږ چې کوم Weak TMAs دی، هغې کښې مونږ گرانټس ورکوؤ نو د دې وجې نه ډیویلپمنټ د لوکل فنډز نه هلته نه کیږی، البته پی ایف سی نه هغوی ته پیسې ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، سپلیمنٹری، سپلیمنٹری پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب! منسټر صاحب نه زما یو ضمنی سوال دے په دې حواله چې دا څومره ټی ایم ایز دی او د هغوی چې کوم لوکل فنډ دے، لوکل فنډ، زمونږ د اطلاع تر مخه هغه لوکل فنډ نه چې کوم آپریشنل کاسټ وی یا بیا حکومت په دې خبره هم یوم قسم له پابندی لګولې ده، چې د لوکل فنډ نه د هلته ریونیو، یعنی د آمدن ذرائع د د هغې نه جوړیږی خو چې کوم فنډ پاتې کیږی نو تر اوسه پورې هغه ټی ایم ایز چې دی، په هغې باندې ډیویلپمنټ کار هغه نشی کولے، د هغې وجه دا ده چې حکومت پرې پابندی لګولې ده نو آیا آفیشلی داسې پابندی شته؟ چې که یو ټی ایم اے سره فنډ پروت وی لوکل فنډ کښې او هغه د آپریشنل کاسټ نه علاوه هغوی سره وی او هغوی پرې ډیویلپمنټ کولې شی نو آیا آفیشلی هغوی ته اجازت دے؟ تر اوسه پورې خو زما د اندازې مطابق هغوی ته اجازت نشته، نو په هغې کښې ستاسو اجازت ضروری دے۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکښې بنیادی ایشو دا ده چې ټی ایم ایز چې دی نو دا Self generating authorities دی او یو لحاظ سره کارپوریټ اتهارټیز د دوئ خپل اټانومس او Independent وی، د حکومت چې کوم گائیډ لائینز دی، په گائیډ لائینز کښې صرف دا خبره ورته لیکلې ده چې ستاسو ډیویلپمنټ د پاره گورنمنټ دوئ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عاطف صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): If the House کیونکہ میرے ساتھ وہ ہو رہا ہے کہ میں سچی بات ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اٹینشن پلیز، اٹینشن، تھوڑا۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس کو آرڈر میں کریں تو پھر میں، تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز عارف احمد زئی صاحب، آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جو ریونیو وہ جنریٹ کرتے ہیں ہماری انسٹرکشنز ان کو یہ ہوتی ہیں کہ یہ ریونیو آپ تنخواہوں میں دیں کیونکہ ڈیویلپمنٹ کیلئے پراونشل گورنمنٹ ان کو فنڈز دیتی ہے۔ جب تنخواہیں اس سے پوری ہوتی ہیں تو اس کے بعد چونکہ ٹی ایم ایز کے اندر Permanent ایک پرابلم ہوتا ہے، میونسپل سروسز کے یہ مینٹیننس کا اور اس کا، تو ان کو ہماری دوسری انسٹرکشنز یہ ہوتی ہیں کہ اس سے آپ Revenue creation والی ایسی سکیمیں کریں کہ جس سے ٹی ایم ایز کے اندر Revenue create ہو اور اس سے بھی پیسے اضافی ہوں تو وہ پھر پراونشل گورنمنٹ کے نوٹس میں لے آئیں اور اس کو ڈیویلپمنٹ میں خرچ کیا جا سکتا ہے لیکن ہم یہ پابندیاں اسلئے ہیں کہ اس صوبے کے اندر بہت سے ٹی ایم ایز ایسے ہیں کہ جو اپنی تنخواہیں پوری نہیں کر سکتے ہیں اور ملازمین تنخواہوں کیلئے خوار ہوتے ہیں اور فنڈز کسی دوسری جگہ چلے جاتے ہیں تو پھر ہمارے لئے ایشو ہوتا ہے، ڈیویلپمنٹ کیلئے پراونشل گورنمنٹ پی ایف سی کے تحت ان کو فنڈز فراہم کرتی ہے، وہ Asset creation میں اور تنخواہوں میں جو لوکل ریونیو ہے وہ خرچ کرتی ہے، اگر اس سے زیادہ پیسے ان کے پاس ہوں، تو اس میں پھر ان کو اجازت دی جا سکتی ہے ڈیویلپمنٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: منسٹر صاحب له بیا تکلیف ورکومه، دوئ وائی چې خپل آمدن چې د ټی ایم ایز چې څومره دے، د آپریشنل کاسټ او یا Source of Income د د هغې نه جنریټ کړی، په هغې خو پوهه شو خو بیا هم هغوی وائی چې کوم اماؤنټ پاتې کیږی، او که ډیویلپمنټ په هغه ټی ایم ایز کښې کیږی نو د صوبائی حکومت په نوټس کښې د راولی، بلکه زه خو به ریکویسټ اوکړمه، زما دا خیال دے چې په نوټس کښې نه، د هغې به بیا د لوکل ګورنمنټ نه باقاعده اجازت اخستل ضروری وی، Otherwise زما خیال دا دے چې هغوی په هغه پیسو باندې ډیویلپمنټ کولې نشی، ځکه چې تر اوسه پورې په ګراؤنډ باندې هم دغه صورتحال دے چې هغوی سره پیسې وی خو چې هغوی اجازت هم نه ورکوی نو

زما خو دا خیال دے چې پکار ده چې بیا آفیشلی تا سو یو سرکلر جاری کړئ چې دا خبره لږه Clarify شی۔

جناب سپیکر: اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: مطمئن یم سر۔

جناب سپیکر: او کے جی، نیکسٹ، یہ سردار حسین بابک صاحب کی جو Suggestions، اس پر اگر کمنٹس کرنا چاہتے ہیں تو بالکل۔

سینیئر وزیر (بلدیات): انہوں نے پہلے بھی مجھے بات بتادی تھی اور ہمیں انفارم کرنا چاہیئے، اس کی وجہ یہ ہے، میں ان کے ساتھ اصولی طور پر Agree کرتا ہوں، کہ اگر Asset creation بھی کریں اور تنخواہیں بھی دے دیں تو اس کے بعد اگر وہ اس سے ڈیولپمنٹ کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں، لیکن میرا خیال ہے کہ ہم جو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ 'لوپ' میں اسلئے رہنا چاہیئے کہ اس کے نتیجے میں ہمارے اوپر بھی ایک Burden آرہا ہے، ہم 75 کروڑ روپے سالانہ Weak TMAs اور Newly created TMAs کو دے رہے ہیں تو اسلئے ہم یہ حساب کتاب اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، 4781، مفتی سید جانان صاحب۔

* 4781 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بہت سی یونین کونسلز اور ویلج کونسلز کی سطح پر دفاتر موجود نہیں ہیں، جس کی وجہ سے سیکرٹری یونین کونسلز دوسری جگہوں پر کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن یونین کونسلوں میں دفاتر موجود ہیں ان کی تفصیل اور جن یونین کونسلز میں دفاتر نہیں ہیں، ان کی بھی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جی نہیں، یہ درست نہیں۔ صوبے کے تمام اضلاع (سوائے کوہستان کے) میں ویلج نیبر ہوڈ کونسلز کے دفاتر موجود ہیں۔

تمام اضلاع (سوائے کوہستان) کی ویلج/نیبر ہوڈ کونسلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ADMITED COPY OF STARRED/UNSTARRED ASSEMBLY QUSTION FOR THE NEXT/CURRENT SESSION OF PROVINCIAL ASSEMBLY (AB NO. 3962)

| S# | Name of District | Total No. of V/NC | Office in Govt. Building | Office in Rented Building | Total No. of V/NC |
|---|---|---|---|---|---|
| 1. | Abbottabad | 209 | 12 | 197 | 0 |
| 2. | Bannu | 110 | 14 | 96 | 0 |
| 3. | Battabagra | 90 | 06 | 84 | 0 |
| 4. | Buner | 105 | 02 | 103 | 0 |
| 5. | Charsadda | 146 | 15 | 131 | 0 |
| 6. | Chitral | 100 | 05 | 95 | 0 |
| 7. | D.I.Khan | 174 | 09 | 165 | 0 |
| 8. | Dir Lower | 198 | 05 | 193 | 0 |
| 9. | Dir Upper | 122 | 02 | 120 | 0 |
| 10. | Hangu | 62 | 10 | 52 | 0 |
| 11. | Haripur | 180 | 24 | 156 | 0 |
| 12. | Karak | 61 | 07 | 53 | 0 |
| 13. | Kohat | 91 | 10 | 81 | 0 |
| 14. | Kohistan | - | - | - | 0 |
| 15. | Lakki Marwat | 96 | 04 | 92 | 0 |
| 16. | Malakand | 82 | 07 | 75 | 0 |
| 17. | Mansehra | 194 | 32 | 162 | 0 |
| 18. | Mardan | 231 | 16 | 215 | 0 |
| 19. | Nowshera | 153 | 11 | 142 | 0 |
| 20. | Peshawar | 346 | 11 | 335 | 0 |
| 21. | Shangla | 105 | 01 | 104 | 0 |
| 22. | Swabi | 160 | 20 | 140 | 0 |
| 23. | Swat | 214 | 02 | 212 | 0 |
| 24. | Tank | 70 | 05 | 65 | 0 |
| 25. | Tor Ghar | 40 | 0 | 40 | 0 |
| Total | | 3339 | 230 | 3109 | 0 |

Note: Local Bodies election has so far not been held in District Kohistan.

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، زما منسٹر صاحب نه ضمنی سوال دا دے چې دا ټوټل ویلج کونسل او یونین کونسل او نیبر هوډ کښې تین هزار تین سو انتالیس دفترونه دی او د سرکار ورکښې صرف تین سو بیس دفترونه دی، اکتیس سو نو، (3109) دفترونه دا په کرایه باندې دی، نو منسٹر صاحب نه زه دا تپوس کول

غواړمه چې منسټر صاحب په دې شومره خرچه راځی سالانه د حکومت، دا خو نیمې نه، تقریباً شه درې دفترونه یا څلور فیصده دفترونه د سرکار دی، نور خو ټول پرائیویټ دی او دویم ضمنی سوال مې د منسټر صاحب نه دا دے چې منسټر صاحب! یونین کونسلو کښې دفترونه نشته دے، دا خلق بیا د هغه یونین کونسل په ځائې باندې بازار ته ځی چې کوم غټ بازار وی هغې کښې دفتر وونیسی، آیا د حکومت د دغه خلقو چې د دوئ کوم دفترونه دی، د دې د پابند کولو چې کوم یونین کونسل دی، دغه یونین کونسلو کښې د کهلاؤولو څه اراده شته که نه؟ دا منسټر صاحب د لږ وضاحت اوکړی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یو خو دا خبره ده چې د ویلج کونسل نوے یونټ جوړ شوے دے او هغه Successor دے د یونین کونسل، یونین کونسل زمونږ په صوبه کښې Historically د Nine hundred around وو او د هغې هم په هغه وخت کښې ټولو دفاتر نه وو، هغه هم ډیر زیات په Rented بلډنګونو کښې چلیدل، ظاهره خبره ده، تین هزار ساړهې تین هزار ویلج کونسلې او نیبر هوډ کونسلو ته دفاتر جوړول چې دی دا ځان ته یو ډیر لوئې کار دے، دا په فیزز کښې کیدې شی خو زمونږ بجټ دې وخت کښې د دې اجازت مونږ ته نه راکوی او د دې وجې نه هغوی ته مونږ آپریشنل بجټ ورکوؤ او په هغه آپریشنل بجټ کښې پانچ هزار روپئ هغوی ته مونږ په رورل ایریاز کښې Allow کړی دی د دفتر د پاره او نیبر هوډ کونسل او اربن ایریاز کښې Depend کوی د علاقې په دغه باندې، بیا مونږ اجازت د زیاتو هم ورکړے دے او کومه پورې چې د مفتی صاحب د خبرې تعلق دے نو دے دا وائی، دوئ چې په خپل ویلج کونسل کښې دفتر نه Establish کوی او ځی د خپل ویلج کونسل نه بهر بازارونو ته ئے وړې نو دا خو سټینډنګ انسټرکشنز شته دے چې حجرو کښې به دفترې نه جوړوی او د حجرو نه بهر به ئے جوړوی، البته دا انسټرکشنز مونږ نه دی ورکړی چې یو رورل ایریا ده او د رورل ایریا ته نیزدې بازار دے او هغه بازار بل ویلج کونسل کښې دے نو دا خبره قابل غور ده، بهرحال مونږ به پرې غور اوکړو خو زمونږ انسټرکشنز دا دی چې په حجرو کښې به ئے نه کهلاؤوئ، البته که د کونسل چې کوم الیکټډ ممبرز

دی، هغوی ته که تکلیف وی، هغه ځائې ته نشی تللے او هغوی پرې نه وی متفق نو داسې ځائې کښې Establish کول نه دی پکار او هغه چې کوم Dispute راشی نو هغه Dispute مونږ Resolve کوؤ۔

جناب سپیکر: پلیز، تھوڑا ہاؤس کو آرڈر میں کریں پلیز، شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت یوسفزئی، Please sit down please جی جی، مفتی جانان صاحب، آگے چلتے ہیں۔

مفتی سید جانان: چې څنګه تاسو وایئ۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: صحیح ده، صحیح۔

Mr. Speaker: Okay, next, Azam Khan Durrani Sahib, 4895.

* 4895 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر 'باب پشاور' کے نام سے دو فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی خوبصورتی کیلئے مختلف اقسام کے پودے خریدے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان پودوں کو پنجاب سے خریدا گیا تھا؛

اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان پودوں کی خریداری پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل، پودوں کی اقسام اور ہر ایک پودے کی الگ الگ قیمت فراہم کی جائے، نیز اپنے صوبے کی بجائے دوسرے صوبے سے خریدنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، بلکہ یہ ایک فلائی اوور ہے جس کے دو لیول ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) اس کا ٹھیکہ بھی فلائی اوور کے ساتھ این ایل سی کو دیا گیا لہذا یہ ان کی ذمہ داری تھی، جہاں سے بھی چاہے پودے خریدیں۔ ابھی این ایل سی کی طرف سے پودوں کا بل آنا باقی ہے اور اس کام کی ادائیگی ابھی تک نہیں ہوئی ہے، لہذا جب فائنل بل آئے گا تو تفصیل فراہم کر دی جائے گی۔

جناب اعظم خان درانی: 4895 سر، کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ ''(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز تھری چوک پر باب پشاور کے نام سے دو فلائی اوور تعمیر کئے گئے ہیں؟'' جواب میں ہے ''جی نہیں'' بلکہ یہ ایک فلائی اوور ہے جس کے دو لیول ہیں''، ''(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی خوبصورتی کیلئے مختلف اقسام کے پودے خریدے گئے ہیں؟'' جی ہاں یہ بھی درست ہے۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ ان پودوں کو پنجاب سے خریدا گیا ہے، اس کا ٹھیکہ بھی، جواب میں ہے کہ اس کا ٹھیکہ بھی فلائی اوور کے ساتھ این ایل سی کو دیا گیا لہذا یہ ان کی ذمہ داری تھی، جہاں سے بھی چاہے پودے خرید سکتے ہیں۔ اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان پودوں کی خریداری پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل، پودوں کی اقسام اور ہر ایک پودے کی الگ الگ قیمت فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: جناب عنایت خان، عنایت خان پلیز۔

جناب اعظم خان درانی: نیز اپنے صوبے کی بجائے دوسرے صوبے سے خریدنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ آپ کا پورا جواب آجائے گا۔ عنایت خان، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): جواب خو بالکل ښکاره دے، دے وائی چې په بوټو باندې څومره خرچه راغلې ده، فلائی اوور لاندې چې کوم بوټی کرلې شوی دی او یو دا دے چې تاسو دوه پلونه جوړ کړی دی، زمونږ جواب دا دے چې یو پل دے او دوه لیولز ئے دی، یو پل دے او دوه لیولز ئے دی او د بوټو د تفصیل او د کومې صوبې نه اخستې شویدی، جواب دا ورکړے شویدے چې این ایل سی ته Part of the package دا حصه وه It was part of the package, overall package phase III Flyover. نو هغه پیکج هغوی د کوم ځائې نه بوټی اخستی دی، دا د کنټریکټرز ذمه داری ده او څومره خرچه ئے پرې کړې ده؟ نو هغه ډیټیلز چې کنټریکټر ته Full payment کیږی او د هغه بلونه Submit کیږی د هغې نه وروستو به ډیټیل راځی او زما خیال دے اوس به دا کوئسچن جواب چې کوم وخت کښې Submit شویدے نو دا به لږ مخکښې Submit شوے وی، اوس به

تقریباً کلیئرنس شوے وی، نو کہ ممبر صاحب وائی زہ بہ دا ډیټیلز دہ تہ Personally provide کړمہ ځکہ اوس خو بہ کلیئرنس شوے وی، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: اس کو جی اگر کمیٹی میں بھیجا جائے تو بہتر رہے گا۔

جناب سپیکر: کمیٹی؟ جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، No committee۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری، مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب سردار حسین: سپلیمنٹری سوال دے خو زہ ریکویسٹ دا کوم چې دا هاؤس خو بالکل آرډر کښې نہ دے۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ آج کیا ہوا ہے، بھائی! تھوڑا ہاؤس کا آرڈر Maintain رکھیں، مہربانی کریں، فیصل زمان صاحب! آپ۔

جناب سردار حسین: پہلی دفعہ حکومتی ارکان ماشاءاللہ بڑی تعداد میں آئے ہیں، ان کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: تھینک یو۔

جناب سپیکر: چلو، آپ مہربانی کریں۔ جی مشتاق صاحب، آپ بیٹھ جائیں، جی پلیز آپ بیٹھ جائیں، جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یہ جو جواب میں جو (ج) کا حصہ ہے، ج کا، منسٹر صاحب اگر توجہ دیں، منسٹر صاحب، منسٹر لوکل گورنمنٹ، پلیز، اگر وہ توجہ دیں، یہ جو جز (ج) ہے، اس کا ٹھیکہ بھی فلائی اوور کے ساتھ این ایل سی کو دیا گیا، لہذا یہ ان کی ذمہ داری تھی، جہاں سے بھی چاہے پودے خریدیں، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ لوگ کافی دیر بعد ملے ہیں، آپ کوشش کریں کہ ہاؤس ان آرڈر، پلیز، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! که منسټر صاحب دا اووائی، زه دا ګنړمه چې ډیپارټمنټ کوم جواب ورکړے دے، ډیپارټمنټ دا بالکل، څنګه چې مونږ وایو چې پریویلج چې دے هغه Breach شوے دے، دا اوګورئ هغه سوال دا کړے دے، موؤر چې آیا دا ګلونه چې دی دا د پنجاب نه اخستې شوی دی؟ جواب ته ئے تاسو اوګورئ دومره غیرذمه داره جواب دے، زما دا خیال دے چې ډیپارټمنټ خبر دے او بیا منسټر صاحب دا خبره کوی چې دا سوال په کوم وخت کښې پیش شوے دے، په هغې وخت کښې خو به Payment هم نه وو شوے، په هغې وخت کښې به پته هم نه لګیده، زما دا خیال دے ډیپارټمنټ له خو پکار وو چې منسټر صاحب ته ئے صحیح جواب ورکړے وے چې Payment هم شوے دے او دا ګلونه د پنجاب نه هم اخستې شوی دی ځکه چې دلته ئے په جواب کښې ډیپارټمنټ شف شف کړے دے، دا خو واضحه خبره ده۔ زه منسټر صاحب ته وایمه چې یو طرف ته خو تاسو وایئ چې پیښور نه مونږ د ګلونو ښار جوړ کړو او بل طرف ته تاسو دا خبره هم کوئ چې زمونږ په حکومت کښې، تاسو دا وایئ چې د کرپشن د پاره او د Nepotism د پاره Zero tolerance دے او بل طرف ته تاسو اوګورئ که مفتی جانان سوال ورکړی او هغه د اخبار اشتهار اوغواړی، هغه پکښې نه وی، که بیا هغه ډومیسائل اوغواړی، هغه پکښې نه وی، د ټیسټ او د انټرویو لسټ پکښې نه وی، بیا ظاهره خبره ده ستاسو عددی اکثریت دے، مونږ بیا په دې خبره نه پوهیږو چې کوم پوائنټ Raise کیږی، دا څنګه Zero tolerance دے د کرپشن خلاف او د Nepotism خلاف؟ پکار خو دا وه چې منسټر صاحب Whole heartedly پاڅی او چې د دلته نه یوموؤر خبره کوی چې دا کوئسچن د کمیټئ ته لاړ شی چې د ټولو نه مخکښې منسټر صاحب وائی چې اؤ لاړ د شی، که څه پکښې وی، یوه۔ دویمه خبره سپیکر صاحب! زه دا ګورم پکار دا دی چې منسټرصاحب د ډیپارټمنټ خلاف ایکشن واخلی، سوال دا شوے دے چې دا ګلونه د پنجاب نه اخستې شوی دی، جواب ورکول پکار وو چې"ناں" د پنجاب نه نه دی اخستې شوی نو د کوم ځائې نه اخستې شوی دی؟ د سوال خو مقصد واضحه دے، که چرې ډیپارټمنټ د وزراء په ذریعه باندې د ممبرانو استحقاق مجروحه کوی نو سپیکر صاحب! زمونږ به تاسو ته هم دا

ریکویسټ وی، دا څنګه جواب دے؟ سوال خو ډیر واضحه دے، که چرې دا ګلونه د پنجاب نه نه وی اخستې شوی هم په جواب کښې پکار دے چې اؤ دا د پنجاب نه نه دی اخستې شوی، اوس د دې سوال مقصد دا دے که چرې دا د پنجاب نه نه دی اخستې شوی نو دا ګلونه کوم ځائې کښې اخستې شوی دی؟ په جواب کښې پکار وه، لهذا زما امید دے چې منسټر صاحب به پاڅی او د ډیپارټمنټ خلاف به ایکشن اخلی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): اصل کښې دا خو ډیپارټمنټ په دې کلیئرکټ خبره کړې ده چې مونږ په ټهیکه باندې یو پل ورکړے دے، د هغې پل بوټی چې دی هغه هم مونږ په ټهیکه باندې ورکړی دی، د هغه سره زمونږ په ایګریمنټ کښې دا نشته چې دا بوټی به ته د کوم ځائې نه اخلې، د دې مو هم پابند کړے نه دے نو د دې وجې نه ډیپارټمنټ تفصیلات نه دی ورکړی او که دے وائی چې د کوم ځائې نه ئے اخستی دی، دا تفصیلات به ورته زه ورکړم خو لکه دا زمونږ د کنټریکټر سره چې کوم کنټریکټ دے نو په هغې ایګریمنټ کښې دا نه دی شامل چې ته به بوټی د کوم ځائې نه اخلې او د کوم ځائې نه نه، مونږه ته کوالټی بوټی پکار وو او مونږ ته د هغې پلانټیشن پکار وو، مونږ ته د فلائی اوور لاندې ګرین بیلټ پکار وو، هغه ټول کار هغوی مونږه ته کړے دے، کمپلیټ کړے دے نو زمونږه هم دغه ایګریمنټ وو د هغوی سره، د دې وجې نه دا سوال نه پیدا کیږی چې بوټی د پنجاب نه اخستې شوی دی او که د خیبرپختونخوا نه ئے اخستی دی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، موؤر-----

ایک رکن: ضمنی کوی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: زه جی صرف دا تپوس کوم چې اعظم خان صاحب د دوئ نه دا تپوس کړے دے چې دا بل چرته دے، په دې باندې څومره خرچه شوې ده؟ جناب سپیکر صاحب! هغه بله ورځې دلته د جعفرشاه صاحب یو سوال راغلو او داسې سوال وو چې مخکښې خو به مونږ دا خبرې اوریدلې وې چې دا دی او دا دی خو

علی الاعلان دا وایم چې کوم سونامی تېریز دی، دغې کبنې سپرکارډ والا شوے دے، لکه سپرکارډ کبنې څومره کېږی دا سپرکارډ والا کار دغې کبنې شوے دے، دا محکمې دهوکه کول کوی، منسټر صاحب نه ئے دا تپوس کړے دے چې دا بل راوړه، مونږه ته بل رااوښایه چې څومره پیسې لګیدلې دی؟ دوئ وائی چې اوسه پورې نه دې فائنل، تا ولې راوړلو؟ جناب سپیکر صاحب! دا محکمې مونږ تاسو سره، منسټر صاحب سره، دا ټولو سره دهوکه کوی، دا د دغې ایوان استحقاق مجروح شوے او کمیټئ ته د لاړ شی سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی،جی، بابک صاحب کو ٹسچنز زیادہ ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک کو ٹائم دوں۔

جناب سردار حسین: زه رالنډوم، زه رالنډومه جی خبره، دا ډیره اهمه خبره ده، ما خو د منسټر صاحب نه دا توقع نه کوله، ګوره سپیکر صاحب! زه دا نه وایم چې ظاهره خبره ده کنټریکټ ملاؤ شوے دے او زه دا هم په فلور آف دی هاؤس وایم چې دا این ایل سی ته دا د باب پیښنور کومه ټهیکه ورکړې شوې ده، دا د کیپرا او د پیپرا د رولز خلاف ورزی شوې ده، یوه، خو دویمه دا چې منسټر صاحب کنټریکټ ورکړو بیا صحیح ده، ډیپارټمنټ د کنټریکټر نه دا تپوس کوی یا نه کوی یا کولې شی یا نشی کولې خو منسټر صاحب او حکومت ممبر ته پابند دے چې ممبر په دې هاؤس کبنې تپوس اوکړو، حکومت یا منسټر پابند دے چې هغه به ځائې هم ښائی، هغه به اماؤنټ هم ښائی، هغه به د ګلونو تعداد هم ښائی، هغه به هر څه ښائی، نو زه په دې خبره ډیر زیات افسوس کوم چې منسټر صاحب، هغه ممبر سوال کړے دے، که د کنټریکټر نه هغه تپوس نه کوی یا ترینه تپوس نشی کولے، د ایګریمنټ حصه نه وی، هغه په خپل ځائې باندې خبره ده خو چې ممبر تپوس اوکړو حکومت به جواب ورکوی۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان، اعظم خان بتائیں، کیا اس کو۔۔۔۔

جناب محمد اعظم خان درانی: جناب سپیکر! میں نے سنا ہے کہ اس میں ڈھائی کروڑ روپے تک Payment ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھیجیں؟

جناب محمد اعظم خان درانی: ہاں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): زما خو مؤقف بالکل کلیئر دے اعظم خان ته، که دے دا Feel کوی چې د دې دوه څیزونو ډیټیلز نه دی Provide شوی نو زه به دا دواړه ډیټیلز Furnish کرمه، دوئ ته، دا به زه دوئ ته ورکړمه، د دې نه وروستو که هم دې کمیټۍ ته Insist کوی نو کمیټۍ ته زه نه دغه کوم، زه به کمیټۍ ته تګ Oppose کوم، البته ډیټیلز به زه ده ته ورکړم، دے که سبا وائی او که بله ورځ وائی، دوه ورځې بعد وائی۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان، پلیز۔

جناب اعظم خان درانی: سر! ڈیٹیلز دے دیں۔

جناب سپیکر: د ر د کړی د رته، بس آپ اس کو ڈیٹیلز دے دیں، وہ کہتا ہے کہ ڈیٹیلز دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): جی؟

جناب سپیکر: آپ ڈیٹیلز دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): یو دا بابک صاحب چې کومه خبره اوکړه نو هغې سره زه اتفاق نه کوم، این ایل سی، ایف ډبلیو او او ګورنمنټ چې کوم ادارې دی نو هغې ته بغیر د اشتهار، بغیر د Competition نه د کیپرا د رولز مطابق او د حکومت د قانون مطابق ټهیکې ورکړې کیدې شی، چې څومره هم حکومتی ادارې دی، ایف ډبلیو او، این ایل سی ګورنمنټ دغه دی، دا Entities دی نو د دې وجې نه هغې ته څه د Competition او د ټینډر ضرورت نشته دے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، نیکسٹ یہ کمیٹی، ابھی کیا؟ یہ کہتے ہیں کہ اسمبلی فلور پر ہمیں ڈیٹیلز دے دیں، تو نیکسٹ۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه به ورته ورکړم ډیټیلز۔

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے۔ نیکسٹ، 4894، اعظم خان درانی۔

* 4894 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمے کی زیر نگرانی کئی کارپارکنگز ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کو کار پارکنگ کا ٹھیکہ باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکہ دار کو دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پشاور شہر میں محکمے کے زیر نگرانی کتنی کار پارکنگز ہیں جو باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکہ دار کو دیا جاتا ہے، ان کی نیلامی کیلئے اخبار کا اشتہار، ٹھیکیداروں کے نام اور فی گاڑی رقم وصول کرنے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(2) پی ڈی اے، آر ایم آئی، نارتھ ویسٹ کے سامنے جو کار پارکنگز ہیں، کیا یہ محکمے کی ملکیت ہیں اور باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکیدار کو دی گئی ہیں؛

(3) مذکورہ کار پارکنگز اگر محکمے کی ملکیت نہیں ہیں، تو ٹھیکیدار سڑک پر کھڑی گاڑیوں سے کیوں پیسے لیتے ہیں، یہ کس قانون کے تحت وصول کرتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) محکمہ پی ڈی اے کی زیر نگرانی حیات آباد میں کار پارکنگز ہیں۔

(ب) ہاں۔

(ج) (1) پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی زیر نگرانی حیات آباد ٹاؤن پشاور میں مندرجہ ذیل کار پارکنگز ہیں، ان کی نیلامی کیلئے اخبار کا اشتہار ٹھیکیداروں کے نام اور فی گاڑی رقم وصول کرنے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| نمبر شمار | کار پارکنگ کا نام | ٹھیکیدار کا نام | رقم وصول کرنے کی تفصیل | اخبار کا اشتہار |
|---|---|---|---|---|
| 1 | پارکنگ بلمقابل رحمان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ حیات آباد | ٹھیکہ ختم ہے اور دوبارہ نیلام کیلئے کام جاری ہے۔ | موٹر کار/ جیپ 20روپے موٹر سائیکل 10 روپے سائیکل 5روپے | اسمبلی ویب سائیٹ پر ملاحظہ کریں۔ |
| 2 | پارکنگ بلمقابل حیات آباد میڈیکل کمپلیکس حیات آباد | سردار خان ولد حاجی بڈا خان | | ایضاً |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 3 | پارکنگ بالمقابل پی ڈی اے ہاؤس فیز 5 حیات آباد | ناصر علی ولد علی خان | | ایضاً |
| 4 | انٹری اینڈ کار پارکنگ فیس واقع باغ ناران حیات آباد | ٹھیکہ ختم ہے اور دوبارہ نیلام کیلئے کام جاری ہے | | ایضاً |
| 5 | انٹری اینڈ کار پارکنگ فیس واقع تاتارا پارک حیات آباد | | | ایضاً |

(2) جی ہاں، پی ڈی اے، آر ایم آئی اور نارتھ ویسٹ کے سامنے جو کار پارکنگ ہے، یہ محکمہ کی ملکیت ہے اور باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکیدار کو دی گئی ہے۔

(3) مذکورہ کار پارکنگ محکمہ پی ڈی اے کی ملکیت ہے اور ٹھیکیدار گاڑیوں سے پیسے محکمہ پی ڈی اے کی اجازت سے قانون کے تحت وصول کرتے ہیں کیونکہ ہسپتال میں آنے والے لوگوں کو پارکنگ کی سہولت میسر نہیں تھی اور آئے دن مذکورہ بالا جگہوں سے گاڑیاں چوری ہو جاتی تھیں اسلئے محکمہ ہذا نے حیات آباد کے رہائشیوں کی سہولت کیلئے مندرجہ بالا کار پارکنگ شروع کیں۔

جناب اعظم خان درانی: آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمے کے زیر نگرانی کئی کار پارکنگ ہیں؟ آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کو کار پارکنگ کا باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکہ ٹھیکہ دار کو دیا جاتا ہے؟ اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پشاور شہر میں محکمے کی زیر نگرانی کتنے کار پارکنگز ہیں جن کو باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکہ دار کو دیا جاتا ہے، انکی نیلامی کیسے کی جاتی ہے اور کن اخبارات میں اسکے اشتہارات دیئے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ پی ڈی اے، آر ایم آئی، نارتھ ویسٹ کے سامنے جو کار پارکنگز ہیں، کیا یہ محکمے کی ملکیت ہیں اور باقاعدہ نیلامی کے ذریعے ٹھیکیدار کو دی گئی ہیں؟ مذکورہ کار پارکنگز اگر محکمے کی ملکیت نہیں ہیں تو ٹھیکیدار سڑک پر کھڑی گاڑیوں سے کیوں پیسے لیتے ہیں، یہ کس قانون کے تحت یہ پیسے لیتے ہیں اور تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: عنایت خان، پلیز۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! یہ بھی نامکمل ہے، اس میں میرے خیال میں صرف حیات آباد کی دی گئی ہے باقی شہر کی کار پارکنگز کے نہ نام دیئے ہیں اور نہ اس کے اخبارات کے تراشے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان پلیز۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! یہ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اخباری تراشې موجود دی، دا دې سره لف دی، زما په دې دغه کبنې درې اخبارونو، د "مشرق" ورپسې بیا د "مشرق" دویمه دغه او د یو بل اخبار تراشه چې ده نو دا موجود ده او دا باقاعده اخبار کبنې ورکړې شوی دی او د هغې نه وروستو ایوارډ شوی دی۔ او دې ښو کبنې دوئ لیکلی دی چې پراسیس کبنې دے، ټهیکه او دا دغه چې دے، ټهیکه ختمه شوې ده د دغه والا، رحمان میډیکل انسټی ټیوټ والا او نیلام والا پراسیس چې دے نو چلیږی۔ نو یا خو به د ممبر صاحب په دغه کبنې نه وی، دا تفصیلات۔ لاندې ما سره چې کوم جواب دے په هغې کبنې د اخبارونو اشتهارونه لف دی، دا دی۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! میں نے پورے شہر کی مانگی ہے، یہ صرف حیات آباد کی دی گئی ہے مجھے جو لسٹ میں دیں تین اور یہ-----

جناب سپیکر: آپ تھوڑا تیز بولیں، مجھے۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! جو مجھے دی گئی ہیں وہ تین ہیں، تین یا چار، حیات آباد میں صرف جو پارکنگز ہیں باقی شہر میں جتنی بھی پارکنگز ہیں، اس کا کوئی بھی ریکارڈ نہیں ہے اس میں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

جناب اعظم خان درانی: اور ایک اور بات جناب سپیکر! جو روڈ پر گاڑیاں کھڑی کر دی ہیں اور اس سے جو لیتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اؤ دا بالکل دې درست وائی چې باقی ډیټیلز نشته دے خو باقی بنیادی طور پراونشل چې کوم زمونږ ډیپارټمنټ دے، لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ، هغه صرف دا Local Area Authority directly مونږ کنټرول کوؤ،

چې کوم باقی اړې دی نو هغه ضلعی حکومتونه ورکوی نو د هغې تفصیلات نه دی موجود، دا بالکل د ده خبره ٹهیک ده۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ ډائریکټ، زمونږ سره لوکل ایریا اتهارټیز دی، د هغې ډیټیلز مونږ ورکړی دی، چې کوم تحصیل کونسلز او ضلع کونسلز دی هغوی خپل دغه پخپله باندې کوی، هغه پراونشل گورنمنټ ته نه رالیږی، هغه ډیټیلز مونږ نه دی ورکړی۔

جناب سپیکر: اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! میں نے پورے صوبے کی نہیں مانگی، صرف پشاور شہر کی مانگی تھی۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ پشاور شہر میں۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: یہ ٹھیک ہے لیکن یہ بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ ایریاز ٹی ایم ایز کے ساتھ ہیں، کچھ پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: لوکل گورنمنٹ منسٹری میں آتے ہیں نا۔

جناب سپیکر: ہیں جی؟

جناب اعظم خان درانی: آتے تو منسٹری میں ہے نا۔

جناب سپیکر: ہاں، بالکل منسٹری میں تو آتے ہیں، عنایت خان۔

سینیئر وزیر(بلدیات): هغې کښې، گوره Privately ما ته معلومات شته دے، لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ سره چې کوم Main دغه دے نو هغه جنرل بس سټینډ دے، جنرل بس سټینډ لا اوسه پورې چا سره دے نه، هغه دې دوئ په اخبار کښې ورکړی، Competition پرې اوشی خو لکه چې کوم حکومت ریټ غواړی، Yearly کومه اضافه غواړی، په هغې باندې د بره نه څوک راروان نه دے، راځی نه، هغه ریټ باندې څوک راروان نه دے، نتیجتاً دوئ په Daily basis باندې Departmentally چلوی، نو دا کار د ډیر وخت نه، چونکه دا تقریباً سوله کروړ روپئ او د هغې نه وروستو بیا بتیس، تینتیس کروړ ته اورسیدو او بیا Yearly مونږ د رولز دغه دا دے چې دوئ به خامخا پچیس فیصد اضافه کوی،

هغه اضافه چې کله رانشی نو بیا Competition نه کیږی، خلق دا فکر کوی چې گنی لکه دیکښې ما ته انکم نه پاتې کیږی نو هغه Competition پرې اونشی، نو د دې وجې نه دغه جنرل بس سټینډ چې دے نو دا زما ذاتی دغه دے، دا چونکه د ډسټرکټ گورنمنټ سره دے خو زما د علم مطابق هغه اوس پورې ډیپارټمنټلی چلیږی۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان صاحب، نیکسٹ۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھیج دیں؟

جناب اعظم خان درانی: جی کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گوره ډیپارټمنټ خو دا سوال دا سې Understand کړے وو چې دا کوم د لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ سره اړې دی نو د هغې تفصیلات ورکړلې شوی دی، که د دغه وائی، د دې بل سوال سره به زه، دا باقی ضلعې سره چې کوم دی نو د دې تفصیلات به هم زه ورته ورکړم، که دے په هاؤس کښې وائی، په هاؤس کښې به ئے ورکړم او که پرائیویټلی وائی نو پرائیویټلی به ورکړم او د دې بل سوال سره د دې تفصیلات به هم زه ورکړم۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! یہ اڈے نہیں ہیں یہ کار پارکنگز ہیں، جس طرح ڈبگری گارڈن میں یا صدر میں یہ کار پارکنگز ہیں، اڈہ نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کہتے ہیں، یہ آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ آپ۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: یہ ہائی کورٹ کے ساتھ جو کارپارکنگ ہے یہ۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دا هائی کورټ مخې ته لرې مه ځئ د دغه هائی کورټ مخې ته اوگورئ، دغه هائی کورټ مخی ته چې کوم بدحال دے، یقین اوکړئ چې تقریباً دغه جیل نه چې ته دغه ځائې پورې راځې، ستا ټهیک اووه اته

منتھہ لگیری، منسٹر صاحب وائی چې دا بلدیاتو سره نه دی، دا چا سره نه دی، دا بلدیاتو سره دی۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ کینٹ کے پاس ہے، کینٹ کا وہ علاقہ ہے۔

سینئر وزیر (بلدیات): مونږ سره پیښور کښې صرف څلور اډې دی او یوه د ټرانسپورټ ډیپارټمنټ سره ده، دا ټائپ اډې چې دی دا ټول کار پارکس څه چې دی، دا کینټ دے، دا ټول که تاسو وایئ نو دا کینټ دے، د دې تفصیلات مونږ سره نشته دے، دا د کینټ والا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نیکسٹ، کیونکہ آگے کوئسچنز ہیں، میں نے آگے بھی چلنا ہے، اب بتائیں کیا کریں جی؟

جناب اعظم خان درانی: ڈبگری گارڈن۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، بس بتائیں جی، میں نے ایجنڈے کو آگے لے کے جانا ہے، جی!

سینئر وزیر (بلدیات): دې ځائې پورې څه خیبر بازار دا Surrounding ټول کینټ دے، دا ستاسو په علم کښې راتلل پکار دی چې دا ښکاری خو د صوبائی حکومت حصه خو دا دے، کینټ۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی کیا کریں؟ اور سیکرٹری صاحب کہتے ہیں یہ ٹھیکہ جو ہے نا، بارکونسل ایریا ہے، بار کونسل کے پاس ہے، Any how ابھی کیا کریں، اس کو کمیٹی میں ڈالیں یا کیا، نہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): ډیټیلز به ورته ورکړم کنه۔

جناب سپیکر: ہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): دغه ډیټیلز به ورته زه ورکړم۔

جناب سپیکر: ڈیٹیل، آپ کیا کہتے ہیں؟ ووٹ کیلئے ڈالوں؟

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی میں بھیج دیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، ووٹ کیلئے، اچھا جی۔ Question No. 4894. Is it the desire of the House that the Question No. 4894, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Members: No.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is-----
(Interruption)
Mr. Speaker: No. next, next-----

ایک رکن: ہو گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم نے کاؤنٹ کر لیا ہے، کاؤنٹ آپ دیکھ لیں، یہ جو اس کے حق میں ہیں کہ وہ کمیٹی میں جائے، ہاتھ اٹھائیں۔ پلیز کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جو کہتے ہیں کہ 'ناں' ہاتھ اٹھائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: 20, 33. Defeated. Next 4982, Syed Jafar Shah. Not present, it lapses. 4780, Mufti Said Janan!

* 4780 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع کی یونین کونسلوں میں یونین کونسل کے دفاتر موجود نہیں ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کیلئے ہر یونین کونسل میں دفاتر کا قیام ضروری ہے تاکہ لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبے کے جن جن اضلاع کی یونین کونسلوں میں دفتر نہیں ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان میں دفاتر کی عدم موجودگی کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) صوبے کے جن جن اضلاع کی یونین کونسلوں میں دفاتر نہیں ہیں، ان کی تفصیل، نیز ان میں دفاتر کی عدم موجودگی کی وجہ سے سرکاری عمارتوں کا نہ ہونا ہے اور ان یونین کونسلوں میں دفاتر کرایہ پر لئے گئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | ضلع | تعداد ویلج نیبر ہوڈ | تعداد سرکاری | کرایہ پر درکار دفاتر |
|---|---|---|---|---|

| | دفاتر | کونسل | | |
|---|---|---|---|---|
| 200 | 9 | 209 | ایبٹ آباد | 1 |
| 92 | 18 | 110 | بنوں | 2 |
| 84 | 6 | 90 | بٹگرام | 3 |
| 103 | 2 | 105 | بونیر | 4 |
| 127 | 19 | 146 | چارسدہ | 5 |
| 97 | 3 | 100 | چترال | 6 |
| 152 | 22 | 174 | ڈیرہ اسماعیل خان | 7 |
| 193 | 5 | 198 | دیر لوئر | 8 |
| 119 | 3 | 122 | دیر اپر | 9 |
| 58 | 4 | 62 | ہنگو | 10 |
| 157 | 23 | 180 | ہری پور | 11 |
| 55 | 6 | 61 | کرک | 12 |
| 81 | 10 | 91 | کوہاٹ | 13 |
| 162 | 0 | 162 | کوہستان | 14 |
| 89 | 7 | 96 | لکی مروت | 15 |
| 75 | 7 | 82 | ملاکنڈ | 16 |
| 168 | 26 | 194 | مانسہرہ | 17 |
| 216 | 15 | 231 | مردان | 18 |
| 142 | 11 | 153 | نوشہرہ | 19 |
| 335 | 11 | 346 | پشاور | 20 |
| 105 | 0 | 105 | شانگلہ | 21 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 22 | صوابی | 160 | 27 | 133 |
| 23 | سوات | 214 | 1 | 213 |
| 24 | ٹانک | 70 | 5 | 65 |
| 25 | تورغر | 40 | 0 | 40 |
| | کل ٹوٹل | 3501 | 240 | 3261 |

مفتی سید جانان: زه جی منسټر صاحب نه مې ضمنی سوال دا دے چې دې کومو یونین کونسلو کښې دفترونه نشته دے ، آیا دغه بجټ کښې څه حصه ورته کیښودلې شوې ده، دغه حکومت د جوړولو څه اراده شته، یونین کونسلو دفاتر؟

جناب سپیکر: عنایت خان! پلیز ٹائم شارٹ ہے کیونکہ ہم نے وائنڈاپ کرنا ہے کونسچنز آور کو، ہاں جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه فی الحال لا نه ده، د هغې وجه دا ده چې دې وخت کښې لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټس نوی Introduce شوی دی او د هغوی چې کوم ډیویلپمنټ دے دپی ایف سی لاندې مونږ پیسې ورکوؤ نو هغه ډیر زیات لوئې Provincial Government, Provincial exchequer باندې ډیر لوئې Strength دے نو د هغې وجې نه مونږ ایکسټرا هغوی ته څه ډیویلپمنټ او Establishment charges نه ورکوؤ۔

جناب سپیکر: اوکے۔

مفتی سید جانان: ستر پرسنټ یونین کونسلو کښې دفتر نشته دے، زمونږ یونین کونسل دے، د هغې دفتر نشته دے، پکار دی چې دوئ ته لږې پیسې واچولې جی ورته پکار دې چې واچولې شی۔

جناب سپیکر: بس اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ جی جی، میرا خیال ہے یہ ویسے بہت بڑا فنڈ لگے گا اس کے اوپر۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما هم په دې، ربنتیا خبره چې ورته اوکړم، زما هم د دې مفتی په شانتې خواهش وو، ما پروسکال سکیم شامل کړے وو خو چیف منسټر صاحب وئیل چې دا پچاس ارب روپئ مو ورته په دې دوه کالو کښې ورکړې دی، خپلو پیسو نه د جوړ کړی نوهغه زما سکیم چې دې نو Accept نه شو۔

Mr. Speaker: Okay. Next, 4801, Muhammad Ali. Not present, it lapses. 4799, Muhammad Ali, not present, it lapses. 4801, Sardar Aurangzeb Nalotha, 4801.

* 4801 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں ہاؤسنگ سکیم بنا رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر کی ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیل ضلع وائز بتائی جائے، نیز محکمہ ہاؤسنگ کے زیر کنٹرول جو سکیمیں شروع کی گئی ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت صوبے کے تمام اضلاع میں ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، مناسب زمینوں کی نشاندہی کیلئے ڈی سی صاحبان کو خطوط لکھ دیئے گئے ہیں جن کی تفاصیل درج ذیل ہیں:

| سیریل نمبر | ضلع | جواب |
|---|---|---|
| 1 | ڈیرہ اسماعیل خان | ڈپٹی کمشنر ڈیرہ نے بتایا کہ شہر کے قرب وجوار میں کوئی سرکاری زمین دستیاب نہیں البتہ محکمہ زراعت کے پاس سیڈ فارم کی شکل میں کچھ جگہ موجود ہے۔ |
| 2 | ہری پور | ڈپٹی کمشنر ہری پور نے آگاہ کیا کہ 649 کنال 07 مرلہ زمین موضع بکہ تحصیل ہری پور میں واقع ہے جو کہ موزوں ہے۔ |
| 3 | لکی مروت | ڈپٹی کمشنر لکی مروت نے 338 کنال 02 مرلہ پر محیط تین عدد زمین کو موزوں قرار دیا ہے۔ |
| 4 | چترال | ڈپٹی کمشنر چترال نے مطلع کیا کہ سرکاری زمین کا ایک بڑا حصہ موضع کاغلشت تحصیل مستوج میں دستیاب ہے، جس میں سے سکیم کیلئے زمین حاصل کی جا سکتی ہے لیکن وہاں پانی کا کوئی ذخیرہ موجود نہیں اسی وجہ سے آج تک مذکورہ زمین کو استعمال نہیں کیا جا سکا۔ |
| 5 | سوات | کمشنر ملاکنڈ ڈویژن نے مطلع کیا کہ ڈپٹی کمشنر سوات نے 209 |

| | | |
|---|---|---|
| | | کنال 19 مرلہ موضع ڈنگرام ڈھیری تحصیل بابوزئی ضلع سوات حاصل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 289 کنال 01 مرلہ مزید زمین ضلع میں مذکورہ مقصد کیلئے رکھی گئی ہے۔ مذکورہ زمین کو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی کے نام منتقل کیا جاچکا ہے۔ مزید کہ ایک اور زمین کا ٹکڑا مختلف خسرہ جات کے ساتھ تقریباً 2060 کنال 16 مرلہ موضع بریکوٹ ضلع سوات کو منتخب کرکے سیکشن فور لگایا جاچکا ہے، لیکن متعلقہ محکمہ کی طرف سے مزید اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ |
| 6 | ٹانک | ڈپٹی کمشنر ٹانک نے محکمہ جنگلات کی ملکیتی زمین جو کہ ٹانک شہر سے 20 کلومیٹر دور 6791 کنال زمین موضع ڈابڑا کو تجویز کیا ہے۔ |
| 7 | بنوں | ڈپٹی کمشنر بنوں نے مطلع کیا کہ تحصیل بنوں اور تحصیل ڈومیل میں 08 موزوں مقامات پر زمین موجود ہے۔ |
| 8 | ہنگو | ڈپٹی کمشنر ہنگو نے مطلع کیا کہ 111 کنال 05 مرلہ سرکاری زمین دستیاب ہے۔ |
| 9 | چارسدہ | ڈپٹی کمشنر چارسدہ نے مطلع کیا کہ موضع سردار گڑھی اور کتوزئی بالا تحصیل شبقدر اور موضع دیوبندی اور بربہرام ڈھیری تحصیل تنگی ضلع چارسدہ میں دستیاب ہے۔ |
| 10 | بونیر | ڈپٹی کمشنر بونیر نے آگاہ کیا کہ 300 کنال زمین موضع سیاواوئی تحصیل خادوخیل دستیاب ہے جو کہ ہاؤسنگ اتھارٹی کی ملکیت ہے۔ |
| 11 | بٹگرام | ڈپٹی کمشنر بٹگرام نے مطلع کیا کہ 1200 کنال زمین موضع ردمے تمائی میں دستیاب ہے۔ |
| 12 | کوہستان | ڈپٹی کمشنر کوہستان نے مطلع کیا کہ مذکورہ مقصد کیلئے کوئی زمین موزوں |

| | | |
|---|---|---|
| | | نہیں ہے۔ |
| 13 | شانگلہ | ڈپٹی کمشنر شانگلہ کی جانب سے کوئی جگہ موزوں نہیں قرار دی گئی۔ |
| 14 | نوشہرہ | ڈپٹی کمشنر نوشہرہ نے مطلع کیا کہ تحصیل نوشہرہ میں ہاؤسنگ سکیم کیلئے موزوں زمین میسر نہیں ہے۔ |
| 15 | مانسہرہ | ڈپٹی کمشنر مانسہرہ نے تجویز دی ہے کہ کسی آفیسر کو تعینات کیا جائے کہ ضلع میں موزوں جگہ کی نشاندہی کرے۔ |
| 16 | تورغر | ڈپٹی کمشنر تورغر کی جانب سے کسی بھی جگہ کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ |
| 17 | ملاکنڈ | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 18 | کرک | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 19 | ایبٹ آباد | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 20 | پشاور | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 21 | صوابی | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 22 | مردان | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 23 | دیرلوئر | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 24 | دیراپر | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |
| 25 | کوہاٹ | تاحال کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ |

(ب) صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی نے صوبے بھر میں مختلف ہاؤسنگ سکیموں کا اجراء کیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | ہاؤسنگ سکیم کا نام | ضلع | کل رقبہ | کل پلاٹ | پلاٹ سائز کی تفصیل | موجودہ صورتحال |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ملازئی ہاؤسنگ سکیم | پشاور | 190 کنال | 371 | 5 مرلے کے 259، 10 مرلہ کے 112 | 126 الاٹیز کو مورخہ 30/08/2016 کو پلاٹ حوالہ کیے گئے ہیں۔ |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | عنقریب بقیہ پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے مشتہر کیے جارہے ہیں۔ |
| 2 | سوڑیزئی ہاؤسنگ سکیم | پشاور | 8500 کنال | – | – | لینڈ بنک پراپرٹی |
| 3 | پشاور ماڈل ٹاؤن | نوشہرہ | 117000 کنال | – | – | FWO کے ساتھ شراکت داری کی تجویز زیر عمل ہے۔صرف سیکشن فور ہوچکا ہے۔ |
| 4 | موٹروے سٹی M-1 | نوشہرہ | 80000 کنال | – | – | FWO کے ساتھ شراکت داری کی تجویز زیر عمل ہے۔صرف سیکشن فور ہوچکا ہے۔ |
| 5 | جلوزئی ہاؤسنگ سکیم | نوشہرہ | 8905 کنال | 8571 | 5 مرلہ کے 3900<br>7 مرلہ کے 1809<br>10 مرلہ کے 1694<br>1 کنال کے 1129<br>2 کنال کے 39 | 3757 پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔ اور بقیہ پلاٹ عنقریب الاٹمنٹ کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ |
| 6 | جرما ہاؤسنگ سکیم | کوہاٹ | 300 کنال | 463 | 5 مرلہ کے 352<br>10 مرلہ کے 111 | 323 پلاٹ الاٹ کیے گئے ہیں۔ اور بقیہ پلاٹ عنقریب الاٹمنٹ کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ |
| 7 | حویلیاں ہاؤسنگ سکیم | ایبٹ آباد | 218 کنال | 219 | 5 مرلہ کے 156<br>10 مرلہ کے 63 | 155 الاٹیز کو مورخہ 04/01/2017 کو پلاٹ حوالہ کئے گئے ہیں۔عنقریب بقیہ پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے مشتہر کئے جارہے ہیں۔ |
| 8 | ہنگو ہاؤسنگ سکیم | ہنگو | 10000 | 8991 | 3 مرلہ کے 497 | سکیم کو شراکت داری کی بنیاد پر |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | کنال | | 5 مرلہ کے 2177<br>10 مرلہ کے 3274<br>1 کنال کے 2411<br>2 کنال کے 632 | تعمیر کرنے کے لئے بات چیت جاری ہے۔ صرف سیکشن فور ہو چکا ہے۔ |
| 9 | ڈھیری ہاؤسنگ سکیم | چارسدہ | 187 کنال | – | – | زمین PHA کو ٹرانسفر ہو چکی ہے۔<br>سکیم کو بنک ہوم فنانس Low Cost ہاؤسنگ ماڈل کے ذریعے بنایا جارہا ہے۔ |

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا جی، سپیکر صاحب یہ جو تفصیل ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے، میں اس پر مطمئن ہوں، مطمئن ہوں میں۔

Mr. Speaker: Okay. Next, 4807, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 4807 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیوال منال تحصیل حویلیاں میں کچھ عرصہ قبل واٹر سپلائی سکیم کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سکیم کیلئے کتنا فنڈ منظور ہوا اور اب اس سکیم کی کیا پوزیشن ہے، آیا محکمہ مذکورہ سکیم کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم دیوال منال جولائی 2007 میں صوبائی ادارہ برائے تعمیر نو اور بحالی زلزلہ (PERRA) کے مالی تعاون سے 10 ملین روپے کی مجوزہ لاگت سے منظور ہوئی تھی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 واٹر ورکس: 1.669 ملین روپیہ۔

2 پمپنگ مشینری: 1.400 ملین روپیہ۔

3 واٹر ٹینک: 0.671 ملین روپیہ۔

4 پائپ لائن: 6.260 ملین روپیہ۔

ٹوٹل: 10.00 ملین روپیہ۔

تاہم مذکورہ سکیم کیلئے PERRA نے ایک ہی قسط مبلغ 1.6 ملین روپے جاری کئے تھے، اور PERRA سے بقایا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سکیم مکمل نہ ہو سکی، تاہم حکومت کی کوشش ہے کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس سکیم کی ترجیحی بنیادوں پر منظوری دی جائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! یہ جو تفصیل دی گئی ہے، سپیکر صاحب ایک کروڑ روپے کی یہ سکیم ہے ایک کروڑ روپے کی، 2007 میں یہ سکیم منظور ہوئی ہے، دس ملین کی سکیم ہے، سپیکر صاحب! دس ملین کی سکیم ہے، ایک ملین موقع پر نہیں لگا ہوا ہے، ایک ملین روپیہ، میں پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے، یہ پیسے کدھر گئے ہیں، اس میں جو انہوں نے واٹر ورکس کیلئے 1.669 ملین روپیہ دیا ہے اور مشینری کیلئے 1.400 واٹر ٹینک کیلئے، کسی جگہ واٹر ٹینک مجھے بتایا جائے، ایک پائپ بتایا جائے، مشینری بتائی جائے، کوئی پائپ لائن سپیکر صاحب! نہیں ہے پورے کا پورا کروڑ روپیہ یہ ہضم ہو گیا ہے اور میں حیران ہوں کہ یہ اس کے اوپر کوئی انکوائری نہیں ہوئی ہے، کتنی دفعہ میں نے ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں بھی لایا ہے، منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، میڈم عائشہ، میڈم عائشہ۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جی تھینک یو، سپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ پیرا والوں کو کئی دفعہ یہ خط لکھ چکا ہے لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ہے اور ان کا ریکارڈ بھی پڑا ہوا ہے اور تفصیل بھی ہے، آگے جب بھی یہ چاہے تو ہم ان کو تفصیل بھی فراہم کر سکتے ہیں لیکن پیرا والوں کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے فنڈ کا اور نہ فنڈ ریلیز ہوا ہے ابھی تک جی نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مجھے مزید تفصیل یہ کیا دیں گے، میں یہ کہتا ہوں جو دس ملین روپیہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ERRA نے دیا ہے، اس دس ملین میں مجھے ایک ملین روپیہ موقع کے اوپر دکھایا جائے، واٹر ٹینک

کدھر بنا ہے، مشینری کدھر ہے، پائپس کدھر ہیں؟ ایک روپے کا کام سکیم کے اوپر نہیں ہوا ہے، تو مجھے کونسی تفصیل بتائیں گے؟

جناب سپیکر: جی میڈم، میڈم عائشہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سپیکر سر، جی تھینک یو سپیکر صاحب! یہ منظور ہوئے تھے ابھی ریلیز نہیں ہوئے اور ریلیز کیلئے ڈیپارٹمنٹ کئی دفعہ ان کو خط لکھ چکا ہے ان خطوط کا ریکارڈ بھی موجود ہے، تو ابھی تک وہ ریلیز نہیں ہوئے، جب ریلیز نہیں ہوئے تو ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہے کہ ابھی تک کوئی پیسہ ریلیز نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ریلیز ہی نہیں ہوا تو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! دس ملین روپیہ ریلیز ہوا ہے، ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ریلیز نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس کوئی، ایک منٹ، آپ کے پاس کوئی ہے کہ آپ ریلیز کا وہ دکھا سکتے ہیں، وہ کہتے ہیں ریلیز نہیں ہوا تو کیسے پتہ چلے گا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مجھے یہی افسوس ہے سپیکر صاحب! مجھے یہی افسوس ہے کہ دس ملین روپیہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آگیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میری بات سنیں، ٹھیکیدار کا ٹینڈر ہوا ہے، ٹھیکیدار کا ٹینڈر ہوا ہے، موقع کے اوپر وہ پائپ لے کے گیا ہے، دو نمبر پائپ تھا، وہ میں نے درخواست دی، وہ پائپ Reject ہوا ہے، اس کے اوپر اس میں انہوں نے جو جواب دیا ہے یہ اپنے جواب کی خود نفی کر رہے ہیں سپیکر صاحب! سر! ذرا یہ دیکھیں کہ واٹر ورکس کیلئے کتنا پیسہ ہے، پمپنگ مشینری کیلئے کتنا پیسہ ہے؟ اگر پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں تو یہ جو تفصیل دی گئی ہے، یہ جھوٹ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ سپیکر صاحب! صرف 1.6 ملین جو جاری کئے تھے، اس پہ پائپ لائن کا کام شروع ہے اور باقی ریلیز کیلئے ہم لیٹر لکھ رہے ہیں لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ہے، باقی پیسے پیرا والوں نے ریلیز ابھی تک نہیں کئے، اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر یہ بات نہیں ہے، میں حیران ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ میرے خیال کے مطابق میری بات یا یہ سمجھ نہیں رہی ہے، یا یہ رٹی رٹائی بات کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں سر، نہیں نہیں رٹی رٹائی نہیں ہے، ریکارڈ پہ موجود ہے، ریکارڈ پہ یہ چیز موجود ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: حلقہ میرا ہے، میں سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! اب آپ اپنی نگرانی میں ایک کمیٹی بنادیں اپنی نگرانی میں، میں آپ کو لے کے جاؤں گا موقعے کے اوپر، میری ذاتی یونین کونسل ہے، ایک روپیہ وہاں پہ سپیکر صاحب نہیں لگا ہوا ہے، یہ سارے پیسے کرپشن کی نذر ہو گئے ہیں اور میں حیران ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ رٹی رٹائی بات کرتی ہے، بالکل یہ جھوٹ ہے، یہ دس ملین روپیہ کرپشن کی نذر ہو گیا ہے، آج میں حیران ہوں کہ تحریک انصاف کی حکومت، تحریک انصاف کے چیئرمین صاحب جو کرپشن ختم کرنے کا نعرہ لگاتے رہے ہیں، دس ملین روپیہ کدھر گیا ہے، کیوں کرپشن کی نذر ہوا ہے؟ کئی دفعہ میں نے، منسٹر صاحب ادھر وہ آج موجود نہیں ہے، میں نے ان کے نوٹس میں بھی لایا ہے، ان کے نوٹس میں بھی میں لا چکا ہوں لیکن کوئی کارروائی سپیکر صاحب! نہیں ہو رہی ہے، مجھے بتایا جائے سپیکر صاحب! مجھے بتایا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، میں نلوٹھا صاحب! ایک منٹ، بتائیں ہاؤس کو، ہاؤس کو آپ یہ بتائیں، آپ کے پاس ثبوت ہے کوئی کہ آپ یہ دکھائیں کہ یہ ریلیز ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی نگرانی میں اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنے اگر ادھر سپیکر صاحب! اگر ادھر ایک ملین روپیہ بھی لگا ہو، ایک ملین روپیہ بھی ثابت ہو جائے تو میں اسمبلی رکنیت سے استعفیٰ دے دوں گا (اوہ، اوہ کی آوازیں اور تالیاں) سپیکر صاحب! ایک کروڑ

روپیہ، ایک کروڑ روپیہ کرپشن کی نذر ہوا ہے، یہ پردہ ڈال رہے ہیں، پردہ ڈال رہے ہیں، سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! ایک روپیہ نہیں لگا ہے، میں حیران ہوں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کیوں پردہ ڈال رہی ہے اس کے اوپر؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں ڈالتے ہیں، میڈم! اس کو کمیٹی میں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اگر ان کو کوئی اعتراض ہے اور ان کو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، یہ پتہ چلے، نہیں میں ایک، میں آپ کے پاس۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو، آپ بالکل بھیج دینگے، اس میں یہ ساری بات ہو گی، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی سربراہی میں، آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن جائے۔

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیشل کمیٹی جو موقعے پر جائے، موقعے پر جائے اور انکوائری کرے، موقعے پر جائے اور انکوائری کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میڈم، میڈم، میڈم، جی میڈم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سپیکر صاحب اگر ان کو کوئی اعتراض ہے اور کمیٹی میں بھجوانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ کمیٹی میں بھجوا دیں بیشک۔

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے، بس کمیٹی بھیجتے ہیں اس کو، اس کو یہ مجھے دے دیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه جی۔ سپیکر صاحب! چې پارلیمانی سیکرټری صاحبې کمیټۍ ته ریفر کړو خو نلوټها صاحب د تحریک انصاف حکومت چې دے هغه

ئے چیلنج کړو، زما دا خیال دے چې پارلیمانی سیکرټری صاحب هغه د چیلنج هم قبول کړی، کمیټۍ ته خو لاړو خو هغه چیلنج د قبول کړی چې هغه چیلنج ئے کوم ورکړو۔

جناب سپیکر: د دې جواب به عاطف خان ورکړی، عاطف۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں عاطف، میں چاہتا ہوں کہ عاطف Respond کریں اس کو، نلوٹھا صاحب۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ادھر ایک دس ملین روپیہ لگا ہوا ہے تو میں استعفیٰ دوں گا، اگر نہیں لگا ہوا ہے تو حکومت چھوڑ دیں، یہ حکومت چھوڑ دیں میرے ذہن کے مطابق۔

جناب سپیکر: عاطف خان، عاطف خان۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: یہ کیا طریقہ ہے، دس ملین روپیہ سپیکر صاحب! میں پیٹ رہا ہوں، میں رو رہا ہوں، میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں دس دفعہ یہ لایا کہ یار یہ دس ملین روپیہ اس قوم کا پیسہ جو ہے یہ تباہ ہو گیا ہے، خدارا اس کے اوپر انکوائری کریں، یہ نیب کو کیس دیں، سپیکر صاحب! یہ احتساب کمیشن کو کیس دیں، احتساب کمیشن کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں تو دس ملین، نلوٹھا صاحب! اس میں میری بات سنیں، ایک حقیقت تک پہنچنے کیلئے انہوں نے تو Agree کر لیا کہ ہم کمیٹی میں ڈالنا چاہتے ہیں نمبر ایک، نمبر دو یہ کہ کوسچن میں ہے کہ 1.6 ملین یہ ریلیز ہوئے ہیں، تو وہ کہتی ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے، آپ کہتے ہیں کام نہیں ہو رہا تو کمیٹی اس کو Examine کرے گی، کمیٹی اس کو Examine کر لے گی، ٹھیک ہے جی، کمیٹی اس کو Examine کرے۔ جی عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی سپیکر صاحب! یہ تو کمیٹی چلے جائیں، وہاں پر دیکھ لیں اگر فرض کریں کوئی غلط ہوا ہے تو ان کو اس کی سزا مل جائے گی اور اگر کوئی غلط نہیں ہوا تو ان کی بات ٹھیک ثابت ہو جائے گی، تو یہ تو اس میں چلا جائے، کمیٹی میں وہاں پتہ چل جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے؟ Is it desire of the house that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee

concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned.

جناب محمود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، کوئسچنز آور کے بعد یہ کوئسچنز ختم ہو جائیں، کوئسچنز آور میں نہیں ہوتا، کوئسچنز آور، جی نیکسٹ، کوئسچنز آور، کونسا کوئسچن نمبر؟ نیکسٹ، نلوٹھا صاحب! وہ بھی آپ کا ہے، 4857، محمد علی صاحب، Lapsed، 4961، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

* 4961 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 کی اے ڈی پی میں ضلع ایبٹ آباد حلقہ پی کے 47 اور 48 کیلئے مختلف سڑکوں اور پلوں کی مرمت کی مد میں سکیمیں منظور ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیموں پر تاحال کتنا کام ہوا ہے اور کتنے فنڈ کا اجراء ہوا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات):

(الف) جی نہیں، سال 17-2016 کی اے ڈی پی میں کسی روڈ اور پل کی مرمت کیلئے PK-47 اور PK-48 میں کوئی سکیم شامل نہیں کی گئی۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! اس میں محکمے نے کورہ جواب دے دیا ہے تو میرا اس میں ضمنی کوئسچن کیا ہو سکتا ہے؟ منسٹر صاحب خود ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، وہ خود سوچ لیں کہ ہزارے کیلئے کیا کر رہے ہیں اور کل کیا جواب دیں گے ہزارے والوں کو؟

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو سوال کیا، وہ اے ڈی پی کے بارے میں کیا ہے، اے ڈی پی میں کوئی مرمتی سکیم نہیں ہے، اگر ایم اینڈ آر کی یہ بات کر

رہے ہیں تو ابھی ہم نے Last week یہاں بل پاس کیا تو وہ پراسیس میں ہے، نوٹیفیکیشن ابھی تک نہیں ہوا ہے، جیسے ہی ہو گا تو ان شاءاللہ ایم اینڈ آر کا فنڈ سب کو ریلیز کر دیا جائے گا، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب سال 17-2016 کی اے ڈی پی میں کسی روڈ اور پل کی مرمت کیلئے PK-47 اور PK-48 میں کوئی سکیم شامل نہیں ہے، کوئی سکیم شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ نلوٹھا صاحب کہتے ہیں کہ، جی آپ Explain کر لیں اس کو، آپ Explain کر لیں کہ کیوں نہیں ہے؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! مرمتیوں کا کام ہم ایم اینڈ آر کے تحت کرتے ہیں کوئی اے ڈی پی کی سکیم نہیں، انہوں نے جو سوال پوچھا ہے، وہ اے ڈی پی کی سکیم نہیں، اور بھی کسی حلقے میں مرمتیوں کے کام نہیں ہیں، نئی سکیمز ہوتی ہیں اے ڈی پی میں لیکن مرمت کا کام ہم ایم اینڈ آر کی مد میں کرتے ہیں اور ان شاءاللہ جب ریلیز ہو گا تو سردار صاحب کا سب سے پہلے کرائیں گے ہم، ان شاءاللہ۔

## غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4982 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوابی تا چکدرہ سوات موٹروے منصوبہ شروع کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ منصوبے کی تعمیر کیلئے قرضہ لیا ہے۔ یا لے رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ پراجیکٹ کی کل لاگت کتنی ہے؛

(2) مذکورہ پراجیکٹ کیلئے رقم کی فراہمی کس ذریعے سے ہو رہی ہے؛

(3) مذکورہ قرضے کی کل رقم کتنی ہے اور کس سے کن شرائط پر حاصل کی گئی ہے؛

(4) مذکورہ قرضے کی واپسی کا طریقہ کار کیا ہے اور عوام سے ٹیکس کی صورت میں قرضہ کے حصول کا طریقہ کار کیا ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (1) یہ منصوبہ صوبائی حکومت نے FWO کے ساتھ باہمی شراکت کے اصول پر شروع کیا ہے، منصوبے کی کل لاگت 34.165 بلین روپیہ ہے۔

(2) 34.165 بلین لاگت میں صوبائی حکومت نے 11.5 بلین روپے دیئے ہیں، اس کی پہلی قسط 6 بلین روپے صوبائی حکومت ادا کر چکی ہے جبکہ دوسری قسط 5.5 بلین روپے ستمبر 2017 تک ادا کرنے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے FWO کو 5.5 بلین قرض کی صورت میں دیا ہے۔

(3) تفصیلی جواب پیرا 2 میں آیا ہے۔

(4) صوبائی حکومت نے جو 5.5 بلین روپے قرض کی صورت میں FWO کو دیئے ہیں، وہ اصل زر بمعہ مبلغ 14.386 بلین روپے Concession Period میں قسط وار واپس کرنے ہیں، باقی لاگت FWO نے اپنے ذرائع سے مہیا کرنی ہے، یہ اشتراک 25 سال کیلئے ہے، صارف سے فیس کی مد میں Toll Tax مروجہ شرح جو کہ نیشنل ہائی وے سے اپنے موٹرویز کے جال پر وصول کر رہا ہے، لاگو ہو گا۔ اس کے علاوہ عوام پر بلواسطہ یا بلاواسطہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

4851 _ جناب محمد علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے سال 2013 سے اب تک محکمہ نے پی کے 92 میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے اب تک محکمہ نے پی کے 92 میں کون کونسی سکیموں کی منظوری دی ہے، کون کونسے منصوبے مکمل ہوئے ہیں، سڑکیں، سکولز اور پل وغیرہ کی تفصیل نام وائز فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

4799 _ جناب محمد علی: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے میں عوام کو پینے کے پانی اور سینی ٹیشن کیلئے بنیادی اقدامات اٹھانے کا عزم کرر کھا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو تقریباً چار سال پورے ہونے کو ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مئی 2013 سے اب تک محکمہ کی کارکردگی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 13-2012: محکمہ پی ایچ ای نے مالی سال 13-2012 میں مجموعی طور پر 1100 سکیموں پر کام شروع کیا، ان میں 10 انفرادی اور 06 امبریلہ (1089 سب سکیمز) اور ایک فیزیبلٹی سٹڈی بھی شامل تھی۔ سال 13-2012 کی اے ڈی پی میں 3194.483 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ حتمی طور پر 3532.318 ملین روپے خرچ کئے۔ اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 491 سکیمیں مکمل ہوئیں جن میں چار انفرادی اور 03 امبریلہ سکیمز شامل تھیں۔ ان امبریلہ سکیمز میں 487 سب سکیمز مکمل ہوئیں۔

14-2013: محکمہ پی ایچ ای نے مالی سال 14-2013 میں مجموعی طور پر 1095 سکیموں پر کام شروع کیا، ان میں 11 انفرادی اور 07 Umbrella (1078 سب سکیمز) 03 نان اے ڈی پی سکیمز اور 03 فیزیبلٹی سٹڈی بھی شامل تھیں۔ سال 14-2013 میں 3261.756 ملین روپے مختص تھے جبکہ محکمہ خزانہ نے حتمی طور پر 1454.812 ملین روپے جاری کئے جو مجوزہ سکیموں پر خرچ ہوئے۔ اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 585 سکیمیں مکمل ہوئی جن میں 02 انفرادی اور 03 امبریلہ سکیمز شامل تھیں، ان امبریلہ سکیمز میں 579 سب سکیمز مکمل ہوئیں۔ علاوہ ازیں 03 نان اے ڈی پی سکیمز اور 01 فیزیبلٹی سٹڈی بھی مکمل ہوئی۔

15-2014: محکمہ پی ایچ ای نے مالی سال 15-2014 میں مجموعی طور پر 1444 سکیموں پر کام شروع کیا، ان میں 13 انفرادی اور 08 امبریلہ (1424 سب سکیمز) 02 نان اے ڈی پی سکیمز اور 05 فیزیبلٹی سٹڈی بھی شامل تھیں۔ سال 15-2014 میں 5851.000 ملین روپے مختص تھے جبکہ خزانہ نے حتمی طور پر 6083.319 ملین روپے جاری کئے جو مجوزہ سکیموں پر خرچ ہوئے۔ اسکے نتیجے میں مجموعی طور پر 42

سکیمیں مکمل ہوئیں جن مین 04 انفرادی اور 02 امبریلہ سکیمز شامل تھیں۔ ان امبریلہ سکیمز میں 32 سب سکیمز مکمل ہوئی۔ علاوہ ازیں 02 نان اے ڈی پی سکیمز اور 04 فیزیبلٹی سٹڈی بھی مکمل ہوئیں۔

2015-16: محکمہ پی ایچ ای نے سال 2015-16 میں مجموعی طور پر 1838 سکیموں پر کام شروع کیا۔ ان میں 84 انفرادی اور 08 امبریلہ (1753 سب سکیمز) اور 01 فیزیبلٹی سٹڈی بھی شامل تھی۔ سال 2015-16 میں 7362.000 ملین روپے مختص تھے، جبکہ محکمہ خزانہ نے حتمی طور پر 5548.000 ملین روپے جاری کئے جو مجوزہ سکیموں پر خرچ ہوئے اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 658 سکیمیں مکمل ہوئیں، جن میں 05 انفرادی اور 05 امبریلہ سکیمز شامل تھیں۔ ان امبریلہ سکیمز میں 652 سب سکیمز مکمل ہوئیں۔ علاوہ ازیں 01 فیزیبلٹی سٹڈی بھی مکمل ہوئی۔

2016-17: محکمہ پی ایچ ای مالی سال 2016-17 میں مجموعی طور پر 1208 Approved جاری سکیموں پر کام کر رہا ہے، ان میں 77 انفرادی اور 04 جاری امبریلہ سکیمز شامل ہیں اور امبریلہ سکیمز میں 1121 سب سکیمز شامل ہیں۔ علاوہ ازیں 01 فیزیبلٹی سٹڈی 04 نئی انفرادی اور 05 نئی امبریلہ سکیمز بھی شامل ہیں۔ سال 2016-17 کی اے ڈی پی میں Originally 4213.484 ملین روپے مختص ہیں جبکہ خزانہ نے تاحال 1650.807 ملین روپے جاری کئے ہیں جن میں اب تک 1207.560 ملین روپے سکیموں پر خرچ ہوئے۔

4857 _ جناب محمد علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل کلکوٹ پانچ یونین کونسلوں کلکوٹ، تھل، بری کوٹ، پاتراک شرقی اور پاتراک غربی پر مشتمل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانچ یونین کونسلز ضلعی ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 90 کلو میٹر دور ہیں جس کی وجہ سے اتنے بڑے دور افتادہ علاقوں کو ضلعی ہیڈ کوارٹر سے کنٹرول کرنا مشکل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ کب تک تحصیل ہیڈ کوارٹر کلکوٹ میں سب ڈویژنل دفتر کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ یونین کونسلز جو کہ سوال کے جز (الف) میں درج ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے 90 کلومیٹر کے فاصلے تک واقع ہے لیکن محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اپنے ترقیاتی کاموں کو بخوبی سرانجام دیتا ہے اور فاصلے کی وجہ سے کوئی تاخیر ابھی تک سامنے نہیں آئی۔

(ج) ضلع دیر اپر تین انتظامی سب ڈویژن اور تین صوبائی انتخابی حلقوں پر مشتمل ہے، اس لحاظ سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے بھی تین سب ڈویژن رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | انتظامی سب ڈویژن | انتخابی حلقہ | سی اینڈ ڈبلیو سب ڈویژن |
|---|---|---|---|
| 1 | دیر بالا | PK-91 | C&W Sub Division Dir Upper |
| 2 | کوہستان | PK-92 | C&W Sub Division Dir Upper |
| 3 | واڑی | PK-93 | C&W Sub Division Dir Upper |

انتظامی اور انتخابی حلقوں کے اعداد و شمار کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو سب ڈویژن کی تعداد دیر بالا میں برابر ہے اسلئے کسی نئے سب ڈویژنل آفس کھولنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر بعد میں ضرورت محسوس کی گئی تو صوبائی حکومت کی منظوری سے مناسب کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، اچھا، ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں، (مداخلت) پلیز آپ بیٹھ جائیں، میں اعلان کرنا چاہتا ہوں، اس کے بعد آپ کر لیں گے، ایک اعلان، آپ۔

## صوبائی اسمبلی کے چوتھے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ منتخب حکومت اپنے چار سال مکمل کرنے جا رہی ہے اور امید ہے کہ مقررہ پانچ سال مکمل ہونے کے بعد جب ہم عوامی نمائندگان عوام سے اپنی کارکردگی کا سرٹیفیکیٹ لینے جائیں گے تو کم از کم ہم اپنی کارکردگی بتانے کے اہل ہوں گے، اس حوالے سے عوام کی اپنی کارکردگی وقتاً فوقتاً ضروری سمجھا، بحیثیت عوامی نمائندگان ہر ممبر اپنے علاقے میں ہر طرح کے مسائل سے آگاہ ہوتا ہے اور ان کی مشکلات دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہا ہے جو اس کے فرائض میں شامل ہے لیکن کچھ امور ایسے بھی ہوتے ہیں جس سے حلقے کے عوام کا بالواسطہ تعلق نہیں ہوتا لیکن بلاواسطہ ایسے امور ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں جو ان کی

خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، یہ وہ امور ہیں جو عوامی نمائندگان کی حیثیت سے اپنے اس معزز ایوان میں پیش کرتے ہیں یا حکومت کی طرف سے یا اپوزیشن کی طرف سے، حکومت کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات پر قانون سازی کی جاتی ہے جو یقیناً عام آدمی پر دوررس نتائج کا سبب ہوتی ہے لیکن ایک عام آدمی اس سے بے خبر ہوتا ہے، لہذا ایسے امور کا علم عوام کے علم میں لانا بہت ضروری ہے تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ اس معزز ایوان نے ان مشکلات کے حل کیلئے کیا کردار ادا کیا۔ معزز اراکین اسمبلی! سب سے پہلے آپ سب کو چار سال مکمل ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) اس سال ہم نے موجودہ اجلاس سمیت چھ اجلاس منعقد کیے اور آج ہم اپنے پارلیمانی سال کے سو (100) دن مکمل کر رہے ہیں۔ حکومت کی کارکردگی قانون سازی سے جانی جاتی ہے اور اسمبلی کو بھی قوانین چاہے بل کی شکل میں ہوں یا آرڈیننس کی شکل میں ہوں ایوان کے سامنے پیش کرنا ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں سینتیس سرکاری بلز اور آرڈیننس موصول ہوئے جن میں انیتس پاس کئے گئے، دو بلز سلیکٹ کمیٹیوں کے زیر غور ہیں۔ اس کے علاوہ اکیس پرائیویٹ ممبر بلز موصول ہوئے جس میں سے پانچ پاس کئے گئے اور ایک بل سلیکٹ کمیٹی کے زیر غور ہے، آٹھ اسمبلی میں پیش کئے گئے اور پانچ محرکین کو اسمبلی کے قواعد کے مطابق واپس کئے گئے۔ موجودہ پارلیمانی سال میں جو قوانین پاس کئے گئے ان میں چیدہ چیدہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں، پولیس بل، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ بل، Commission on the Status of Women Bill، Pre-Compulsory Primary and Secondary Education Bill، Privatation of interest on loans Bill. اس سال ہمیں 1826 سوالات موصول ہوئے جن میں 198 کے جوابات دیئے گئے، 387 توجہ دلاؤ نوٹس موصول ہوئے جن میں سے 36 وزراء نے جواب دیئے 53 تحاریک التواء موصول ہوئے جن میں سے دو پر وزراء نے حکومتی مؤقف بیان کیا، کل 206 قراردادیں موصول ہوئیں جن میں 46 پاس ہوئیں، اسمبلی کی قائمہ کمیٹیاں جو کہ ایوان کا قیمتی وقت بچا کر ان تمام امور کا احاطہ کرتی ہیں جو ان کو حوالہ کئے جاتے ہیں، اس سال قائمہ کمیٹی کی کل 35 مجالس منعقد کی گئیں، اس موقع پر ممبران اسمبلی کی محنت اور کوشش کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی کیونکہ اسمبلی اجلاس کو چلانے میں ممبران جس دل جوئی سے سوالات، قراردادیں، تحاریک التواء اور توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کرتے ہیں

اور جس انداز سے وہ عوامی شکایات کے حل کیلئے کوشاں رہتے ہیں، میں ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس موقع پر یہ بھی واضح کرتا ہوں کہ بہت سے ممبران اسمبلی اپنے بزنس کو ایجنڈے پر لانے کا اصرار کرتے رہے لیکن بعض اوقات بوجہ قانونی مجبوریوں کے ان کو وقت نہیں دے پاتا، تاہم پھر بھی ان کی طرف سے مجھے تعاون حاصل ہوتا ہے، اسلئے میں ان سب کا بہت مشکور ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی! میں اس موقع پر خواتین ممبران اسمبلی کا بے حد مشکور ہوں، جنہوں نے نہ صرف سوالات، قراردادوں وغیرہ میں بھی بھرپور طریقے سے حصہ لیا بلکہ قانون سازی میں جس انداز سے مؤثر کردار ادا کیا، وہ نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ دوسروں کیلئے قابل تقلید بھی ہے، ان کی کاوشوں پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) معزز اراکین اسمبلی! آپ کی عوامی سوچ اس بات کی عکاسی کرتی ہے اور عوامی مشکلات کے حل کیلئے آپ کی طرف سے جمع کردہ سوالات، توجہ دلاؤ نوٹسز اور تحاریک التواء سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان کے حل کیلئے جو کاوشیں کیں اور مجھے یہ بتائے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ اسمبلی نے گزشتہ چار سالوں میں 143 بلز اور آرڈیننس پاس کئے اور اس معزز ایوان کے ممبران نے بھی گزشتہ چار سالوں میں 5782 سوالات جمع کرائے جن میں سے 1083 ایوان میں زیر بحث لائے گئے، 1231 توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کرائے گئے اور 182 ایوان میں زیر بحث لائے گئے جبکہ 252 تحاریک التواء ممبران کی طرف سے جمع کی گئیں اور 38 پر ایوان نے سیر حاصل بحث کی۔ 1043 قراردادیں اسمبلی میں جمع کرائی گئیں جن میں 162 قراردادوں کی ایوان نے منظوری دے دی۔ قائمہ کمیٹیاں جو کہ اسمبلی کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں، نے کل 288 اجلاس منعقد کئے اور کئی امور کو نمٹایا۔ معزز اراکین اسمبلی! یقیناً اس تمام کارروائی میں جہاں حکومت کی طرف سے تعاون حاصل رہا، وہاں اپوزیشن کا کردار بھی بڑا واضح اور خوش آئند رہا اسمبلی کی کارروائی میں جہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کی شب و روز محنت شامل ہے وہاں جمہوری اقدار کی ترویج میڈیا کی ذمہ داری ہے جس کو میڈیا نے بخوبی نبایا، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اس موقع پر سیکورٹی پر مامور اہلکار اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نامساعد حالات کے باوجود اسمبلی کے مختلف موسموں میں بھی اور طویل اجلاسوں میں اپنا مؤثر کردار ادا کیا جس کیلئے میں ان کا ذاتی طور پر دل سے مشکور ہوں۔ آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن: مسٹر محمود احمد بیٹنی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

جناب سپیکر: دي نه پس، کال اټینشن نه پس درله دغه درکوم پليز، صرف دا دوه کوم، دي نه پس درکوم۔

جناب محمود احمد خان: مهرباني سپيکر صاحب! توجه دلاؤ نوټس نمبر دے 1230، میں وزیر محکمہ انتظامیہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ڈپٹی کمشنر ٹانک نے کرپشن کا بازار گرم کرکے مختلف پوسٹوں پر لاکھوں روپے لے کر بھرتیاں کی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، میں گورنمنٹ کی طرف سے، یہ عارف یوسف جواب دے گا، اچھا۔

جناب محمود احمد خان: جن میں کلاس فور سے لے کر 16 گریڈ تک کے ملازمین شامل ہیں، جس سے میرٹ کی دھجیاں اڑادی گئیں اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا ڈپٹی کمشنر کو فی الفور بر طرف کرکے اس کے خلاف انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! دا زمونږ چې کوم ډی سی ټانک دے، دا تقريباً درې ځلور مياشتې کيږی چې دے راغلے دے او دا د ده د ډی سی ټانک دا دريم واري پوسټنګ دے او ځلورو مياشتو نه زيات نه تيروی دے، دغه شانتې کرپشن اوکړی او بيا واپس شی۔ دا په اے اين پی ټائم کښې ځلور مياشتې ئے تيرې کړې وې او اوس ئے تقريباً ځلور مياشتې کيږی چې دې راغلے دے۔ سپيکر صاحب! کمپيوټر آپريټر پوسټونه په 2016 کښې په باره سکيل کښې ايډورټائز شوی وو، په هغې کښې بيا ډسټرکټ ناظم يو ليټر کړے وو، کمشنر صاحب يو انکوائری ايښې وه، بيا څه موده اووتله دا پوسټونه په 2016 کښې End کښې سوله ګريډ ته لاړل او سپيکر صاحب چې دا کوم سوله ګريډ پوسټونه دا اپ ګريډ شو په ديکښې انکوائری وه، په ديکښې DLR هم انکوائری کړې وه چې تاسو فی الحال پوسټنګ آرډر به نه کوئ دا د پينډنګ وی، د انکوائری رپورټ د راشی په مارچ 2016 کښې سپيکر صاحب! شاته ډی سی Recommendation کړی وو او ده آرډر اوکړو 07-03-2017 يعنی کال نه بعد ئے آرډر اوکړو، هغه ئے په سوله کښې اوکړل۔ آيا زه دا نه پوهيږم چې د ده سره د سوله اختيار شته چې

دې په سوله ګریډ کښې آرډر کوی؟ او د 34 والا کس رااخلی سپیکر صاحب! ما فل ریکارډ رااوړے دے او دا زه ریکارډ به کمیټئ کښې هم پیش کولے شم، په دې هاؤس کښې ئے پیش کولے شم او دا کسان راوستلې شم سپیکر صاحب! د هاؤس کمیټئ ته ئے هم راوستلې شم دا 34 والا چې دا کوم ده میرټ لسټ جوړ کړے دے سپیکر صاحب! یو خو دے په سوله کښې آرډر نشی کولے، بل ده د 38 والا راوستے دے تین ته او تین والا ئے بوتلے 38 ته او سپیکر صاحب! دغه شانتې ده هم په دغې کمپیوټر آپریټر کښې هیرا پیری کړې ده۔ ورسره ورسره په کلاس فور کښې د انټرویو شروع د کلاس فور والا ده آرډر اوکړو، دلته ده هیرا پیری پکښې ئے اوکړه، دوه Touts ئے کښینولی دی سپیکر صاحب! په ډی سی آفس کښې، زه دا نه پوهیږم دا صوبائی حکومت دلته د کرپشن خلاف خبره کوی چې مونږ د کرپشن خلاف یو، سپیکر صاحب! دوه Touts ئے کښینولی دی، په ښکاره نعرې وهی چې پیسې راوړئ چې سکیم درکړم او که ایف آر وی او که سیټلډ وی، ډی سی خو د سیټلډ ناست دے او پندره نه بیس پرسنټ باندې کهلے عام دا پیسې اخلی، زه په دغه چیلنج وایم او ثابتولے شم چې پندره نه بیس پرسنټ ده اخستی دی، (تالیاں) نه پوهیږم سپیکر صاحب! ډی سی راشی، هغه خپلې خبرې کوی، هغه سره چې خبره کوې هغه وائی چې راغلے یم په یو مشن باندې راغلے یم۔ دا ډی سی د رااوغواړی دا حکومت چې ته په کوم مشن راغلے ئې، ته په دې مشن راغلې ئې چې ته پیسې اوګټې؟ سپیکر صاحب! زما حکومت ته دا ریکویسټ دے چې دا کوم چې توجه دلاؤ نوټس دے، دا د لاړ شی کمیټئ ته او زر تر زره د دا میټنګ رااوغواړی چې حقیقت معلوم شی۔ زه دا نه پوهیږم ډی سی وائی چې په ما قرضه ده، ته قرضې خلاصولو د پاره ټانګ ته راغلے ئې، مونږ خو دا نه پوهیږو سپیکر صاحب! زه دا ریکوسټ کوم تاسو حکومت ته هم دا خبره کوم، دا سوله ګریډ پته به اولګی، کلاس فور پته به اولګیږی ورسره ورسره د سی ایم ډائریکټیو دے، وائی چې زه د سی ایم ډائریکټیو نه اورم، ما سره په ریکارډ کښې ډائریکټیو پراته دی، ماورکړی دی، وائی چې زه ډائریکټیو نه منم، ورسره ورسره سپیکر صاحب! چې دا کوم آډرونه شوی دی، دا ټول Illegal شوې دی، د دې د مکمله انکوائری اوشی،

رااودې غواړی او دے د راشی کميټئ ته، د دې خپل ثبوت پيش کړې کنه که دے ، ټهيک وو، مونږ به معافی ورنه اوغواړو چې واقعی ته ډير تکړه سړے ئې ډير جراءتمند سړے ئې ليکن سپيکر صاحب! مونږ د چا خرڅولو ته، مونږ د چا دغه شی ته نه يو ناست چې دې په ټانک کښې دلته ناست دے خالی د چند مفاد پرستو خلقو د پاره چې دے خپل کاروبار چمکاؤ کوی۔ سپيکر صاحب! مونږ د هاؤس دا ممبران چې دلته راغلو، خپل عزت نفس لرو اور سپيکر صاحب! خپل عزت هر ممبر لری، دا دغې کاروبار د پاره نه چې په ده ئے کوم کاروبار په ټانک کښې شروع کړے دے ، سپيکر صاحب! د دې مونږ مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: عاطف خان! آپ اس کو۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بالکل جی، دا دوئ چې څنګه وائی مکمل انکوائری پکښې پکار ده، که فرض کړه چا پکښې د پيسو پوسټونه وی، په پيسو باندې چې هر څه وی، بالکل مونږ د چا د Safe کولو حاجت نشته، که فرض کړه چا غلطی کړې ده، چا کرپشن کړے دے چې هغه ته د د هغې سزا ملاؤ شی چې تاسو ئے کوم څائې ته ليږل غواړئ، بالکل په هغې باندې هنډرډ پرسنټ ټرانسپيرنټ انکوائری پکار ده جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Second call attention, Mr. Mehmood Jan, MPA.

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں, وہ یہ کہ آئی ٹی ٹیچرز اور لیب انچارج ابتدائی وثانوی تعلیم میں این ٹی ایس کے ذریعے 2014 اور 2016 میں بھرتی ہوئے, پراجیکٹ کنٹریکٹ جون 2017 میں ختم پذیر ہو رہا ہے ، محکمہ فنانس نے مذکورہ آسامیاں Sanctioned کی ہیں، جن پر ان

اہلکاروں کی تعیناتی کی جائے تاکہ یہ Overage ہونے سے بچ سکیں۔ مزید یہ کہ فیزون پراجیکٹ 2004 کے ملازمین 2007 میں ریگولر ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! دا کسان د این ټی ایس په ذریعه باندې اپوائنټ شوې وو جی، کوالیفائیډ کسان دی جی او پوسټونه Already sanctioned دی، په دغه کښې راغلی دی نو مهربانی د فنانس نه Approve شوی دی جی نو دا کسان د په دغه پوسټونو باندې ریګولر شی، Overage کیدو نه به هم بچ شی او زمونږ د حکومت چې کومه پالیسی ده چې مونږ په این ټی ایس اخلو نو هغه صفا خلق په میرټ کسان راغلی دی، په این ټی ایس باندې نو لهذا دا د Permanent کړلې شی۔ تهینک یو جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان پلیز، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا دوئ چې کوم ذکر اوکړو، ممبر صاحب ته ما اووئیل دا به ان شاء اللّٰه تعالیٰ یواځې دا نه دی، دې نه علاوه نور هم دی، دوئ خو چونکه هغه پراجیکټ هډو ختم شو، دا ډائریکټ نشی ریګولرائز کیدې خو دوئ ته ما دا اووئیل څنګه چې نور بهرتی شوې ده او هغه مونږ ریګولرائز کوؤ نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ دا به هم هغې سره یو ځائې ریګولرائز کړو۔

جناب سپیکر: اوکے جی، په کال اټینشن کښې بحث، بحث نہیں ہو سکتی، بس اس نے کہہ دیا کہ ہم ریگولرائز کریں گے، اس کا Legal course ہے وہ پورا کریں گے۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر! زه صرف دا خبره کوم چې د دوئ دا کوم Tenure ختمیږی د دې نه مخکښې د د دوئ څه فیصله خو اوشی کنه جی چې دوئ ختم نشی کم از کم جی۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ فضل الٰہی، فضل الٰہی۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دنن نه یو څو ورځې اګاهو ما یو پریویلج موشن موؤ کړے وو او هغې باندې جی نن هم سحر نه زه راغلے یم خو پوره د اسمبلئ ټول آفسز ما چیک کړل جی خو هغه رانغلو نو زه دا ریکوسټ کوم جی چې کم از کم Next چې کوم زمونږ

سیشن وی جی، په هغې کښې راشی، د هغې وجه دا ده جی چې زه به درته د ایریګیشن ډیپارټمنټ خبره اوکړم جی چې کم از کم باره ارب روپۍ زمونږ پشاور کښې لګیدلې دی او هغې باندې مختلف ځائې کښې مختلف خلقو بیا ما Written چې کوم دے Applications جمع کړی دی سیکرټری صاحب سره خو کم از کم په هغې باندې تاسو یقین اوکړئ که بالکل یو ذره توجه ئے ورنکړه، نو زه دا نه غواړم چې د پاکستان تحریک انصاف په حکومت کښې دومره زیات کارونه شوی دی او هغه چې کوم دی د این جی او نذر شی او مونږ باندې بار بار جی دوئ هغلته کښې انتظارونه کړی دی، دوه دوه درې درې ګهنټې خو هغوی نه دی راغلی جی، نو مهربانی د اوکړی جی چې دغه پریویلج موشن د راشی دې ځل له جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده، ته اوس داسې اوکړه ته به Proper دغه مونږ ته راکړې-----

محترمہ دینہ ناز(پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، میڈم بات کرلیں، اس کے بعد آپ کو دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: ما ورکړے دے جی، ما ورکړے دے جی، بالکل جی، Written مې ورکړے دے جی خو اسمبلئ کښې غائب شو جی، غائب شو جی۔

جناب سپیکر: مجھے مل لیں تاکہ اس کے اوپر اگر ٹیکنکل کوئی پرابلم ہے تو ہم چیک کر لیتے ہیں۔ میڈم دینا ناز، دینا ناز۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، دینا ناز بات کرتی ہیں۔

جناب بخت بیدار: تاسو جی مونږ له ټائم نه راکوئ دا خو ډیر-----

جناب سپیکر: ورکوؤ ټائم جی کنه، نمبر ورکوؤ اوکے، اوکے آپ بیٹھ جائیں جی، میں دیتا ہوں، میڈم! بات کو پورا کریں، Ji ji Madam,please quick, quick۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: شکریہ سپیکر صاحب! میں آج اپنے علاقے کے حوالے سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ سپیکر صاحب! ضلع کرک میں ایک یونین کونسل ہے رحمت آباد جو کہ ضلع کرک کی تمام یونین کونسل کی بڑی یونین کونسل ہے ہر لحاظ سے، آبادی کے لحاظ سے بھی، ان کا جو اس وقت بہت بڑا مسئلہ ہے اور جس کیلئے رحمت آباد کے عوام نے اکیاون دن کا دھرنا دیا ہے، کل میں اس دھرنے کے پاس گئی کیونکہ بہت زیادہ لوگوں کو تکلیف ہو رہی تھی، خواتین جو ہیں، ان کے گھر ویران تھے کیونکہ سارے مرد دھرنے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کا مطالبہ یہ تھا کہ دس سال سے مسلسل ان کی یونین کونسل کا جو روڈ ہے جو کہ پرانا بنوں روڈ کے ساتھ کرک کی جو سٹی ہے وہاں سے وہ لنک ہوتا تھا، ایک طرح کا وہ ان کی آمد و رفت کا اور تجارت کا بھی ایک ذریعہ تھا، وہ انتہائی خستہ حالت میں جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے اور ان کو ایمرجنسی تو چھوڑیں کہ وہاں سے گزرنا یا بارش میں بہت وہ تکلیف میں تھے اور اس روڈ کیلئے انہوں نے اکیاون دن دھرنا کیا ہے اور سپیکر صاحب! بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دس سال سے اس عوام کا یہ مطالبہ جو ہے، اس کو ٹالا جا رہا تھا بلکہ ابھی بھی انہوں نے مجھے کہا کہ اسمبلی فورم میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، آپ پلیز مختصر کریں اور بھی بات کرنی ہے، آپ قصہ نہ سنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: جی ان کا یہ مطالبہ ہے اور میں آپ سے آپ کی اس کرسی کی وجہ سے سپیکر صاحب! سپیکر صاحب پلیز ایک آخری بات سپیکر صاحب! اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ابرار خان، ابرار صاحب پلیز، ابرار صاحب پلیز، ابرار، حاجی ابرار صاحب۔

الحاج ابرار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ دیکھیں کھول لیں، اس کو چیک کرلو، اچھا ہوا، ہم آپ کو ویلکم بھی کہتے ہیں اور Appreciate کرتے ہیں کہ آج آپ ماشاءاللہ پہلی دفعہ بول رہے ہیں۔

(تالیاں)

الحاج ابرار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! سارے مبارک ہو، چار سال پورے کرنے کیلئے اور میں توجہ آپ کی دلانا چاہتا ہوں کہ بار بار ہم سب منسٹر صاحب کے پاس گئے ہیں، خصوصی ضلع مانسہرہ میں تمام سکیموں کیلئے، کسی سکیم کیلئے وہ فنڈ نہیں ہے اور ٹینڈر لگے ہوئے ہیں، پبلک ہیلتھ میں بھی، سی اینڈ ڈبلیو میں

بھی اور یا تو آپ ٹینڈر ہی نہ لگائیں، ٹینڈرز لگاتے ہیں تو سکیم کے اوپر فنڈ بھیجیں، پرسوں ہم نے ٹھیکیداروں کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور تمام ٹھیکیداروں کو بلایا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ فنڈ ہی نہیں ہے۔ تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے، آپ کہتے ہیں کہ بھئی خصوصی ضلع مانسہرہ کے ساتھ، میں کہتا ہوں جتنی ناانصافی ہو رہی ہے آپ سوچ نہیں سکتے، کیونکہ ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ اسمبلی میں آواز ہی نہیں اٹھاتے، ہم کہتے ہیں کہ ہماری بات کوئی سنتا ہی نہیں ہے، یا تو آپ بارہ منسٹریاں ان کو ہی دیدیں، یہ ہی چلائیں گورنمنٹ، ہم بس گھر چلے جائیں یا ان لوگوں کا خیال کریں کہ مانسہرہ میں اور ہزارہ میں خصوصی (تالیاں) خصوصی ہزارے والے، ہزارے کے ساتھ بہت ناانصافی ہو رہی ہے، ن لیگ والوں کو تو مرکز سے فنڈز مل جاتے ہیں، ان کو تو خان صاحب دے دیتے ہیں لیکن ہمیں کون دے گا؟ ان کو تو مرکز سے گورنمنٹ، ادھر سے فنڈ مل جاتا ہے، اپنا نواز شریف دے دیتا ہے، ان کو بھی مرکز سے گورنمنٹ فنڈ دیتا ہے، ہمیں تو کوئی بھی فنڈ نہیں دیتے، ہمارے علاقے میں (تالیاں) اس وقت بھی ہمارے علاقے میں اربوں کا فنڈ لگا ہوا ہے، کیپٹن صفدر، لیکن ہم پانچ پانچ لاکھ کی سکیم دیتے ہیں اور وہ بھی سال میں مکمل نہیں ہوتی، آپ کہتے ہیں حساب، کس طرح کا حساب ہو گا؟ میں کہتا ہوں کہ آپ اس کی کمیٹی بنائیں اور خصوصاً مانسہرہ کیلئے کہ کوئی فنڈ بھی ہے، اس میں پانچ ہزار روپے بھی نہیں ہے تو آپ ایک کروڑ کا ٹینڈر لگا دیتے ہیں، اس کو ٹھیک کریں اور میں کہتا ہوں کہ جتنی ناانصافی مانسہرہ کے ساتھ ہو رہی ہے، خدا کی قسم اتنی سارے صوبے میں بھی نہیں ہو گی۔

(تالیاں)

<u>Mr.Speaker</u>: Item. No.7A, honourable Minister for Elementary

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر!-----

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: یہ دیکھیں، ابھی تو ایجنڈا پورا کریں، اس کے بعد کریں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔ آئٹم نمبر 7A، اس کے بعد کر لیں گے جی، اس کے بعد آپ پلیز، یہ ایجنڈا، جی، عاطف خان۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں ایم پی اے ہاسٹل کے بارے میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، میں ایم پی اے ہاسٹل کے بارے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس پلیز، مختصر، مختصر جی، جی جی، جی جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں بس آدھا منٹ، آدھا منٹ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، بسم اللہ، کوئیک۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آدھا منٹ، میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بتائیں، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایم پی اے ہاسٹل کی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ وہاں پہ سپیکر صاحب! ٹریفک پولیس کا ایک آدمی ڈیوٹی دیتا تھا، سپیکر صاحب! ایم پی اے ہاسٹل کے باہر ٹریفک پولیس کا ایک آدمی ہمیشہ ڈیوٹی دیتا تھا اور آج کل آپ کو پتہ ہے گاڑیوں کا رش بھی ہوتا ہے اور بہت سارے ایم پی ایز روزانہ صبح گاڑی کے بغیر نکلتے ہیں دفاتر میں اور وہ ٹریفک کا جو پولیس کا بندہ وہاں پہ کھڑا ہوتا تھا، وہ ان کو سڑک پار کرا دیتا تھا، اب مجھے نہیں پتہ کہ محکمہ پولیس کے افسران نے کہا کہ یہ کوئی اہمیت والی جگہ نہیں ہے، یہاں پہ ٹریفک پولیس کا کھڑا رہنا کوئی ضروری نہیں ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، اگر صوبائی اسمبلی یا ایم پی اے ہاسٹل اہمیت کی جگہ نہیں ہے تو کونسی جگہ اہمیت کی ہے؟ ایک بات اور دوسری بات سپیکر صاحب! سابق صوبائی وزیر قانون علی افضل خان جدون جو 1999 میں وزیر رہے ہیں یہاں پر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے ایک تحصیلدار ان کے گھر پہ گیا ہے اور اس نے جا کر کہا ہے کہ آپ کے ذمے 1999 کا چودہ ہزار روپیہ جو بقایا ہے تو تحصیلدار نے وہاں پہ جا کر اس کو لسٹ دی ہے کہ یہ چودہ ہزار روپے جمع کراؤ، سپیکر صاحب! ہم نے بھی کل صوبائی وزیر یا ایم پی اے بننا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کے ذمے بقایا تھے تو اس کو آپ خط لکھ لیتے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ مجھے آفس میں مل لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اسے آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کے کسی بندے کو بھیج دیتے، کسی پٹواری یا تحصیلدار کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے نالج میں کوئی نہیں ہے، میرے نالج میں کچھ نہیں ہے لیکن آپ مجھے آفس میں مل لیں تاکہ میں دیکھوں کہ کیا پوزیشن ہے، آپ مجھے مل لیں آفس میں۔ جی منسٹر، آئٹم نمبر 7، آنریبل منسٹر فار ایلیمنٹری۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ہاں جی، پلیز پلیز، ایجنڈا کو بھی چلانا ہے جی۔ Introduction, Introduction please. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regulatory Authority Bill, 2017.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ نے ایم پی اے ہاسٹل کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: اس کو میں کرتا ہوں۔

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Minister for Elementary & Secondary Education: I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regulatory Authority Bill, 2017, in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

Mr. Speaker: It stands introduced.

(Interruption)

جناب سپیکر: میں اس کو کرتا ہوں، میں خود پرسنلی آئی جی پی سے بات کرتا ہوں، میں خود کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8، میڈم انیسہ زیب۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورننس مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Ms. Anisa Zeb Tahir Kheli (Minister Mineral Development): Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 9, Mr. Ziaullah Bangash.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

## (خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز مجریہ 2017)

Mr. Ziaullah Bangash: Janab Speaker, I may be allowed to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017 under rule 77, please.
Mr. Speaker: Ask for leave of the House, please.
Mr. Ziaullah Bangash: Janab Speaker! I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017 in the House.

جناب سپیکر: ہاں اچھا، یہ Leave آپ کر لیں۔ Mr. Ziaullah Bangash, MPA to please for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 یہ لے لیں۔

جناب ضیاءاللہ خان بنگش: سر میں نے اجازت لے لی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ضیاءاللہ خان بنگش: تو آگے جاؤں؟

Mr. Speaker: Ji, Ji. The motion before that leave may be
آپ پڑھ لیں پلیز، آپ یہ پڑھ لیں۔

جناب ضیاء اللہ خان بنگش: دوبارہ پڑھوں؟ I may be allowed to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institutions-----

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ غلط بول رہے ہیں جی، آپ کو جو ابھی دیا گیا ہے وہ بولیں۔

Mr. Ziaullah Bangash: Amendment Bill 2017 under rule 77, please.
Mr. Speaker: The motion before the House that leaves may be granted to the honourable Member to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reform (Amendment) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Leave is granted. Item No. 10, Mr. Ziaullah Bangash.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

## (خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز مجریہ 2017)

Mr. Ziaullah Bangash: Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

## (خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 10 A and B: Mr. Ziaullah Bangash, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once.

Mr. Ziaullah Bangah: Janab Speaker, I wish to move that the said Bill may be taken into consideration, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Institution Reform (Amendment) Bill, 2017 may taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Clauses 1 to 3 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mr. Ziaullah Bangash, MPA, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill.

Mr. Ziaullah Bangash: Janab Speaker, I beg to move that Clause 4 of the Bill may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Members: Yes.
Mr. Speaker: And those who are against may say ‘No’.
Members: No.
Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! ما No اووئیلو ، ما No د وه ځله اووئیلو جی۔

جناب سپیکر: خو کلیئر دے جی، جی Who are in the favour?

Members: Yes.
Mr. Speaker: Yes. Those who are against.

جناب سردار حسین: ما خو No اووئیلو ، ما ته لږه موقع را کړئ چې په دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ۔

جناب سردار حسین: ما خو دا وئیل اول چې څلور کاله تاسو مونږ له امبارکی را کړه که مونږ له مو یو پینځه منټه راکولې چې د غه څلورو باره کښې مونږ څه وئیل غوښتل، خو هغه موقع هم تاسو را نکړه۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

جناب سردار حسین: ما خو No په دې غرض نه دے کړے یا مونږ هغوی سره اختلاف نه کوؤ خو No مې په دې غرض اوکړو چې د دې امنډمنټ په حواله باندې دې هاؤس ته اووائی چې دا امنډمنټ د څه امنډمنټ وو؟ مثال خبره دا ده کنه لکه دا کوم چې پیش کیږی، ځکه چې دلته خو مونږه کریډټ د دې خبرو اخلو چې مونږ 143 بلونه پاس کړل، دا یو سوال دے چې مونږ 143 دی یا 163 بلونه مونږ پاس کړل، دا نمبر چې دے دا خو ډیر لوئې نمبر دے ، سوال دا دے چې دا بلونه په کومه طریقه باندې پاس کیږی، دا یو ډیر لوئې کوئسچن مارک دے د دې ټولې صوبائی اسمبلۍ په کارګزارئ باندې، سپیکر صاحب! مونږ بیا بیا ریکویسټ کوؤ چې هیڅ تلوار نشته، مونږ چې کوم څیز سره په دلیل باندې مخالفت کوؤ، د رائے عامه او د مفاد عامه په نظر باندې د هغې مخالفت کوؤ تاسو هغه حق هم

زمونږ نه اخلئ نو مونږ سره کوم حق پاتې کیږی؟ مونږ سره خو بیا یو حق نه پاتې کیږی، مونږ دا ممبران خو د پرائمری سکول ماشومان نه یو چې تاسو به مونږ ته وایئ چې سر داسې کړه، مونږ به سر داسې کړو او چې سر بره کړه، مونږ به سر بره کړو، تاسو به مونږ ته وایئ چې Yes نو مونږ به وایو چې Yes، تاسو وایئ چې No نو No، مونږ له دومره موقع خو راکړئ تاسو چې مونږ تپوس اوکړو، مونږ لږ ځان پوهه کړو، مونږه خپل Input واچوؤ، دا څه طریقه شوه؟ دا څومره لویه ایجنډا ده، ماسره یوه ایجنډا ده چې کوم Private Institute Regularity Authority Bill چې کوم دلته Introduce شو، ما سره په ایجنډا نشته، نو دا څه دی؟ مونږ نه پوهیږو دا اسمبلی ده که دا څه دی؟ کومه تلوار ده، په دې ایجنډا ماسره هارډ کاپی ده، ګوره ما دلته واک آؤټ هم په دې وجه کړے وو چې زه دې سکرین ته نه ګورم، ماله به هارډ کاپی راکوی، زه چې هارډ کاپی ګورمه، ما سره په آئټم نمبر 8 باندې انیسه زیب بی بی، 9 نمبر، 10، هغه په دې آئټم کښې نشته، دا خو ډیره زیاته عجیبه خبره ده۔ زه سپیکر صاحب! په دې خبره ډیر زیات افسوس کومه، ظاهره خبره ده ستاسو تعداد برابر دے، د حکومت تعداد سیوا دے چې تاسو څه غواړئ هغه کولې شئ، مونږ صرف د اسمبلئ د کارروائی په ریکارډ باندې راوستل غواړو چې مثال دا د اسمبلئ ریکارډ باندې راشی چې مونږ د یو څیز مخالفت کوؤ نو په څه مخالفت کوؤ؟ چې مونږ د یو څیز حمایت کوؤ نو په څه ئے حمایت کوؤ؟ نو دغه ریکویسټ ما کولو چې دا موؤر که مونږ ته لږ اووائی د دې امنډمنټ په حواله باندې چې دا امنډمنټ څه شے دے چې په هغې باندې بیا خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب!

جناب ضیاءاللہ بنگش: جناب سپیکر! جو امنڈمنٹ ہوئی ہے، اس میں یہ جو امنڈمنٹ ہم نے پیش کی تھی اس میں جو متعلقہ ڈاکٹرز تھے اور منسٹر صاحب کے ساتھ ہم نے بیٹھ کے اس میں دو کلازز تھے، میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب وہ آپ خود بتادیں، ڈیٹیل سے آپ بتادیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جی منسٹر صاحب۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جی، شکریه جی۔ یو خو دوئ چې کوم امنډمنټ راوړے وو بیا وروستو ډاکټران صاحبان او ایم پی اے ګان صاحبان یو دوه دوئ ورسره راغلی وو، د هغوی یو دوه خبرو باندې 'کنسرن' وو، یو د هغوی کوم رولز او ریګولیشنز وو چې کوم باندې د هغوی 'هائرنګ' شوے دے، هغې کښې دا 'پروپوز' شوے وو چې یره جی د دوئ د اپ ګریډیشن د پاره یا د هغوی د پروموشن د پاره یا د هغوی سیلری 'انکریز' کولو د پاره ایم ټی آئی سره هغه Leverage نشته نو هغې په باره کښې قانون وو خو بهرحال چونکه د ډیپارټمنټ نه Consent وو نو هغوی ته مونږ اووئیل چې ستاسو پرې Reservation دی، خیر دے مونږ به په دې باندې دغه نه کوؤ، ایم پی اے صاحب سره په هغې باندې هغه شانتې خبره نه کوؤ، په دې باندې به مونږ تاسو سره ډسکشن اوکړو۔ د دې نه علاوه چې کوم امنډمنټ دی چې کوم ایم پی اے صاحب راوړی دی، هغې کښې یو دا دے چې ایم ټی آئی کښې چې کوم دې ټول هاؤس پاس کړے دے او هغه کریډټ دې ټول هاؤس ته ځی ما شاء الله، په هغې کښې یو دغه مونږ ایډ کوؤ چې کوم ممبرز دی د بورډ که هغې کښې د چا کارکردګی ټهیک نه وی یا هغه هغه شانتې ټائم نه ورکوی یا د هغوی هغه شانتې پرفارمنس نه وی یا هغه شانتې Input نه وی نو په هغې باندې چې کوم دے نو د هغې ګورنمنټ ته دا اتهارټی پکار ده چې هغه هغوی Replace کولې شی، د هغوی په ځائې نور راوستې شی۔ یو پکښې بل امنډمنټ چې کوم ایم پی اے صاحب راوستے دے، هغه دا دے چې کوم ځائې کښې یو کس دغه اوکړی، څه وائی ورته، ریټائرډ شی یا هغه جاب پریږدی نو هغه 'انټرم پیریډ' د پاره دا Leverage پکار دے چې یره دوه درې میاشتې چې تر څو پورې بل Hire کیږی چې بل کس په آرام لګیدے شی، Smooth running of the Institute د پاره او دریم پی جی آئی خبره وه، هغه چونکه د هائی کورټ Judgement وو نو Obviously هغه مونږ ایم پی اے صاحب سره هم په هغې باندې خبره اوکړه چې هغې کښې د هائی کورټ Judgement وو چې هغې کښې به تاسو نور څه دغه نه کوئ، رولز Improne کول دی، او رولز ورته جوړول دی کوم چې مونږ Already کړی دی نو هغې کښې د دې امنډمنټ څه ضرورت نشته، په هغې کښې مونږ ایم پی اے صاحب ته

دغه کړے وو چې یره دا کار نشي کیدے، نو مونږ ورسره دغه نه کوؤ او Last Day to day removal of difficulties دی په ایکټ چې کوم ایم ټی آئی کېنې داسې پرابلم راشی، گورنمنټ ته دومره Leverage پکار دے چې هغوی هغه شانتې Steps اخستل غواړی یا هغه شانتې سپورټ ورکول غواړی یا سسټم چلولو د پاره Basically دا Concept دے جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دې منسټر صاحب خو وضاحت اوکړو، سوال دا دے چې د ایم ټی آئی په ذریعه باندې تاسو هسپتالونه اټانومس کوئ نو تا هغه اټانومس باډی ډکلیئر کړه، بیا دا جواز ولې پیدا کیږی او دا څه له پیدا کیږی چې بیا حکومت سره دا اختیار پکار دے چې که د بورډ د یو ممبر کارگزاری صحیح نه وه، مثال د حکومت، بیا خو پکار دا ده چې تا اټانومی ورکړه بیا اټانومی ورکړه، چې د بورډ ممبرز، ممبرز که د هغوی اپوائنټمنټ دے یا که د هغوی نور څنګه چې هغوی خبره اوکړله Leverages چې دی یا څه چې دی، پکار ده چې دا اختیار بیا به هغه بورډ دے، بیا چې یو څیز ته دا خو ترینه آدها تیتر او آدها بټیر جوړوی چې یو طرف ته تاسو اټانومی ورکوئ، خود مختاری ورته ورکوئ او بل طرف ته څنګ چې د لوکل گورنمنټ ایکټ دے چې اول ټول اختیارات هلته لاړل بیا یو یو ئے ترینه راخکلو،یو یو ترینه راخکلو، نن برائے نام هغه لوکل گورنمنټ ایکټ دے نو کله چې ایم ټی آئی په ذریعه باندې حکومت هسپتالونه اټانومس کوئ لوئې لوئې هسپتالونه، بیا د دې خبرې ضرورت ولې پیدا کیږی چې حکومت د بیا مثال بورډ آف گورنر دے یا بورډ آف ډائریکټرز دے یا اتھارټی Whatever چې کوم کمپوزیشن دے، د هغې اختیار بیا ولې حکومت سره پکار دے۔ هغه بورډز سره بیا ولې نه دے پکار؟

جناب سپیکر: جی شهرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): تهینک یو جی۔ بابک صاحب! ډیره ښه خبره اوکړه جی، یو Clarity راوستل غواړمه د دې هاؤس د پاره، بابک صاحب کوئسچن اوکړو چې د هغې اټانومی بالکل نه Affect کیږی، هغه اټانومی د دې ګورنمنټ هغه آئیډیا وه، دې هاؤس ټولو، Including بابک صاحب، دې ټولو پارټیانو هغې کښې مونږ سره اتفاق کړے وو، زه د هغوی شکریه هم ادا کوم، هغه Concept په خپل ځائې باندې Intact دے، هغه نور Strengthen کیږی لګیا دے، ضروری نه ده چې یو ځائې کښې مطلب بورډ آف ګورنرز چې کوم دی هغه بالکل اټانومس دی، د هغوی په معاملاتو کښې مونږ بالکل، مونږ ورله یو پالیسی ورکوؤ، هغه پالیسی بیا هغوی Implement کوی خو که کوم ځائې کښې یو بورډ ممبر دے۔ هغه ټائم نه ورکوی، د هغه پرفارمنس هغه شانتې نه دے۔ هسپتال کښې هغه شانتې Improvement مونږ ته نه لګی چې دوئ هغه شانتې Input پکار دے، ټهیک شو جی، د هغې د پاره حکومت ته دا Leverage ورکول انتهائی ضروری دی، To strengthen the board of governors, it is not the department، مطلب زمونږ خو آئیډیا ده، مونږ به هغه چرې هم دا نه غواړو چې یره آدها تیتر او آدها بټیر د شی یا د ټوټل تیتر وی یا د ټوټل بټیر وی خو مونږ ورسره د مضبوطیا د پاره د Clarity د پاره او د سسټم Smoothly run کولو د پاره او د ګورنمنټ پالیسی letter and spirit implement کولو د پاره د بورډ آف ګورنرز کښې کوم In case لکه دا ضروری نه ده چې خامخا یو ځائې کښې به وی Just in case if there is any case where there is no board of governors they are not performing that well or if they are not coming to the board meetings نو هغې کښې Obviously ګورنمنټ ته دومره Leverage پکار دے چې بیا بل بورډ آف ګورنرز والا ورکوی خو د هغوی د انټرنل معاملات کښې مونږ بالکل ګتې نه وهو، دا بالکل Clearity پکار ده جی، هغه نه Affect کیږی ان شاء اللہ۔

Mr.Speaker: Okay, next, ji ji.

جناب سردار حسین: دا جی په لیجسلیشن باندې مونږ دا سې ډسکشن اوکړو، زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: چې د دې امنډمنټ نه مخکښې خیر دے جی دا زه بیا بیا وایمه چې دا لیجسلیشن دومره د تلوار شے نه دے ، په دې باندې به ډیر Threadbare discussion کوؤ، زه دا منسټر صاحب نه تپوس کول غواړمه چې دا د بورډ آف گورنر د ممبر د Removal یا د اپوائنټمنټ اختیار چې حکومت سره راتلل دوئ غواړی، په دې ایکټ کښې د دې امنډمنټ نه مخکښې دغه اختیار څنګه وو، د هغې لږ وضاحت اوکړئ۔

سینئر وزیر(صحت): گورئ جی گورنمنټ ایکټ چې ورکړے وو خو په هغې کښې د بورډ آف گورنرز یو خپل طریقه کار وو، هغه صحیح شو خو مونږ، په هغې کښې دا کلاز نه وو اچولے چې یره گورنمنټ کوم ځائې کښې مونږ ته لگی دا سې بلها کیسز راتلے شی، کیدے شی God forbid سرې هر څه کیدے شی، ناجوړه کیدے شی، بل څه برابلم کیدے شی نو گورنمنټ ته دا Leverage حاصل دے چې هغه بورډ ممبر چې کوم کار کوی، هغه خو کار کوی خو چې کوم کار نه کوی یا کوم نه راځی یا ټائم نشی ورکولے ، پکار دے چې هغه په ځائې یا د هغه نه بهتر سړې گورنمنټ ته لگی چې دے بنه Perform کولې شی، پکار دے چې گورنمنټ هغه راولی، او هلته بورډ آف گورنرز کښې راولی۔ بورډ آف گورنرز Totally autonomous معاملات خپل چلوی، هغه د گورنمنټ پالیسی Implement کوی نه که چرې گورنمنټ هغوی کښې د ننه په معاملاتو کښې Interference کوی نو دا سې څه خبره نشته دے ، دا Rest sure دے جی، مطلب دا دے مونږ به ولې چې اټانومی ورکوؤ بیا ترې واپس خو مونږ نه اخلو،مونږ ورله نور هم ورکول غواړو چې نور بهتری راشی۔ تهینک یو۔

Mr Speaker: Bangash Sahib Clause 4 of the Bill, Ji.

Mr.Ziaullah Bangash: Sir! I beg-----

Mr. Speaker: The Ayes have it the amendment is,

ھاؤس ته مو Putup کړے وو۔ The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Ziaullah Bangash!

Mr. Ziaullah Bangash: Mr. Speaker, I beg to move that Clause 5 may be deleted.

Mr. Speaker: Ji, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.
Mr.Speaker: The 'Ayes'-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی اچھا تو آپ کا کیا، Propose کیا ہے؟

جناب سردار حسین: بالکل ہم نے .No کہا ہے، ہم بالکل اس کے ساتھ Agree نہیں کرتے ہیں Autonomy بس Autonomy ہے، ہم نے .No کہا ہے، اگر آپ کاؤنٹ کرنا چاہیں تو آپ کاؤنٹ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ، جو امنڈمنٹ کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جو مخالفت میں ہیں، جو Oppose کرتے ہیں، آپ بیٹھ جائیں، جو Oppose کرتے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 35 بمقابلہ 17، .Defeated۔ The 'Ayes' have it. The amendment is adopted, Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.Clause 6 stands part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill. Consideration Stage: Mr. Ziaullah Bangash, sorry, Passage Stage, Mr. Ziaullah Bangash.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز مجریہ 2017)

Mr. Ziaullah Bangash: Janab Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms amendment Bill 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

پلیز جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جو اس کی مخالفت میں ہیں وہ اب کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

(خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No 11: Mr. Mehmood Jan, Mr. Mehmood Jan, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation Bill, 2017 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker, I wish to move for leave under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation (Amendment) Bill 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation (Amendment) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.Item No. 12: Mr. Mehmood Jan.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن مجریہ 2017)

Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation (Amendment) Bill 2017, in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

### مسودہ قانون (ترمیمی) کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 13: Mr. Muhammad Arif, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2017, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.
Mr. Muhammad Arif: Thank you, Mr. Speaker! I wish to move for leave under rule 77 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment Bill) 2017, in the House.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to introduce before the House the Kyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it .The leave is granted.

### مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2017)

Mr. Speaker.: Item No. 14: Mr. Muhammad Arif MPA.
Mr. Muhammad Arif: I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board Amendment Bill 2017, in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

### مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 15 and 16: Madam Anisa Zeb Tahirkheli, Minister for Mineral Development, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration, at once.

Ms: Anisa Zeb Tahir Kheli (Minister for Mineral Development): Thank you, Mr. Speaker, I beg to move that the Kyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration, at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clauses 1 and 2 of the Bill, ji.

جناب سردار حسین: که لږ تا سو بریف کړو هاؤس نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: میڈم!

Minister for Mineral Development: Mr. Speaker Sir, let me just, first of all give me before moving for its passage

د یکبنې یو زمونږ یو سیکش وو 9(a) هغه سیکشن کبنې سپیشل یو Word را غلے

that requires an unavoidable circumstances, unavoidable وو

circumstances is a general term that can be used for larger context, it can not be defined what is so far definition when you speak of public interest

In the larger interest for the public then او هغه یو داسې باډی ده چې

هغه د پاره بیا دا یو unavoidable circumstances does not go with it.

Redundant word وو هغه delete کولو د پاره ما لیکلی وو۔

Mr. Speaker, Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: No, no, no, Consideration Stage: پہلے میں آپ کو

وزیر معدنی ترقی: اچھا۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the

question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill, long title and preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

## (خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

Minister for Mineral Development: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

## (خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No.17 and 18: Minister for law, on behalf of Chief Minister. Ji, Arif Yousaf Sahib!

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr .Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clauses 1 and 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore the

question before, the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! ما دا-----

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: یہ جس انداز سے بل پاس ہو رہے ہیں، میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں، اسمبلی نے سکاٹ لینڈ کی اسمبلی کے ساتھ ایک Contract کیا اور ہم تقریباً ایم پی ایز جا چکے ہیں سکاٹ لینڈ کی اسمبلی میں اور اسلئے ہم نے یہ کنٹریکٹ کیا تاکہ ہم دوسری اسمبلیوں سے بھی کچھ سیکھ سکیں، ہمارے ایم پی ایز جو ہیں وہ وہاں سے کچھ سیکھ سکیں، تو میرا خیال ہے کہ تقریباً اسمبلی کی اکثریت نے یہ وزٹ کیا ہے اور وہاں پر جو بل کے حوالے سے جس طرح Introduce ہوتا ہے، جس طرح پاس ہوتا ہے، میرے خیال میں ہم نے اس حوالے سے اگر یہ اتنی محنت کی ہے، آنا جانا یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے اور اس پہ اتنے اخراجات ہوتے رہے ہیں تو کم از کم تھوڑا سا تو اس سے کچھ لے لیتے اور ہم اس انداز میں اگر بل کے حوالے سے چونکہ آپ ایک کریڈٹ لے سکتے ہیں کہ ہم نے اتنے زیادہ بل پاس کئے ہیں اور اتنی قانون سازی کی ہے لیکن وہاں پر جو ایک چیز بنیادی تھی، کہ ایمرجنسی میں کوئی بل ہوتا ہے تو کم از کم وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر پورا زور لگا لیں تو چھ مہینے کے اندر ہم وہ ایمرجنسی میں بل پاس کرتے ہیں اور ویسے روٹین میں ایک بل آرہا ہے اسمبلی میں تو اس پر ہم ایک سال لیتے ہیں کہ جب ہم کوئی بل پاس کرتے ہیں اور بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ یہاں بس پیش ہو رہا ہے اور پاس ہو رہا ہے اور وہاں پہ ایک چیز اور ہے جناب سپیکر! کہ کوئی بھی بل Introduce ہوتا ہے تو پہلے سلیکٹ کمیٹی میں جاتا ہے اور اس پہ پوری ڈیٹیل سے ڈسکشن ہوتی ہے، اسے پوری اسمبلی پہلے ان کی اس پر لیگل جو ٹیم ہوتی ہے، اس پہ ورک وہ کرتی ہے، اس کے بعد جا کے کمیٹی کے پاس جاتا ہے پھر اس کے بعد اسمبلی میں آتا ہے، پھر بھی اسمبلی میں اس پر ڈسکشن ہوتی ہے لیکن یہاں تو بس کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ میں یقین سے اور پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے اکثریت ایم پی ایز کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ امنڈمنٹ لائی جا رہی ہے تو اس کے پیچھے کیا چیز ہے، کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا؟ وہ بس ایک بات ہے کہ بس ہم نے چونکہ اکثریت ہے اور ان سے Yes کروانا ہے، پتہ ان کو نہیں ہوتا کہ یہ پبلک کے انٹرسٹ میں ہو رہا ہے، وہ کہیں پہ جا کے منسٹر کی اپنی اس میں ضرورت ہے، اس کو کہیں پہ رکاوٹ آتی ہے تو

وہ اس میں امنڈمنٹ لانے کی کوشش کر رہا ہے اور اس میں اپنی آسانیاں ڈھونڈتے ہیں، اس میں پبلک کو پرابلم ہو نہ ہو لیکن ہم اس میں انٹرسٹ پبلک کا ہی ڈالتے ہیں، تو خدارا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بہت ہی یہ جو ہماری اسمبلی ہے، ہم پبلک کی جو نمائندگی کرتے ہیں، کم از کم آپ دیکھیں یہاں پہ بابک اٹھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بریف کریں، بریف کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام حضرات جو یہاں پر بیٹھے ہیں، ہمارے آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو پتہ نہیں ہوتا، شاید بریف کرنے سے ان کو یہ اندازہ ہو سکے کہ ہمارا بل جو آ رہا ہے یا اس میں جو امنڈمنٹ آ رہی ہیں، وہ کس وجہ سے آ رہی ہیں، کس ضرورت کے تحت آ رہی ہیں، اس کے ساتھ یہ لوگ Agree کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ تو میرا مقصد یہ ہے کہ تھوڑا سا اگر ہم سنجیدگی سے بات کو لیں تو یہ بہت زیادہ بہتر ہوگا کہ ممبران کو بھی سمجھ آئے۔ بعد میں پتہ لگتا ہے کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا اور اخبارات کے ذریعے سے اور اس حوالے سے، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے یا اس ڈیپارٹمنٹ میں جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں، اس وجہ سے پھر جا کے ایک ردعمل آ رہا ہوتا ہے جس سے آپ کے ممبران کو پھر پتہ چلتا ہے کہ یہ تو واقعی یہاں پہ یہ بل پاس ہوا ہے اور اس طریقے سے نہیں ہونا چاہیئے تھا، اس طریقے سے ہونا چاہیئے تھا، تو یہ میری گزارش ہے کہ ہمارا یہ بہت ہی سنجیدہ فورم ہے اور اگر ہم لیجسلیشن کرتے ہیں اور یہ اگر ہماری ذمہ داری ہے جناب سپیکر! تو پھر بہت ضروری ہے کہ اس پہ ہم سنجیدگی سے، اس کا پورا مطالعہ ہو اور معلومات ہوں اور اس کو بریف کیا جائے، طریقہ کار کو اگر تھوڑا سا چینج کیا جائے جس سے ہم کہتے ہیں کہ کمیٹی کی طرف اور اس میں تمام پارٹیوں کی وہ ہوتی، وہ بہت بہتر ہوتا جناب سپیکر! شکریہ جناب۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>:۔ جی ستار صاحب۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: سر! آپ کی مہربانی، آپ نے مجھے اس حوالے سے تھوڑا ٹائم دیا۔ لیجسلیشن بہت اہم ایک مرحلہ ہوتا ہے جناب سپیکر! اور بہت باریک بھی ہے، اہم بھی ہے، غالباً ہم نے پچھلے سال پچھلی حکومت میں بھی یہ لیجسلیشن کے حوالے سے ہم نے وہ Role دیکھا ہے حکومت کا اور اس بار بھی ایک بڑا اہم Role ہم دیکھ رہے ہیں لیکن جناب سپیکر! جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے، میں تو

باہر نہیں گیا ہوں اس وزٹ میں جو ٹریننگ ہمارے ممبران اسمبلی نے خاصکر قانون سازی کے حوالے سے ڈیمو کریٹک ان اداروں سے لی ہے لیکن اسلام آباد میں اور پشاور میں خاص طور پر لیجسلیشن کے حوالے سے جو ہم نے ٹریننگ حاصل کی ہے، اس میں قانون سازی کے عمل میں ایک بہت بڑا ایک مرحلہ ہوتا ہے Public hearing، لیڈر آف دی اپوزیشن کہتا ہے کہ مطلب ہمارے ممبران اسمبلی کو اس چیز کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہوتا ہے بلکہ میں اس سے تھوڑا آگے بات کروں گا کہ ہمارے منسٹرز کو اس بارے میں علم نہیں ہوتا ہے، یہ ایک Fact ہے کہ قانون سازی میں ہماری صوبائی اسمبلی کی ایک بہت بڑی روایت رہی ہے کہ ہم جلد بازی میں قانون سازی کرتے ہیں، اس کے بعد یہ امنڈ منٹس جو Propose کر رہے ہیں، اس کی مثال احتساب ایکٹ، Initial stage میں جو قانون سازی ہوئی جس میں Public hearing نہیں ہوئی، اس ہاؤس کے ممبران اسمبلی کو پہلے اس سے نہیں بتایا گیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج اس میں ترامیم آرہی ہیں اور اس کی ہیت تبدیل ہو گئی ہے اور آج کھچڑی بن گئی ہے اسی حوالے سے، ایم ٹی آئی کے حوالے سے بھی آج ترامیم آئی ہیں، ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن میں چاہوں گا جناب سپیکر، بحیثیت ایک رکن اس اسمبلی کے، کہ قانون سازی بہت بڑا باریک عمل ہے، اس میں ہمارے خیبر پختونخوا میں لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا ہے، ممبران اسمبلی کو پتہ نہیں ہوتا ہے اور اس میں جو بل Introduce ہوتا ہے اور اس کے بعد Passage Stage میں اور پھر Consideration Stage کے بعد آگے جو دوسرے مراحل ہیں، اس میں زیادہ تر ہمیں موقع نہیں دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے قوانین تو بہت زیادہ بنے ہیں ہمارے، جس طرح پارلیمانی سال میں ابھی میں مبارک باد دوں گا آپ کو بھی کہ بہت بڑی قانون سازی ہو گئی ہے لیکن اس میں جو جلد بازی میں قانون سازی ہوتی ہے، اس کا نیگٹیو اثر پبلک پر پڑتا ہے، اداروں پہ پڑتا ہے، میں یہ چاہوں گا جناب سپیکر! میں باہر دنیا میں نہیں گیا ہوں لیکن میں نے جو سنا ہے، میں نے جو پڑھا ہے کہ وہاں پہ یہ جس طرح ہم قانون سازی آج خیبر پختونخوا اسمبلی میں کرتے ہیں کہ کوئی بھی ممبر اسمبلی بل پڑھے بغیر، اپنا ذہن بنائے بغیر، پبلک سے Input لئے بغیر ووٹنگ نہیں کرتا ہے، ہم روایاتی ہیں گورنمنٹ سیکٹر سے جو بل آتا ہے، ظاہر بات ہے انہوں نے Yes کرنا ہے، اپوزیشن کی طرف بعض جگہوں پر ہم No بھی کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ میں Propose کروں گا آپ کے سامنے اس ہاؤس کے سامنے

کہ آئندہ ہم ایسی روایت پیدا کریں قانون سازی میں کہ جو بھی بل آئے، اس کا باقاعدہ Thoroughly study کریں، ہمیں امنڈمنٹ لانے کیلئے بہترین ماحول دیا جائے اور اس کے بعد جب ہاؤس میں وہ بل آئے تو ہر ممبر اسمبلی اپنے ذہن سے اس کیلئے Yes اور No کر لیں، اس Bar کو اس پابندی کو قانون سازی سے ہمارے اوپر اٹھایا جائے کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو بل آئے، گورنمنٹ ٹریژری بینچز سے ان کو پابند بنایا جاتا ہے کہ `Yes کرنا ہے حالانکہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ اس بل میں کیا ہے؟ اسلئے میں چاہوں گا کہ اگر یہ روایت آپ پیدا کر سکیں قانون سازی بنانے میں، خیبر پختونخوا اسمبلی میں تو یہ بہت بڑی منفرد روایت ہوگی اور ہمارے آگے آنے والے جو قانون سازی کے مراحل ہوں گے اس کیلئے آسانی پیدا ہوگی۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: شکریہ، سردار حسین صاحب، پلیز بس آگے جائیں تو پھر، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، شکریه سپیکر صاحب! زه صرف د میډیا په نوټس کښې یوه خبره راوستل غواړمه او د هاؤس په نوټس کښې هم یوه خبره راوستل غواړم، سپیکر صاحب! زه چې دې نن ئې ایجنډې ته ګورم، نن ئې ایجنډې ته چې آئټم نمبر 11، محمود جان صاحب دلته د هاؤس نه د Leave اخستو د پاره ریکویسټ اوکړو چې په روټین کښې خو داسې کیږی چې بیا Introduction Stage راشی، Consideration Stage راشی، Passage Stage راشی نو باره، تیره، چوده، آئټم نمبر 12، آئټم نمبر 13، آئټم نمبر 14، I am very sorry to say صرف د دې غرض د پاره 11 نمبر آئټم چې دے، چې کله بیا د Consideration Stage راځی نو مینځ کښې پکښې نوره ایجنډا ځائې کړیده او 19 نمبر ته ئې رسولې ده، د Consideration د پاره او بیا 20 ته رسولې ده د Passage stage د پاره او The same case چې دے، هغه بیا آئټم نمبر 13 دے چې دلته د Leave د پاره کله په هاؤس کښې ریکویسټ شویدے نو پکار خو دا وه چې 16,15,14 بیا څه چل شویدے یعنی سیریل نمبر 21 او سیریل نمبر 22 یعنی دا سپیکر صاحب! صرف په دې غرض باندې، په دې غرض باندې چې دلته یو سوچ دا جوړ دے چې ممبران به یا Yes کوی او یا به No کوی، د هغې نه اخوا به یو ممبر هیڅ هم نه کوی، زه بیا بیا به دا ریکویسټ کوم سپیکر صاحب! چې دا ډیر لوئې زیاتے دے، زه خو د دې چې تاسو مونږ له مبارکی راکړه د دې څلورو کالو، ستاسو د الله قدر اوکړی، زه خو دا مبارکی ځکه نه قبلومه چې پدې څلور کاله کښې په کوم انداز باندې دلته اسمبلی

اوچلیده، ګوره دا خو زه یو سازش ګنړمه، دا هارډ کاپی مونږ له نه راکول دا زه د دې هاؤس د ټولو ممبرانو خلاف یو سازش ګنړمه، بل دا چې امنډمنټ هر هفته کښې یو یو امنډمنټ راځی، زه به دا ریکویسټ کومه سپیکر صاحب! تاسو نه چې مونږ سره به هر امنډمنټ چې راځی، په کوم ایکټ کښې چې دا امنډمنټ که لس ځله راځی، لس ځله به ورسره تاسو د هغه ایکت کاپی چې ده، مونږ به دا ریکویسټ کوؤ چې دا به ورسره تاسو Attach کوئ، لکه ما د میډم نه تپوس اوکړو چې دا امنډمنټ څه شے دے ؟ اوس دیکښې ایکت نشته، چې مونږ هغه ایکټ اوګورو چې دیکښې دا امنډمنټ کیدو چې دا Unavoidable circumstances چې دی دا چې دوئ پکښې Omit کړو یا دا پکښې دوئ Insert کړو، د هغې نه د دغې ایکټ شکل څه جوړ شو؟ دا خو زما دا خیال دے چې مونږ ځان له هم دهوکه ورکوؤ او مونږ د صوبې دې خلقو له هم دهوکه ورکوؤ، اوس دا پکښې سوچ راغے چې مونږ کاغذ بچ کوؤ، مونږ کاغذ د څه له پاره بچ کوؤ؟ زما دا خیال دے چې کوم څیز پکار وو، پکار خو دا وه چې د دې اسمبلئ پروسیډنګز چې دی هغه لائیو ټولې دنیا ته ښودلې کیږی، پکار دا ده چې د دې اسمبلئ ایډمنسټریشن سپیکر صاحب! تاسو داسې پروګرام کړے وے، نن WiFi ده، نن سوشل میډیا ده، که ټیلیویژن زمونږ پروسیډنګز چې دے هغه Live نه ښائی، د هغې څیز ضرورت وو، چې د کوم څیز ضرورت نه وو هغه شے خو اولګیدو، چې د کوم څیز ضرورت دے هغه د ممبرانو نه واخستې شو، لهذا سپیکر صاحب! زما به بیا بیا دا ریکویسټ وی چې مونږه هغه ورځ په دې باندې واک آؤټ کړے وو چې مونږ ته به تاسو هارډ کاپی خامخا راکوئ نو زما یو دا ریکویسټ دے چې روزانه د هر ممبر ته هارډ کاپئ پرته وی۔ زما بل ریکویسټ دا دے چې کوم امنډمنټ هم په کوم ایکټ کښې راځی، لهذا اسمبلی سیکرټریټ د مهربانی اوکړی چې هغه ایکټ موجود وی او په هغې کښې کوم امنډمنټ راځی چې هغه ورسره موجود چې مونږ ته موقع ملاویږی چې مونږ هغه امنډمنټ هم ګورو او مونږ هغه ایکت هم ګورو او چې بیا مونږ ملګرتیا کوؤ او که بیا مونږ مخالفت کوؤ، بیا به زما یقین وی چې خبره آسانه شی۔

Mr. Speaker: Clauses 1 to 2 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

## (خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2017)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Law, Arif Yousaf Sahib, please.

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa، Consumer Protection (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

## (خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 19 and 20: Mr. Mehmood Jan.

Mr. Mehmood Jan: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation Bill, 2017 may be taken into consideration, at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 8 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 8 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن مجریہ 2017)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Mehmood Jan.
Mr. Mehmood Jan: Thank you Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation Bill, 2017 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Members: No.

جناب سپیکر: کاونٹ ئے کړو؟

اراکین: جی۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ پلیز، جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہوں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، جو اپوزیشن میں ہیں جی، وہ کھڑے ہوں جو مخالف ہوں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Thirty two and ten, defeated. The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

## مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 21, 22: Mr. Muhammad Arif.
Mr. Muhammad Arif: Thank you, Speaker Sahib. Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board Bill, 2017 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board, (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمود جان: زما امنډمنټ دے جی۔

جناب سپیکر: ودریږه هغه ستیج راځی، تا دیکښې دغه کړے دے، مونږ ته، سیکرټریټ ته تا ورکړې امنډمنټ؟ مونږ ته خو نه دے Receive شوے ستا امنډمنټ۔۔۔۔

جناب محمود جان: نه جی، خو دا ضروری امنډمنټس دی، خو هم یو ورځ باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب! ستا امنډمنټ مونږ ته دغه سیکرټریټ ته نه دے راغلے۔

جناب محمود جان: سر! سیکرټریټ ته به څنګه راغلے وی تاسو په یو ورځ، تاسو دا اختتی دی په یو ځائې، دا به هله سیکرټریټ ته ما جمع کولې چې مخکښې پکښې ټائم وے، (تالیاں) نو لهذا چې څنګه دا نور کیږی نو پکار ده چې زما امډمنټ واخلئ۔

جناب سپیکر: محمود جان! ون منٹ، ایک منٹ، اس کو ہم نے پہلے ایجنڈے میں ڈالا ہے اور یہ امنڈمنٹس ہیں، کل سے ہو رہی ہیں ایجنڈے میں، ایشو ہو چکا ہے۔

جناب محمود جان: دا خو جی د Consideration Stage نه پس وی همیشه۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر! یہ لے آئیں، اگر ابھی ہے تو ٹھیک ہے، اگلے دن لے آئیں، اوس د اووائی ما ته هیڅ اعتراض نشته جی، رولز اجازت ورکړے دے چې څه وائی هغه د بالکل Introduce د کړی، ما ته څه اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: آپ Verbally اب پیش کر لیں اس کو، اگر منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں تو ہم پھر اس کو Adopt کر لیں گے، جی Verbally آپ پیش کر لیں اس کو۔

Mr. Mehmood Jan: Amendment as follow Section 3, part 3. All civil servants serving in Directorate of Information Technology

shall be given an option either to continue to serve as civil servant or may be opt for the employment of the Board. The option be exercised within a period of 30 days after the commencement of the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment Information Technology Board (Amendment) Act, 2017. Those employees who do not opt for their observations in the board shall be absorbed in the Directorate of Science and Technology by promoting/upgrading them on regular basis with one step higher post, where they can continue to be governed and regulated in accordance with the civil servants Act, 1973 and the Rules and Regulations made there under.

<u>جناب سپیکر</u>: مسٹر شہرام خان۔

<u>سینئر وزیر (صحت)</u>: میں جی اس سے Agree کرتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Agree کرتے ہیں؟

<u>سینئر وزیر (صحت)</u>: میں اس سے Agree کرتا ہوں With the option that the rules and regulations of the Law and Establishment اجازت دیتے ہیں تو I totally agree with him. میں بالکل Agree کرتا ہوں لیکن اس میں یہ Option دیں، منٹس میں لے آئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: No.، اس میں آپ ایک بات کریں گے، Agreed or not? (تالیاں) ہاں یا نہیں، بس Confuse بات نہیں Agreed or not?

<u>سینئر وزیر (صحت)</u>: نو بیا د اوس نه پیش کوی چې بیا ډیټیل راشی چې د لاء نه او د اسټیبلشمنټ نه په Consent واخلی نو بیا به ورسره زه Agree کوم، اوس که زه ورسره دلته Agree کړم او لاء ورسره نه Agree کیږی یا اسټیبلشمنټ ورسره، رولز ورسره نه Agree کیږی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نو دا څه اوکړو، دا Defer کړو؟

<u>سینئر وزیر (صحت)</u>: نو زما به دوئ ته ریکویسټ وی چې دوئ د Proper را اولیږی، ډیپارټمنټ به ئے اوګوری، زه ورسره بالکل Agree یم خو چې رولز او ریګولیشنز ورله اجازت ورکوی I will totally support it, so that is

زما بہ موؤر تہ ریکویسٹ وی چې دوئ د بالکل Proper طریقې needed, so سرہ راشی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو پلیز، یو خبرہ ما تہ اوکړئ اوس کلیئر You want No, or Yes?

جی آپ۔.Shahram khan,you want 'No' or 'Yes',ji you to

(شور)

سینیئر وزیر(صحت): 'یس' خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو میں اس کو تھوڑا کچھ وقت کیلئے پینڈنگ کرتا ہوں۔

سینیئر وزیر(صحت): اس کو Delay کردیں، یہ بعد میں موؤ کرلے۔

جناب سپیکر: Next agenda میں ڈالتے ہیں اس کو، آخر میں آپ بات کرلیں پھر اس کو Next کرتا ہوں۔ آئٹم نمبر 23، مسٹر فیصل زمان، سردار حسین صاحب! بس یو دا دغہ پیش کوؤ۔ جی، مسٹر فیصل زمان۔

## مجلس قائمہ برائے عاملہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Faisal Zaman: Thank you, Speaker. I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No.25, on Establishment Department of upgradation of Private Secretaries and Stenographers may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to present report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted. Mr. Faisal Zaman, Item No. 24.

## مجلس قائمہ برائے عاملہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Faisal Zaman: Mr. Speaker, I beg to present the report of Standing Committee No. 25, on Establishment Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 25, Mr. Faisal Zaman.

## مجلس قائمہ برائے عاملہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Faisal Zaman: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 25, on Establishment Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Aye' have it. Report is adopted. Item No. 26

اچھا، یہ آپ لوگوں کی طے ہو گئی کہ نا؟ جی، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): سپیکر صاحب! باقی چیزیں ان کی ٹھیک ہیں، یہ ایک چیز کی بات کر رہے ہیں جس پہ اس وقت میں کلیئر نہیں ہوں، مجھے لاء سے یا اسٹیبلشمنٹ سے One step promotion کی یہ بات کر رہے ہیں، وہ اس وقت On the floor of the House, I cannot say 'Yes or 'No' unless I know کہ رولز اور ریگولیشنز اس کو Allow کرتا ہے کہ نہیں کرتا، باقی جو ان کی کنڈیشنز ہیں وہ Already covered ہیں کہ یہ یا Thirty days میں بورڈ میں کیا کہتے ہیں (مداخلت) ایک سیکنڈ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔

سینیئر وزیر (صحت): یا تو یہ بورڈ میں Opt کریں گے یا As a civil servant.

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرډر۔ پرائیویټ ممبر صاحب دا دغه پیش کړے دے امنډمنټ نو دیکښې بیا منسټر صاحب خو د یو خبره اوکړی چې، 'اؤ' یا 'نا' چې زه ورسره Agree یمه او یا ورسره نه یمه Agree او یا د دا ممبر کلیئر کړی دا خبره۔

جناب سپیکر: یره شهرام خان! دا به بیا مونږ دغه کوؤ چې کله جواب نه را کوئ نو دا به زه ډیفر کړم بیا ، Next دغه ته به ئے بیا مونږ واچوؤ۔

سینیئر وزیر(صحت): یره جی زه دا وایم، بل مونږ پاس کوؤ، که دوئ دا ګنړی زه دوئ ته بیا هم وایم چې دوئ د-----

ایک رکن: ډیفر د کړی۔

سینیئر وزیر(صحت): نه یو سیکنډ کنه، داسې نه ډیفر کیږی، یره داسې خو نه ده، دوئ د ریکویسټ اوکړی، مونږ ته د ډیپارټمنټ ته رااولیږی، زه ورته فلور آف هاؤس وایم که رولز اجازت ورکوی نو مونږ به ورسره Agree شو، که رولز اجازت نه، I will sit with him and we will discuss it with him. دا Rest ځیزونه به پاس کړو، دوئ د مونږ ته موؤ کړی چې څنګه هم د دې کسانو د ریګولرائزیشن بل دې محمود صاحب پاس کړے وو، ډیپارټمنټ ته راغے مونږ ورسره Agree شو، چونکه اجازت ورکړے کیدے شو نو مونږ پخپله اوکړو۔

جناب سپیکر: اوکے، چلو میں اس کو دس پندرہ منٹ کیلئے پینڈنگ رکھتا ہوں اور میں یہ آئٹم نمبر 26 ہے۔

## سوال نمبر 4985 پر تفصیلی بحث

Mr. Speaker: Mufti Said Janan, MPA, to please start discussion on Question No. 4985.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا د جعفر شاه صاحب 4985 نمبر سوال دے، دا مخکښې ورځو تقریباً څو ورځې مخکښې جعفر شاه صاحب دا د بلین سونامی ټریز په حوالې باندې سوال کړے وو او د هغې تفصیل د پاره بیا 48 رول تحت ما تفصیلی بحث د پاره تاسو نه استدعا کړې وه، هغه نن منظور شو او نن دلته راغلے دے، جناب سپیکر صاحب، خو زه دا موضوع به داسې مختصرو الفاظو کښې راګرده کړمه او مختصرې خبرې به اوکړم خو دا خبره به افسوس سره اوکړم چې کم ازکم مونږ ته نه دا سوال بیا ملاؤ دے او نه مطلب دا دے دغه کمپیوټر کښې د هغه سوال څه تفصیل وی چې ما وئیل شته دے، ښه خو به دا وه که چرې مونږ د بدعنوانئ خلاف، یقینی د زړه نه بدعنوانی ختموؤ، بیا پکار دا ده چې دا مونږ بیا پېژنو نه، اسمبلئ سیکرټریټ هم مونږ نه دا ځیزونه نه پټولے او دا نورې انتظامې مونږ نه نه پټولے، دا پکار ده چې ښکاره پراته وے خو بدنصیبی دا ده چې دې نه مخکښې زما یو خپل د ثوبیه

شاهد سوال وو، هغې باندې ما تفصیلی بحث د پاره نوټس ورکړے وو، هغه مطلب دا دے اوسه پورې رانغلو او بیا نن دا سوال دے او دا مطلب دا د دې تفصیل نه دے راغلے خو جناب سپیکر صاحب! زه به مختصراً دا اووایم چې د ونو لګول یو عبادت دے، دا مونږ تسلیموؤ، حکومت چې کوم کوشش کړے دے، د دغه کوشش به مونږ ستائنه کوؤ خو آیا دا دومره زیاتې ونې لګول، د دې حفاظت کول جناب سپیکر صاحب! آیا دا به ممکن وی؟ نه ده ممکنه، هنګو کښې اولنې اولنې چې کله دا سکیم شروع شو، هنګو بازار کښې د لاندې نه بره سره پورې حکومت زیتون ونې راوړلې، ګملو کښې ئے وو لګولې، ځائې په ځائې روډ باندې ئے کیښودلې، تقریباً یو کال به تیریږی یا به شپږ میاشتې تیریږی یا به اته میاشتې کم و بیش زمانه اوشوه، نه ونې شته او نه د هغې ونو اثرات شته او نه دا معلومیږی چې هغه ونې څه شولې؟ کم از کم د زما اندازې مطابق به هغه یوه ونه به کم از کم د درې درې سوؤ یا د پینځو پینځو سوؤ روپو نه بره به وی، کمه به نه وی، هم دغه شانتې جناب سپیکر صاحب! زمونږ به دلته یو صحافی ملګرے ناست وی هغه د دې مکمل چې کومې څومره ونې اخستې شوې دی د دې یو تفصیل راایستې وو، بیا حکومت په دغه باندې بد اوګڼړل هغه صحافی خلاف ئے بیا څه کارروائی اوکړله، ما سره ټوټل تفصیل، خو زه افسوس سره دا خبره کوم چې که په دې باندې زه خبر وې نو هغه ټول تفصیل به ما راوړے وو او دلته به ما یو یو پیج تاسو ته ښکاره کولو۔

جناب سپیکرا! دا ونه عام بازار کښې په پینځلس روپۍ باندې کیږی، حکومت هغه مطلب دے دا په تیس روپۍ باندې اخستے دے، حکومت یو بوټې په پچیس روپۍ باندې کیږی هغه ئے په پچاس روپۍ باندې اخستے دے، دا تفصیل هر کله وی دا زه پیش کولې شم او بیا هغه بله ورځې دلته چې کومه خبره اوشوه جناب سپیکر صاحب! د مزې خبره دا اوشوه چې د جعفر شاه صاحب سوال تفصیل کښې وو چې تین کروړ بیس لاکه روپۍ دا مونږ په دې باندې لګولی دی چې جهاز نه مونږ تخم غورځولے دے، زه خو بذات خود دا وایم چې دا هسې یو خبره ده، د دې به هیڅ حقیقت نه وی بلکه دا به کیدې شی دغه خبره به د سپر کارډ په طور باندې چې چا هم کړی وی، دا به استعمال شوی وی۔ دا به مطلب دے یو

نهایت د دغې صوبې سره غیر منصفانه رویه وی او زما به تاسو ته دا درخواست وی چې د دې د یو شفاف انکوائری اوشی۔ تاسو گورئ زه خو دې لنک روډ باندې چې څوک ځی، دلته کبنې تاسو گورئ د گاډو نه ونې بوټې غورځولې کیږی، هلته مطلب دے د هیڅ ترتیب ئے هغه نه وی او که اولگولې شی نو د هغې دیکھ بھال نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! غالباً غالباً ډیر وخت اوشو د کھجورې بوټی تاسو لگولی وو دغه علاقو کبنې، زما د اطلاع مطابق دا د کھجورو بوټی تقریباً تقریباً په زرگونو، دس بیس هزار نه پاسه پاسه باندې یو یو بوټې شوے وو، هغه بوټی د یو کال د تیرویدو بعد د هغوی هیڅ نام و نشان نشته دے، نو زما به دا درخواست وی تاسو ته چې که دا سوال د تفصیلی بحث نه بعد سټینډنگ کمیټۍ ته لاړ شی، هلته کبنې به دا ټولې خبرې واضحه شی چې څه شویدی، دا به ستاسو مخکښې وی، دا به زما استدعا وی تاسو ته۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ، اشتیاق ارمڑ، تھوڑا اشتیاق ارمڑ بات کرلیں، چلو میں بریک کرتا ہوں نماز کیلئے اور چائے کیلئے، میں پندرہ منٹ کیلئے بریک کرتا ہوں، نماز اور چائے کیلئے، Fifteen minutes۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ۔ د چا چې کوم Arguments وو هغه پلیز اوکړئ۔ جی ستار صاحب!

جناب عبدالستار خان: تھینک یو ویری مچ مسٹر سپیکر! یہ جعفر شاہ کا سوال ہے، اس میں مفتی صاحب نے رول 48 کے تحت نوٹس دیا جنرل ڈسکشن کیلئے، جناب سپیکر! ہمارے صوبے میں یہ سونامی بلین ٹریز پلانٹیشن پروگرام کے حوالے سے ایک بہت بڑا پراجیکٹ رکھا ہے اور اس طرح کے On/Off اس لحاظ سے بھی ہے کہ اس ملک میں اور انٹر نیشنلی اس پراجیکٹ کی بڑی Propagation ہوگئی ہے یقیناً، چونکہ خیبر پختونخوا خاصکر اس ملک میں فارسٹ کے لحاظ سے اور کوہستان فارسٹ کے لحاظ سے فارسٹ زون میں آتا ہے اور اس پراجیکٹ کے ذریعے کوئی تیرہ ارب روپے خرچ ہوگئے ہیں۔ جناب سپیکر! جب یہ پراجیکٹ لانچ ہوا تو پہلا میرا اعتراض ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس پراجیکٹ کے نام کے ساتھ تھا، سونامی، جناب سپیکر! اس نام سے مجھے

اختلاف ہے اور میں اس کیلئے ایک بڑا اچھا سلوگن تجویز کیا تھا لیکن ڈیپارٹمنٹ نے Agree کرنے کے باوجود، شاید پولیٹیکل جو اس کے پیچھے ہیں لوگ، انہوں نے اس سے Agree نہیں کیا، میں نے کہا تھا " وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِ " یہ بہترین ایک سلوگن ہے فارسٹ کے لحاظ سے، ٹریز کے لحاظ سے، ہم بھی چاہتے ہیں جناب سپیکر! کہ یہ پراجیکٹ کامیاب ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پچھلے بجٹ میں میں نے چیلنج کر کے آپ کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ اس وقت خیبر پختونخوا میں جناب سپیکر! دو پراجیکٹ بڑے اہم ہیں اور دونوں ناکام ہیں، ایک بلین ٹریز پلانٹیشن پروگرام دوسرا سپیڈو کا جو 450 میکرو ہائیڈل کا ایک پروگرام رکھا تھا، ان دونوں پراجیکٹ میں بہت ہائی لیول پر کرپشن ہوئی ہے۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے سامنے اور آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جیو گرافیکلی خیبر پختونخوا بنیادی طور دو زونز میں تقسیم ہے، ایک Dry temper zone جہاں پر مون سونی بارشیں نہیں ہیں، نہیں ہوتی ہیں، جس میں کوہستان آتا ہے اپر کوہستان اور جنوبی اضلاع آتے ہیں، دوسرا Mize temper zone جہاں پر مون سونی بارشیں ہوتی ہیں، جناب سپیکر! یہ پروگرام جب شروع ہوا اور عمران خان صاحب نے جب پہلا پودا لگا کر افتتاح کیا، اس کے بعد کوہستان کیلئے بلکہ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ محکمے نے جو درخت لگوائے تھے، اس میں اس وقت تین سال گزرنے کے بعد ایک درخت بھی اپنی جگہ پر موجود نہیں ہے، ناکام ہونے کی دو وجوہات ہیں جناب سپیکر! ایک محکمہ ان درختوں کو جہاں پر پودے لگاتے ہیں۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب عبدالستار خان: پلانٹیشن پروگرام میں، دوسرا مرحلہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ممبر نے جو کیا یہ اپنی سیٹ پر نہیں تھی اس لیے اس کو ہم نہیں Consider کر سکتے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی یہ دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: میں دس منٹ کیلئے بریک دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں پلیز۔

## مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوار یگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017)

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elemetry & Secodary Education): Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regulatory Authority Bill may be considered, at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularity Authority Bill may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Passage Stage-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکښې جی لږ غونډې امنډمنټ هم دے ، هغه هم زه تاسو ته Mention کړم۔

جناب سپیکر: جی۔

Minister for Elemetry & Secodary Education: The words and figures 'twenty five' as mentioned in Para (h), sub-clause (2) of Clause 8 of the bill may be substituted by the figure and word 'twenty'.

Passage, I wish to that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularity Authority Bill may be passed.

## نکتہ اعتراض

مفتی سید جانان: په یو وخت کښې دا هر څه کیدې شی؟

جناب سپیکر: جی جی، دا زما دغه دے ، Prerogative دے ، هغه چونکه دغه اوکړو۔

## مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

## (خیبر پختونخوا ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularity Authority Bill may be passed? Those who are in favour of it may say. 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment.

(Applause)

جناب سپیکر: نیکسٹ، جی اشتیاق صاحب، سوری، ستار خان۔

## سوال نمبر 4985 پر تفصیلی بحث

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر! بلین ٹریز پلانٹیشن پروگرام پر بات تھی تو میں عرض کر رہا تھا جناب سپیکر! اب اس کا دوسرا مرحلہ آیا ہے، Seeds throwing کا، اس میں حالت بڑی افسوس ناک ہے جناب سپیکر! کہ میرے حلقے میں آئے ہیں ہیلی کاپٹر سے اور جو سیڈز پھینکا ہے، وہ دریا میں پھینکا ہے اور میری جو معلومات ہیں جناب سپیکر! بلین ٹریز پلانٹیشن پروگرام میں بہت ہائی لیول پر کرپشن ہوئی ہے، میں گزارش کروں گا کہ اس پراجیکٹ کو کامیاب بنانے کیلئے میں نے ایک پروپوزل اس ہاؤس کے سامنے رکھی تھی، آپ کے سامنے رکھی تھی، ہمارے چیف منسٹر نے اس سے اتفاق بھی کیا تھا کہ اگر اس پراجیکٹ کو اگر کامیاب بنانا ہے تو اس کو فارسٹ اور ایگریکلچر کا Joint venture کر لیں جس طرح سے گلگت بلتستان میں یہ پراجیکٹ کامیاب بنایا۔ جناب سپیکر! Dry tempered zone میں پودا مکمل اس وقت نکلتا ہے جب پانی کا نظام ہو اور جب Grazing پر کنٹرول ہو، پودا لگانے سے پودا ہوتا نہیں ہے، اس وجہ سے پورے خیبر پختونخوا میں پودے لگا کر چھوڑے ہیں اس محکمے نے اور مال مویشی اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہو گئے ہیں تو یہ پراجیکٹ کامیاب نہیں ہوا، ناکام ہونے کی وجوہات یہی ہیں، باقی کرپشن کی بات مولانا صاحب نے کی ہے، جب آپ اس پر انکوائری کمیٹی بٹھائیں گے اس ہاؤس کی اور یا کوئی اور کیلئے کمیٹی بناتے ہو اس پر، اس میں ثابت کرینگے کہ اس میں ٹوٹل جو بجٹ تھا وہ تقریباً میرے کوہستان کے

حوالے سے وہ ضائع ہوا ہے۔ جناب سپیکر! انوائرومنٹ کے لحاظ سے یہ بات میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ بلین ٹریز پلانٹیشن پروگرام میں ایگریکلچر کو شامل کریں کیونکہ فارسٹ میں Fruit trees ایک اخروٹ کے علاوہ کوئی بھی اس کے Domain میں شامل نہیں ہے، یہ بات میں نے پہلے بھی کی ہے، اس وجہ سے گلگت بلتستان میں اس پراجیکٹ کو کامیاب بنانے کیلئے ایک ماڈل دیا ہے جو ہم سب پاکستان کیلئے اور خیبر پختونخوا کا رول ماڈل ہے، انہوں نے اس میں Fruit trees شامل کئے جو ایگریکلچر سے تعلق ہے ان کا اور Joint venture کرنے سے آج یہ ہے کہ گلگت بلتستان کی فارسٹ میں ایک ریکارڈ بھی ہے اور ان کی اکانومی بھی اس پر ہے، یہ کوئی ضد کی بات نہیں جناب سپیکر! کہ اگر ہم اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی پروپوزل آتی ہے گورنمنٹ کو تو اس کو چونکہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے تو اس کو نہ مانا جائے، یہ صوبہ ہم سب کا ہے اس میں جو تیرہ بلین جو ہمارا پیسہ ضائع ہوتا ہے، اس کو ہم بچائیں، اس کو نتیجہ خیز بنائیں، اس کو بہتر بنائیں تو کوئی بری بات نہیں ہے۔ میں آپ کے اور وزیراعلیٰ صاحب کے سامنے جب یہ پروپوزل۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، شکریہ، اشتیاق ارمڑ صاحب پلیز، اشتیاق ارمڑ صاحب۔

<u>سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میرے دوستوں نے جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، مولانا صاحب! اچھا سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ سپیکرصاحب۔ سپیکر صاحب! دا مونږ چې د کوم ډسکشن د پاره کوم کوئسچن چې دے هغه تا سو په ایجنډا راوستے دے ، د هغې د پاره شکریه هم، بلین ټریز سونامی چې کوم د دې موجوده حکومت پراجیکټ دے ، د هغې په حواله باندې په ټولو اخباراتو کښې وقتاً فوقتاً ډیر لوئې لوئې خبرونه هم راغلی دی او بیا مونږ چې دا هر کال اے ډی پی ته ګورو یعنی که ایجوکیشن دے که هیلته دے ، که هر ډیپارټمنټ دے ، په هغې کښې واحد دا یو پراجیکټ بلین ټریز سونامی چې دا Fully funded دے ، مونږ نه پوهیږو چې د هغې په شا باندې هم څه Lojic پروت دے او بیا چې یو ارب ډکی په دې وطن کښې لګول، په دې صوبه کښې لګول، دا خبره هم ډیره زیاته حیران کن ده چې د

یو ارب ډکو لګولو کاؤنټنګ چې دے، د هغې آډټ چې دے یا د هغې کاؤنټرآډټ چې دے، دا به څنګه کیږی؟ سپیکر صاحب! زمونږه دا صوبه چې ده دا ډیره زیاته غریبه صوبه ده، زمونږ خپل وسائل هم د بدقسمتئ نه کم دی، مرکزی حکومت هم په هر وخت کښې زمونږ د دې صوبې سره د میرینئ مور سلوک چې دے هغه مونږ سره کوی، زمونږ چې کوم آئینی حق دے هغه مونږ له نه راکوی، بیا دحکومتونو ذمه داری جوړیږی، بیا د داسې حکومت چې هغه د بدلون په نامه راغلے دے او بیا هغوی خبره کوی چې مونږ د کرپشن خلاف په ښکاره توګه باندې یو داسې پراجیکټ چې په هغې کښې د کروړونو کرپشن شوے، د کروړونو کرپشن شوے دے، په دې غریب وطن کښې د دې خبرې څه تک جوړیږی چې په هیلی کاپټرو باندې په جهازونو باندې دوئ تخم اوغورځولو، پکار خو دا وه چې دې حکومت کله دا پراجیکټ شروع کولوچې د دې Assessment شوے وے چې په دې Fertile land کښې په دې زرخیزه زمکه باندې آیا د یو ارب ډکو لګولو ضرورت دے، که کوم موجوده زمونږ ځنګلات دی د هغې د بچاؤ ضرورت دے، آیا په مادی توګه باندې دې یو ارب ډکو لګولو ضرورت دے که نه؟ په دې ټول اولس کښې دا شعور خوروِل پکار دی چې هغوی د دې ونو بچاؤ اوکړی او هغوی د پخپله ټوګه باندې ونې اولګوی۔ سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې په دې کښې دا شک اوس پاتې نه دے چې د دې پراجیکټ په شا باندې د صوبائی حکومت په خپله اراده یا د چا په وینا خلق Oblige کول وو، خلقو ته مالی فوائد چې دی، بعضې مخصوصو خلقو ته، مخصوصو افرادو ته مالی فوائد رسول وو، زمونږ د پاره دا هم ډیره زیاته د حیرانتیا خبره ده چې بلین ټریز سونامی پراجیکټ چې دے، بار بار په اشتهاراتو کښې راتلل د هغې د کروړونو روپو د کرپشن په حواله په دې اسمبلئ کښې بار بار خبره راپورته شوه او هغه احتسابی ادارې بالکل خاموشه دی، مونږ کم ازکم هغوی ته به هم دا ګزارش کوؤ چې دا پراجیکټ چې دے په دې پراجیکټ باندې څومره لګښت شوے دے، د هغې د پوره آډټ اوشی، د هغې د تپوس اوشی۔ سپیکر صاحب! ستاسو نه هم زمونږ دا غوښتنه ده چې تاسو مهربانی اوکړئ د دې ټولو هلکانو په دې باندې تحفظات دی، که د دې د پاره تاسو یو سپیشل کمیټی

جوړه کړه چې په هغې کميټئ کښې مونږ دا ډسکس کړو چې مونږ اوګورو چې په ګراؤنډ باندې څومره بوټي لګيدلي دي، په کاغذ کښې هغه بوټي څومره دي، د هغه بوټو قيمت څه دے، هغه بوټي اخستي په کوم قيمت کښې، هغه بوټي خرڅ شوي په کوم قيمت دي، هغه بوټي د چا په لاس باندې تقسيم شوي دي؟ دا ټول دا سې سوالونه دي چې دا جوابونه غواړي او زما طمع ده ان شاء الله چې منسټر صاحب به ډير Whole heartedly په کهلاؤ په فراخدلئ سره به چې زمونږ د دې اپوزيشن ممبرانو ټولو ترينه مطالبه ده چې د دې د پاره د سپيشل کميټي جوړه شي چې په دې باندې مونږ ډسکشن اوکړو، په دې باندې مونږه خپل ميټنګونه اوکړو، اجلاسونه اوکړو چې کومه ډيټا ده چې مونږه هغه راغونډه کړو، حکومت به په هغې کښې خپل دليل، خپل مؤقف چې دے هغه به پکښې کيږدي ځکه چې په دې غريبې صوبې کښې په يو داسې پراجيکټ باندې په اربونو روپئ لګول، په اربونو روپئ لګول چې مونږ دلته په اسمبلئ کښې د ټيچنګ اسسټنټ خبره راشي، که مونږ د ريګولرائزيشن خبره کوؤ نو فنانس ډيپارټمنټ د طرف نه پکښې دا خبره راځي چې مونږ سره فنانسنګ نشته، که بله جائزه مطالبه راشي، که د فنډونو خبره راشي د ډويلپمنټ سکيمز د پاره نو د هغې د پاره په يو فنډ کښې سکيمونه نه وي خو چې بل طرف ته دې پراجيکټ ته مونږ ګورو نو په بجټ کښې چې کوم اماؤنټ د هغې د پاره ايښودې شوے دے د هغې نه يو په سل سيوا هغې ته ايلوکيشن هم کيږي او هغې ته ريليز هم کيږي او زما دا خيال دے چې دا به واضحه شي، اوس چې کله په دې مياشت کښې راروانې مياشت کښې دا بجټ د دې اسمبلئ نه پاس کيږي سپيکر صاحب! دا به تاسو هم اوګورئ چې ضمنی بجټ کښې، ضمنی بجټ کښې د دې پراجيکټ د پاره په اربونو کروړونو روپئ ايښودې شوې دي نو بيا حيران شي سړے چې يو طرف ته صوبې سره فنډ نشته او بل طرف ته د هغوی Vested interests دي چې بعضې افراد په مالي ټوګه به Oblige کول غواړي، هغوی ته مالي فوائد رسوول غواړو او هغه ئے ورته اورسوول، د هغې د پاره حکومت چې دے د نورو ډيپارټمنټس نه Re-appropriation اوکړو او د نورو پراجيکټونو نه ئے پيسې واخستې او دې پراجيکټ ته ئے ورکړې، لهذا سپيکرا! دا به ستاسو نه ګزارش وي چې د دې د

پارہ یو سپیشل کمیٹی جوړه کړئ چې په هغې کښې ټول پارلیمانی لیډرز هم ناست وی، د هرې پارټئ نمائنده پکښې ناست وی او دا خبره د کلیئر شی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اشتیاق ارمڑ صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: مولانا، چلو جی مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ اس حوالے سے جناب سپیکر! میں نے تو پچھلے بجٹ میں بھی اس پہ تفصیلاً بات کی تھی، میں نے اس حوالے سے اور یہ سونامی بلین ٹریز کے حوالے سے میں نے بات کی تھی اور اس کے بعد بھی جب فنانشل کرائسز آئے تب بھی میری بات ہوئی اس حوالے سے، میں نے اس وقت بھی سوال اٹھایا تھا اور بجٹ پاس ہوتے وقت جب ہم کوئی کوسچن لاتے ہیں، کوئی بات اسمبلی کے سامنے لاتے ہیں تو ہمیں توقع یہ ہوتی ہے کہ اس سوال کا جواب ہمیں ملے گا، اس کی تفصیلات کا ہمیں جواب ملے گا لیکن افسوس کے ساتھ کہ نہ اس وقت جواب ملا اور آج تک نہیں ملا اس کا جواب، میں نے اس وقت بھی یہ بات کی تھی کہ جب ضمنی بجٹ میں ٹوکن منی کے طور پہ دس روپے کے حوالے سے یہاں پہ بات ہوئی اسمبلی کے فلور پر تو میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ کیا آپ اسمبلی کے ممبران کو دھوکا دینا چاہتے ہیں، قوم کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اس حوالے سے کہ جب آپ بظاہر تو دس روپے لکھ رہے ہیں ٹوکن منی کے طور پر اس کو Show کر رہے ہیں اور اس کے پیچھے تین ارب ستر کروڑ روپے آپ دے رہے ہیں تو آپ ذرا تفصیل ساری ہمیں بتائیں گے کہ آیا یہ پیسے درمیان میں جو آپ خواب دیکھتے ہیں اور پھر آپ کو یاد آتا ہے کہ ہم نے اتنا بڑا پراجیکٹ کرنا ہے جو بجٹ کے وقت آپ کو یاد نہیں ہوتا، درمیان سال میں آپ کو یاد آتا ہے اور پھر اس میں آپ تین ارب ستر کروڑ روپے دیتے ہیں تو ہمیں ذرا تفصیل بتائیں گے کہ کن مدات سے آپ نے پیسے اٹھائے اور کس کس ڈیپارٹمنٹ سے یہ پیسے آئے، کیا اس ڈیپارٹمنٹ کیلئے جو بجٹ آپ نے پاس کیا تھا ان کو ضرورت نہیں تھی؟ اس کی ڈیٹیل پہلے نہیں دیکھی گئی تھی کہ ان کو ضرورت نہیں تھی اور آپ نے ان کو پیسے دیئے یا وہ پیسے لگا نہیں سکے، ان کو جو ڈیپارٹمنٹ کی جو اپنی کارکردگی ہے، وہ اتنی کمزور کارکردگی ہے کہ وہ یہ پیسے نہیں لگا سکے اور آپ کو وہ پیسے بچت ہوئے ہیں

وہاں سے اور وہ پیسے آپ نے سونامی بلین ٹریز میں لے آئے اب، تو اس طرح جو مطلب آپ کی ایک بنیادی ضرورت اب حکومت اس کو سمجھتی ہے یا اپنا مطلب ہے کہ سب سے پہلے ایجنڈے کا سب سے پہلے ان کی ایک یہ شق ہے کہ اس کو پورا کرنا ہے، تو پھر وہ درمیان سال میں کہاں سے آگیا، وہ پراجیکٹ درمیان سال سے کیوں شروع ہوا؟ وہ بجٹ میں یا اس سے پہلے اس حوالے سے کیوں نہیں اس پہ بات ہوئی؟ اور اتنا بڑا پراجیکٹ جو ہے، وہ ایک ضمنی بجٹ کے حوالے سے ہے اور وہ بھی اس کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں اور اس وقت بھی ہم نے ڈیٹیل مانگی تھی کہ آپ ہمیں اس کی ڈیٹیل دیں اور ساری ڈیٹیل ہمیں ہونی چاہیئے، ہمارے پاس ہونی چاہیئے کہ آپ کو کہاں کہاں پہ اور کس کس محکمے کی کمزوریاں ہیں، کس کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے کہ جہاں سے آپ کو ان پیسوں کی ضرورت پڑی، بجٹ میں ایلوکیشن آپ نے کیوں رکھی ان کیلئے جب ان کو ضرورت نہیں تھی اور وہ اضافی تھے اور آپ کو دیئے، تو یہ صورتحال ہم نے کہا کہ یہ پوری اسمبلی کو اس کی معلومات ہونی چاہئیں لیکن اس کی کوئی معلومات ہمارے پاس نہیں آئیں اور یہاں پہ کچھ منسٹروں کے حوالے سے میں نام نہیں لینا چاہتا کہ اس حوالے سے ان کو کیا فوائد ہوئے ہوں گے؟ مجھے اسکے بارے میں نہیں معلوم، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے ہمارے ممبران نے کہا یہ پراجیکٹ کمپلیٹ ہوگا، وہ کس طرح کمپلیٹ ہوا، اس میں کیا کمی بیشیاں ہیں؟ وہ اپنی جگہ پر بات ہے اور جیسے کمیٹی کے حوالے سے بات کی تو وہ تفصیلات آنی چاہئیں، سب کو ملنی چاہئیں کہ اگر اس حوالے سے کوئی سوال اٹھا رہا ہے تو اس کے جوابات ملنے چاہئیں تو ہم نے تو ایک تو اس حوالے سے سوالات اٹھائے تھے، اس کا کبھی جواب نہیں مل سکا کہ بجٹ کے حوالے سے فنانشل کرائسز آئے، اس دورانیے کے حوالے سے ہم نے سوال اٹھائے، اس کا کوئی جواب ہمیں نہیں ملا، تو آج یہاں پہ اسمبلی کے فلور پہ تمام اس حوالے سے سوالات اٹھاتے ہیں، وہ جو الزامات لگ رہے ہیں اگر وہ اس حوالے سے تسلی بخش اس کمیٹی کو جواب دے سکے تو اچھی بات ہے آپ دیں، کمیٹی کو جانا چاہیئے اور کمیٹی میں اس پہ ڈسکشن ہونی چاہیئے، سپیشل کمیٹی اس کیلئے۔

جناب سپیکر: اوکے، اشتیاق ارمڑ صاحب! چونکہ پندرہ منٹ باقی ہیں اذان کیلئے تو Please, I am-----

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بس تجویز۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی سونامی بلین پراجیکٹ ولې جوړ شو، تائم شته نه جی، زما هم هغه یو څو خبرې دی، دې ملګری هم اوکړې هم دا یو څو خبرې دی جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ہں جی؟ تھوڑا اس کو Explain کریں۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی دا دې ما، زه کښېنم او پاڅم، دے کښېنو۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں نے ایک دو منٹ بات کرنی ہے جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، اشتیاق ارمڑ صاحب کو موقع دیں، اس کے بعد کرلیں گے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: نلوټها صاحب! پلیز ته کښېنه یار، او ستار خبرې اوکړې کنه یار!۔۔۔۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: ایک دو باتیں کرنی ہیں، اتنا وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: هر څه کښې به ته ټوپ وهې یار۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب، پلیز!

سرداراورنگزیب نلوٹھا: ایک دو باتیں کرنی ہیں، اتنا وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب کہتا ہے کہ (مداخلت) جی جی، وہ کہتا ہے کہ مجھے مسلسل کھڑا کرتے ہو، بٹھاتے ہو۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر! یہ بیشک بعد میں بولیں، یہ بیشک بعد میں بولیں، میں تھوڑا سا بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا بس بولیں، ایک منٹ، آپ کھڑے ہو جائیں اپنی جگہ پر، بیٹھو نہیں، جی جی اچھا۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں دو منٹ بات کروں گا، اس کے بعد میرا سپیکر بند کردیں، شکریہ، جناب سپیکر صاحب مولانا صاحب! نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کھڑے رہیئے۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: بابک صاحب نے، عبدالستار خان نے، سب نے اس کے اوپر مولانا صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی ہے۔ میں سپیکر صاحب! یہ کہتاہوں کہ حکومت نے ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے بلین ٹریز سونامی کے نام سے اور اس کے اوپر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہ بات پوچھناچاہتاہوں کہ آپ نے یہ اربوں روپے کاپراجیکٹ توشروع کیاہے، کیااس کی تحقیقات کیلئے،اس کی انکوائری کیلئے اور اسکے پیسے کو بچانے کیلئے بھی آپ کے پاس کوئی لائحہ عمل ہے،اگرآپ چیک کرناچاہیں بلین ٹریز سونامی کے پراجیکٹ کو، کس طریقے سے آپ چیک کریں گے؟ پونے چار کروڑروپیہ تو آپ نے ہوامیں اڑادیا، وہ ستارخان کہہ رہاتھادریابہہ گیاجی۔

جناب سپیکر: شکریہ شکریہ، شکریہ جی، جی اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: اس کااس محکمے کو،ایوان کو پتہ ہوناچاہیئے۔

جناب سپیکر: جی اشتیاق ارمڑ صاحب! جی اشتیاق ارمڑ صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت تسلی سے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: زه نن ډير خوشحاله يمه چې په دې پراجيکټ باندې خبرې شروع شوې. دا پراجيکټ شروع ولې شو؟ سر جی بدقسمتئ نه چې کوم Climate change راروان دے په دنيا کبنې، پاکستان په اووم نمبر دے په هغې کبنې، دنيا کبنې چې کوم Climate Change راروان دے، بارانونه سيلابونه او زمونږ اربونو روپو زمکې خرابيدې، د دې پراجيکټ ځکه ضرورت راغلو جی. تاسو اوګورئ Already south کبنې زمونږ ټيمپريچر چې کوم دے يو سنتی ګريډ اوچت دے او بارانونه پانچ فيصد کم دی او Expected دا دی چې 2060ء پورې به هلته بارانونه 15 پرسنټ نور کم شی او ټمپريچر به درې پرسنټه نور سيوا شی. اوس دا پراجيکټ سونامی بلين ټريز پراجيکټ دا ځکه شروع شو چې کوم حالات په ملک کبنې روان وو، سيلابونه روان وو، زمکې وړې شوې دغې سلسله کبنې دا پراجيکټ Plan شو. د دې پراجيکټ چې کوم Cost وو جی، هغه بائيس ارب

وو خو دا واحد پراجیکټ دے جی چې دا خپل کاسټ غورځوی، پندره ارب روپۍ ته رااوړی جی، باقی پراجیکټونه خپلې پیسې سیوا کوی، کماؤوی۔ دوئ دا خبره اوکړه جی چې یره څومره بوټی لګیدلی دی، تر اوسه پورې جی پچاسی کروړ بوټی لګیدلی دی او دا زه نه وایم، دا ډبلیو ډبلیو ایف وائی۔ World Wide Fund یو آرگنائزیشن دے *(تالیاں)* جی دوه ځل زمونږ اوشو جی، دوه ځل زمونږ آډټ اوشو، دا WWF دا د پاکستان نه ده جی دا World Wide Fund دے، هغوی د دې پراجیکټ دوه ځل Third party validation اوکړو، که چرې دیکښې غلا وے، هغوی وائی مونږ خو پخپله حیران یو چې دغه پراجیکټ خدائے پاک څنګه کامیاب کړو، دا د الله مهربانی ده۔ سر جی بله خبره کوم دا پچاسی کروړ بوټی څنګه اولګی جی، Approximately په دیکښې 55 پرسنټ مونږ ریجن له ایږدو کوم چې ځنګل کښې خپله رااوځی قدرتی طور باندې، هغې ته د چا خیال نه وو، مونږ چار هزار پانچ سو Enclosures جوړ کړل، د اسمبلئ برابر په 80 ایکړ باندې مونږ Enclosures جوړ کړل او هغه Enclosures د پاره مونږ یو فورس جوړ کړو چې هغې ته وائی نګهبان فورس، سرا! مقامی سړې مو واخستو، هلته مو کښینولو چې دا د ګډو، چیلو بیزو نه بچ شی او الحمدلله د هغې ګروتھ دا خو بلین وائی دلته ناست چې کوم خلق دی چې کوم دا خبرې کوی، دا زما مشران دی، زه میډیا ته هم دا وایم، زمونږ ویب سائیټ دے، بلین ټریز کے پی ګورنمنټ، سوله سو سائټس هغه دی چې مونږ پخپله کرلی دی جی خو تقریباً چار هزار پانچ سو هغه دی چې دا کوم Enclosures دی، د دې میډیا مخامخ د دې فلور په، دلته په ولاړې زه وایم چیلنج سره جی چې کوم ځائې ته دوئ غواړی په چار هزار کښې چار هزار پانچ سو کښې کوم سائټ کتل غواړی، زه حاضر یم، که دا بوټی نه وی چې څه جرمانه د غل وی، هغه به زما وی۔ *(تالیاں)* اوس د دې بین الاقوامی اهمیت واوره جی، دا د دنیا څلورم Initiative دے غټ، بون کښې چې کوم کانفرنس شوے وو، نن دا د هغې اختلاف کوی، وزیر اعظم نه سوال کیړی چې تاسو Climate change د پاره څه کوئ؟ وزیر اعظم جواب ورکوی په ریکارډ دی چې کے پی ګورنمنټ کښې مونږ بلین ټریز پراجیکټ شروع کړے دے او ما شاء الله دومره کامیاب دے *(تالیاں)* ریکارډ باندې، *سر میں آپ کو*

ڈاکیومنٹ دکھاؤں گا، سر دنیا کا چوتھا بڑا Initiative خو چې کوم په دنیا کښې شپږ فارسټ ډیکلیئر شو، فارسټ ټائیګر جی، په هغې کښې KPK, one of them په څلورم نمبر باندې لیکلی دی KPK Pakistan دا څلورم فارسټ ټائیګر ډکلیر شو جی په دنیا کښې، (تالیاں) زه نه پوهیږم چې زما دې ملګرو ته کوم Disinformation رسی، دوئ وائی هیلی کاپټر نه ساړهې تین کروړ روپئ په خرچ شوې دی، سر جی Civil Aviation شته، د هغې اتهارټی شته، سر جی بیس لاکھ روپئ خرچ شوی دی او سوله ټن سیډز مونږ Disburse کړے دے، کوم ځائې مو کړے دے جی، چې هغه بوټی هغلته چې هغه غر ته څوک ختلې نه شی Accessible نه دی، مونږ هلته دا سیډز غورځولے دے۔ اوس دے وائی په دریا کښې ئے غورځولے دے نو دا چې په هوا کښې راځی قربان، دا به دریا ته هم ځی، دا به سمې ته هم ځی، دا به په غر هم پریوځی، جی؟

جناب سردار حسین: سپیشل کمیټئ کښې بیا اووایه کنه۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیشل کمیٹی میں۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی سپیشل کمیټی خو به هله جوړوؤ چې تاسو ما نه مطمئن نه وئ جی، (شور) ما تاسو ته سائنس اوښودل جی، اول خو به ما سره ځئ، بابک صاحب به اول ما سره ځی۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، اشتیاق صاحب! میں ادھر ہوں، آپ ادھر۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: چار هزار پانچ سو زمونږ انکلوژرز دی، دوئ د دیکښې ځائې خوښ کړی، زه ورته دلته په دې فلور باندې وایمه چې زه درسره ځمه راځمه، اوګورئ ئے که نه وی چې څه تاسو وایئ نو زه ئے منم (تالیاں) خو ګوره ټهیک ده تاسو اپوزیشن کښې یئ، نه ټهیک ده تاسو اپوزیشن کښې یئ، تاسو به مونږ ته لارې هم ښایئ، ته به مونږ ته دا هم وائې خو دومره مهربانی اوکړئ چې دنیا کښې هغه منلے شوے پراجیکټ دے او ته وائې چې دیکښې غلا شوې ده او WWF Third party validation دا اوګورئ، دا دې صاحب له ورکړه، سر جی څوک شته چې دې بابک صاحب له ئے یوځی۔

جناب سردار حسین: په کمیټۍ کښې به ئے اوګورو کنه۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: زه ئے درته اوس پیش کومه، زه ئے درته اوس پیش کومه۔ دا پرنټ میډیا، دا میډیا ناسته ده جی، دا به زمونږ ملګری وی خو که تاسو وایئ نو زه به یو ریکویسټ اوکړم نو تاسو مونږ هیلی ښه دے هیلی (هیلی کاپټر) کښې به مو بوځو، چې کوم ځائې ښایئ نو هلته به ځو۔

جناب سپیکر: آپ پلیز یہاں ایڈرس کریں، اشتیاق صاحب! آپ چیئر کو ایڈرس کریں۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ټهیک شوه جی۔ سر جی! زه په آخر کښې د دې نه غټه خبره شته جی چې زه تا ته سائټس ښودلے شم، زه تا ته ایریا ښودلې شم چې کوم کوم ځائې ته ته ځې، بل ما تاسو ته اووئیل چې دیکښې مونږ ریجنز Raise کړی دی ډیر55 پرسنټ ریجنز Raise شوی دی، قدرتی طور باندې چې کوم شوی دی، مونږ د هغوی حفاظت کړے دے او باقی مونږ لګولی دی جی۔ تهینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: زه د منسټر صاحب ډیره زیاته شکریه ادا کومه چې د ممبرانو تر ډیره حده پورې تحفظات چې وو، منسټر صاحب! زما خیال دا دے چې هغه تر خپله حده پورې وضاحت اوکړو بیا ظاهره خبره ده چې په دې وطن کښې دا هم یو رواج دے، د ادارو نومونه خلق راوړی او ظاهره خبره ده انټرنیشنل لابنګز دے، بین الاقوامی لابنګز دی او په دې ټوله دنیا کښې مونږه ټول سیاسی خلق یو، په دې خبرو پوهیږو چې دا دنیا اوس ګلوبل ویلج دے، دا ډیره زیاته آسانه خبره ده که Third party validation شوے نو زه خو د هغې نه انکار نه شم کولے، نه ترینه د اپوزیشن لیډر صاحب انکار کولے شی او نه ترینه دا نور ممبران انکار کولے شی، نو زما دا خیال دے چې دا بجټ د دې صوبې وو، دا بجټ د فارن ایډ نه وو، دا څه زکواة هم نه وو، دا څه خیرات هم نه وو، دا بجټ زمونږ د دې صوبې بجټ دے، بیا ما Simple request دا کړے دے، مونږ د خپلو تحفظاتو اظهار کړے دے، تاسو د هغې جواب ورکړو، زما دا خیال دے چې Third party validation خو زه نه شم رد کولے، که انټرنیشنل یو آرګنائزیشن خپل

رپورټ ورکړے دے ، تا له ئے شاباش هم درکړے دے ، ته ئے Appreciate کړې هم ئې، ستا آډټ ئے هم کړے دے ، زما دا خیال دے زه به حکومت ته ریکویسټ کومه چې دا د سپیشل کمیټۍ ریکویسټ مونږ کوم اوکړو، تاسو به ورته هم راشئ، حکومت به هم ورته راشی او په یو میاشت کښې به دننه دننه مونږ هغه رپورټ به تیار کړو او دې اسمبلی ته به ئے راوړو، زما یقین دے په دیکښې خو څه بده خبره نشته، تاسو بیا د هغې نه ولې انکار کوئ؟

جناب سپیکر: جی اشتیاق خان۔

جناب سردار حسین: زه دا ریکویسټ کومه چې مونږ سره دا اومنه، سپیشل کمیټی راسره اومنه بیا به دودھ دودھ او پانی پانی شی۔

جناب سپیکر: اشتیاق خان۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی، بابک صاحب ډیرې ښائسته خبرې کوی، همیشه داسې خبرې کوی، ډیرې زبردستې خبرې، بابک صاحب! زه خو تاسو ته وایمه چې سپیشل کمیټی خو هله جوړیږی چې زه تا له جواب درنکړم او ته زما د جواب نه مطمئن نه ئې، تا پخپله اووئیل چې زه د (شور) نه جی نه جی نه، سر جی، تا پخپله اووئیل چې زه مطمئن یم زما د جواب نه، که ته نه ئې مطمئن نو ما خو تاسو ته اووئیل چې زمونږ چار هزار پانچ سو سائنس دی، ته پکښې خوښ کړه چې کوم ځائې ته خوښې مونږ ورکړی دی، دا میډیا به هم راسره وی، تاسو به هم راسره یئ چې د اپوزیشن کوم ملګری وی، ویب سائټ اوګوره، ما خو جی (شور) سر جی، زما ویب سائټ اوګوره-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، یہ ان کا خیال یہ ہے کہ یہ پارلیمانی پارٹی، جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کو ایک بریفنگ دیں اور اس میں-----

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ټهیک ده جی۔

جناب سردار حسین: بریفنګ نه جی، سپیشل کمیټی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی، زه عرض کومه جی، بابک صاحب، بابک صاحب، بابک صاحب۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زه په دې فلور باندې تاسو سره وعده کوم سپیکر صاحب! چې دا د کومو ممبرانو تحفظات دی، منسټر صاحب به سپیشل کمیټۍ ته راشی، خپل Calculated figures هغه به ځان سره راوړی او هغه رپورټ چې دے هغه خو به د ټولو پارټو وی، چې کله د ټولو پارټو وی نو زه به اولنې سړے یم که په دېکښې کرپشن نه وو، په دیکښې 'مس منیجمنټ' نه وو، که په دیکښې Nepotism نه وو، زه به اولنې سړے یم چې حکومت به Appreciate کوم، زه په دې فلور آف دی هاؤس وایم خو ما سره د سپیشل کمیټی اومنی۔

جناب سپیکر: جی جی، بس بات ختم ہو گئی ہے، مانتے ہیں کہ نہیں مانتے؟ میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں، جی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: یو منټ جی، زه خبره کومه جی، دے د راشی جی، مونږ به دوئ ته بریفنګ ورکړو، د ډبلیو ډبلیو ایف چې کوم ریکارډ دے په هغې۔

(شور)

جناب سردار حسین: سپیشل کمیٹی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ښه جی، زه یو عرض کومه جی۔ په دې باندې دې سپیشل کمیټی جوړه شی جی، خیر دے جی، ستاسو مونږ عزت هم کوؤ خو بعضې خبرې داسې دی چې په تیر شوی حکومتونو کښې ایک کروړ سی ایف ټی لرګے راوتے دے جی، په تیر شوی لس کالو کښې ایک کروړ سی ایف ټی Means two hundred billion دوه ارب روپئ د خلقو جیبونو ته تلی دی، په هغې د هم یو کمیټی جوړه شی۔

جناب سپیکر: نو دا ئے TORs دی؟ اس کے TORs میں ہم لکھ لیں گے کہ اس کا بھی آڈٹ پیش کیا جائے اور اس کا بھی، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: منسټر صاحب ډیره ښکلې خبره اوکړه، د تیر حکومت خبره Means د اے این پی حکومت۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی بالکل۔

جناب سردار حسین: که د اے این پی په حکومت کښې که د اسې کرپشن شوے وی، زه تاسو ته سپیشل ریکویسټ کوم چې د هغې د پاره سپیشل کمیټی جوړه کړئ، زه سپیشل ریکویسټ کوم چې د هغې د پاره کمیټی جوړه کړئ۔

Mr. Speaker: Ji. Atif Khan. Atif Khan! You comment.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): کمیټی که جوړوی نو جوړه د کړی د غه زوړ چې کوم ریکارډ دے، د هغې د هم کمیټی جوړه کړی، ډیرې غټې غټې د اسې خبرې راغلې دی بلکه ما ته خو اشتیاق صاحب وختی وئیل چې-----

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سردار حسین: کمیټی ئے جوړه کړئ کنه بیا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ټهیک ده نو دا خو د هغوی مرضی ده، که منسټر صاحب Agree کوی نو هغه د بالکل Agree شی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنی ترقی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔ میڈم آپ بولیں۔ جی میڈم!

وزیر معدنی ترقی: سر! مائیک آن ہوگا تو میں بات کرلوں گی۔

جناب سپیکر: آپ کوئی غلط جگہ تو نہیں بیٹھی ہیں۔

وزیر معدنی ترقی: اپنی سیٹ پر بیٹھی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ والی تو نہیں ہے۔

وزیر معدنی ترقی: میں اپنی سیٹ پر ہی بیٹھی ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی، میڈم!

## نکتہ اعتراض

وزیر معدنی ترقی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ Rule 48 کے تحت Starred Question کا نوٹس ہے، اس کے رولز کو اگر ہمارے معزز ممبران دیکھ لیں، اس پر آپ بحث کر سکتے ہیں، نہ اس پر کوئی ووٹنگ ہے نہ

اس کی کوئی موشن ہے، اصل بات ہے کہ جس ممبر نے دیا ہے، اس پر سیر حاصل بات چیت ہو گئی ہے، انہوں نے اپنا Point of view explain کر دیا ہے، اگر فاضل ممبران یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح کے کسی ایشو پر یہ کوئی بحث کرنا چاہتے ہیں یا کمیٹی کے سامنے تو انوائرنمنٹ کمیٹی کے ممبرز ریکوزیشن کر لیں۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) یہ رولز مجھے دے دیں۔

وزیر معدنی ترقی: اور بلین ٹریز سونامی کے اوپر کوئی بھی ممبر لیکن یہ Rule 48 کو دیکھیں، Rule 48 (4) کو دیکھیں، اس پر جناب سپیکر! آپ کوئی ایسی موشن کو Allow بھی نہیں کر سکتے جس میں گورنمنٹ کی کسی پالیسی کی Revision demand کی جارہی ہو، تو اسلئے آپ اس بات کو جب انہوں نے بتادیا اپنا پوائنٹ آف ویو دے کر Explain کیا ہے، .That is all

جناب سپیکر: میں تھوڑا پڑھ کر سناتا ہوں۔

وزیر معدنی ترقی: جی۔

Mr. Speaker: “There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion”.

وزیر معدنی ترقی: جی سر۔

جناب سپیکر: یہ ہے 4 نمبر۔

وزیر معدنی ترقی: (4) 48۔

جناب سپیکر: (4) 48۔

(شور)

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: دا د گورننس په حواله باندې، د گورننس په حواله باندې یا د Funds utilization په حواله باندې یا د پراجیکټ په حواله باندې۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: یو منټ، سردار حسین صاحب! تاسو، تاسو لږ دا واؤرئ (4) 48 رااوباسه “There shall be no voting nor any formal motion in the

مطلب فارمل موشن بھی course of or at the conclusion of such discussion”. نہیں آسکتی اس کے اوپر، جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مونږ په دې باندې ووټنګ کول نه غواړو، د بلین ټریز سونامی په حواله باندې د تحفظاتو اظهار د لته کېښې اوشو او منسټر صاحب جواب ورکړو۔

جناب سپیکر: نه لیګل، زه تاسو ته عرض کوم کنه جی۔

جناب سردار حسین: لیګل، مطلب ووټ۔

جناب سپیکر: د ووټنګ خبره نه ده جی، په دې باندې ته فارمل موشن هم نشې راوړے۔

مفتی سید جانان: په دې باندې زه عرض کومه۔

جناب سپیکر: جی جی، د رولز حواله۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! ګورئ زما دا خیال دے چې منسټر صاحب په خپل دلیل کېښې ډیر زیات دلائل ورکړل، اوس بیا هم په ټرانسپیرنسی باندې کوئسچن مارک دے، مونږ خو ریکویسټ د حکومت نه هم دا کوؤ، ستاسو نه هم دا کوؤ چې تاسو کومه سپیشل کمیټی جوړوئ چې دا کوم دلائل دوئ دلته ورکوی په هاؤس کېښې، په هغې باندې به مونږ کېښینو، مونږ به هم خپل Calculation figures راجمع کړو، دے به ئے هم راجمع کړی، کم از کم ټرانسپیرنسی چې ده هغه به Question mark نه وی، څنګه چې منسټر صاحب خبره کوی۔

جناب سپیکر: په دیکښې تاسو جی یا خو کال اټینشن راوړئ په نیکسټ دغه کېښې چې دا بیا Formally مونږ هاؤس ته Put کړو، اوس دیکښې چې کوم د رولز مطابق دی Otherwise ګورنمنټ سره دا اختیارات شته۔

(شور)

وزیر معدنی ترقی: اس پر آپ ایڈجرنمنٹ موشن لیکر آئیں۔

جناب سپیکر: بالکل میڈم! آپ ایڈ جرنمنٹ موشن لیکر آئیں۔

وزیر معدنی ترقی: اس طرح یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میرے پاس، سردار حسین صاحب۔

وزیر معدنی ترقی: موشن ہو نہیں سکتی، آپ رولز پڑھیں۔

جناب سپیکر: میں اس سے یہ کہتا ہوں کہ یہ پلیز آپ کے پاس ہے، یہ ہے (4)48 کو پڑھ لیں۔

(شور)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دا تا سو چې کومه حواله ورکوئ۔

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب! اووایئ۔

مفتی سید جانان: (4) Rule 48 ایسی بحث کے دوران یا اس کے اختتام پر نہ رائے شماری ہو گی اور نہ ہی کوئی باضابطہ تحریک پیش کی جائے گی۔

(شور)

جناب سپیکر: دا سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب! د رولز مطابق دا نه شی کیدے، د رولز مطابق چې دے کنه۔

(شور)

جناب سردار حسین: کمیټئ ته د لاړ شی نو خبره به خلاصه شی۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم چیک، کاؤنٹ کرلیں جی، یہ کاؤنٹ کرلیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: ابھی کاؤنٹ کرلیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 24،اچھا یہ چونکہ کورم پورا نہیں، میں اسلئے گورنر صاحب کا حکم سناتا ہوں، میں گورنر خیبر پختونخوا کا فرسادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jhagra, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Tuesday, the 23rd May, 2017, after conclusion of its business fixed for the day till such date as may hereafter be fixed".

---

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)